

سیرت النبی کریم ﷺ



روضہ مبارکینٹ نوبی
جلالیکر سید کریم

مقدمہ مؤلف

کتاب ”نصیر اور کہانیاں“ کی چوتھی جلد قارئین کے سامنے آ رہی ہے۔ اسید ہے کہ انشاء اللہ یہ کتاب بھی پہلی تین جلدوں کی مانند قارئین کو پسند آئے گی اور جامعہ کے لئے مفید ثابت ہوگی اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ پہلی جلد ایک ماہ میں تمام ہو گئی اور دوسری مرتبہ چھپوانی لگئی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بھی قارئین کو پسند آئیں گی اور جامعہ کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔ اس کتاب میں مختلف داستانیں بیان کی گئی ہیں جو اخلاقی، سیاسی، اجتماعی اور عقیدتی مسائل وغیرہ پر مشتمل ہیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کتاب معاشرے کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

یہ چھپوانی چھوٹی کہانیاں جن میں مسلمانوں کی تاریخ کے گراں بہا خزانے پوشیدہ ہیں۔ جمہوری اسلامی کی برکت سے منظر عام پر آئی ہیں اور مختلف صورتوں میں لوگوں کے سامنے پیش ہوئی ہیں۔ اب جبہ کہ خداوند عالم کی توفیقات سے زمانہ درہری و فی نقیدہ نائب امام زمان حضرت امام خمینی (اردو) خدا فداہ۔ دشمنان اسلام کا سلسلہ ہمارے ملک (ایران) پر ہمیر رہا اور اسلام کے حیات بخش کتب کی ترویج کا موقع ماہے ضروری ہے کہ ہر مہمند ازاد مختلف طرق، بنر و ادب سے تعلیم انسان ساز اسلام ہمراہ مشغول ہوں۔ یہ داستانیں پڑھنے کے لئے بھی ہیں اور عیت کے لئے بھی۔ اسی طرح چاہیے کہ ان کو لوگوں میں بیان بھی کیا جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔

والسلام علی من اتبع الهدی

(مصطفیٰ خرمافی وجولانی)

نام کتاب	۱۔	سوتاری کہانیاں
مصنف	۲۔	مصطفیٰ زمانی وجولانی
ترجمہ	۳۔	مید غنسنقر علیٰ عنوی
تتمت	۴۔	حبیب۔ وڈری
تصحیح	۵۔	محمد رضا مہدی
ہر پی	۶۔	۳۵ روپیے

عرض مختصر

بغضیلِ محمد و آلِ محمد علیہم الصلوٰۃ و السلام، جہاد بالقلم کی راہ میں یہ اولین کاوش ہے جو بمشکل تجربہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ اس کتاب کی خوبیاں جو میرے سامنے ہیں ان کی اہمیت کا صحیح اندازہ و قیاس کی چند سطروں میں نہیں پیش کیا جاسکتا، ہمارے قارئین میں سے جو حضرات اس سے قبل اس کتاب کی دیگر جلدوں کا مطالعہ کر چکے ہیں انہیں بخوبی معلوم ہے کہ یہ کن خصوصیات کی حامل ہے۔ اور جن کے واسطے یہ اپنی اوزمیت کی پہلی کتاب ہے وہ اس کی خوبیوں سے بہرہ ور ہوں گے اور جو لوگ دینِ معلومات سے کوئی گہری دلچسپی و دستیابی نہیں رکھتے وہ اس کی کتب سے اپنے آپ کو احساسات و دین سے قریب کر سکتے ہیں اور میں ممکن ہے کہ یہ کتاب بہت سے افراد کے واسطے دین سے تقرب کا چشمہ سر آماز قرار پائے اور وہ مذہبی کتابیں بھی پڑھنے کے عادی ہو جائیں مذہبی کتابوں کے علاوہ آپ جو دوسری کتابیں پڑھتے ہیں اس کی وجہ میں کتب میں خاطر خواہ مزہ یقیناً نہیں ملتا مگر آپ نے ان کتابوں کے پڑھنے کا ذوق و شوقِ بچپن سے یا ایک طولانی عرصے سے پیدا کر رکھا ہے۔ ان کتابوں کے پڑھنے کا جذبہ پیدا ہوا کہ نہ ہو، مگر دینی و اجتماعی طور پر پڑھنا بہت ہی ضروری ہے۔ دین، دنیا سے بیزاری کا نام نہیں بلکہ دین کے ساتھ دنیا

عین مقصد اسلام ہے۔ آپ دین کا ستون ہیں۔ دین کو غریب مت تصور کیجیے۔ اور اب آخر کلام میں یہ عرض کر دوں کہ میری حوصلہ افزائی آپ کی توجہات پر مبنی ہو گی اور وہ محمد و آلِ محمد علیہم الصلوٰۃ و السلام کے جن کے تصدیق میں کائنات کی ہر شے خالق ہوئی، ان کی خدمت میں ہر بہرہ ناچیز کس شمار و قطار میں، مگر ایسا بھی نہیں ہم نے ہر موقع پر انہیں دینوی و دنیوی و سما کی انتہا کے یہ صرف اول ہیں بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ چاہیے والوں کے ناچیز ہر یہ کو تعلیم اور اپنی عظیم خطا کو بھی کم سمجھتے ہیں۔ خدا یا زیست کی نفس آخر بھی انہیں توقعات پر تمام ہو۔

(اصحیٰ یا سب العالمین)

خادم، سید غفر علی رضوی

مقیم حوزہ علیہم

جمہوری اسلامی ایران

سبب طباعت

چونکہ ولایت متقیان غالب کل غالب مطلوب کل طالب حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی ولادت باسعادت کو باعتبار سنہ بیسوی چودہ سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ اس لئے عالمی پیمانے پر علمی مقابلے، محافل مقاصد سے وجہ مسرت کے اہتمامات اعلیٰ پیمانے پر کئے جارہے ہیں چنانچہ ہمارے آبائی وطن جلال پور میں ۱۹، ۱۶، ۱۳، ۱۰ جنوری سنہ ۱۳۸۷ کو یادگار جشن ولادت دو جہاں نقش قلوب مؤمنین ہو جانے کے بعد تابد قائم رہنے والی تحریر سے زینت تھما س کئے کا شرف ادا و عشرت مند سیراج حاصل کر رہا ہے۔ یہ تحریر اب تک کی تمام کتب سے نرالی شان شوکت کے علاوہ ہر سو سال دو نوریت کے ذہنوں پر بار نہ ہوتے ہوئے بھی اصلاح نفس معاشرہ و ذوق کتب بینی کا بہترین پیغام بر شایع ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

الافضل تلامذہ التقلید محمدا
الافاضل واعظ حدید
مؤدب علیہ السلام المصدق کریم پور جلالپور

بیادگار چہارہ صد سال ولادت باسعادت ولایت متقیان علی ابن ابیطالب علیہ السلام

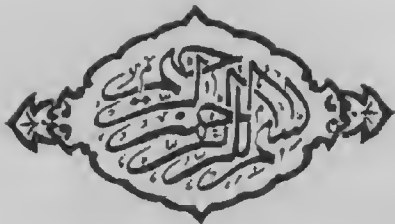
ناشر

ادارہ میثم تمار بہرائچ۔ یو۔ پی۔ انڈیا

نمبر	داستان	نمبر	داستان	نمبر	داستان
۱	سعدت کا انجام	۱۱	۱۸	۲۳	صدقہ آسانی ملا کو ملتا ہے
۲	امام حسین کی وفات	۱۲	۱۹	۲۴	صدقہ سے تمام کو نسیب ہے
۳	سخت ترین شخص	۱۳	۲۰	۲۶	دوسرے جاتی ہیں
۴	امام حسین کی جنت	۱۴	۲۱	۲۷	صدقہ اور نفاق میں
۵	ادریس زوردار	۱۵	۲۲	۲۸	جنتا نہیں چلتے
۶	جنت سے ہر شخص عاجز ہوتا ہے	۱۶	۲۳	۲۹	کیا الیہ بھی ہو سکتا ہے؟
۷	جنت کی لذت بھی دہلی جان ہے	۱۷	۲۴	۳۰	لوگوں کی گزارشات
۸	کس کو مذمت حق ہونا چاہیے	۱۸	۲۵	۳۱	کیسے جہنم کی باتیں
۹	ایک نواز	۱۹	۲۶	۳۲	امام زین العابدینؑ اور جانا بچی پڑھ
۱۰	مہنگا روں کی ہزار	۲۰	۲۷	۳۳	صدقہ دینے سے رتن زیادہ ہوتا ہے
۱۱	خانہ سے درخواست کا نتیجہ	۲۱	۲۸	۳۴	صدقہ بدلت
۱۲	سمندر کے ساتھ	۲۲	۲۹	۳۵	اس دعا میں توبہ فرما لیتا
۱۳	علم و جہد کا نتیجہ	۲۳	۳۰	۳۶	دعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟
۱۴	صاحبان قدرت	۲۴	۳۱	۳۷	دعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟
۱۵	انہیں امام کی طرف سے ہوا کرتی	۲۵	۳۲	۳۸	میں ہستی
۱۶	کیا مومن کے علاوہ کسی کو	۲۶	۳۳	۳۹	سلمان فارسیؑ کس چیز سے
۱۷	صدقہ لئے سکتے ہیں؟	۲۷	۳۴	۴۰	ڈرتے تھے؟
۱۸	صدقہ اور نفاق ماں	۲۸	۳۵	۴۱	امام حسینؑ کیوں نہیں تھے؟
۱۹	علا سے ہونا چاہیے	۲۹	۳۶	۴۲	حقیقی خوف کس سے رکھتا ہے
۲۰	صدقہ رکھنے والی کی مخالفت کر	۳۰	۳۷	۴۳	کیا خوف اچھا ہوتا ہے؟

نمبر	دراستان	نمبر	دراستان	نمبر
۳۳	مفتی کی رائے کیجیڑا لکھتا ہے؟	۵۴	۵۳	۸۸
۳۵	جس اس دن کے لکھتا تھا ہے	۶۰	۵۳	۸۸
۳۶	رحمت خدا دیکھو	۶۱	۶۰	۹۰
۳۷	رحمت خدا کا پکارا میں کے	۶۲	۶۱	۹۰
۳۸	شاہی حوائی ہے	۶۳	۶۲	۹۰
۳۹	بشر حوائی کی توبہ	۶۴	۶۳	۹۰
۴۰	مصدق احسن	۶۵	۶۴	۹۰
۴۱	حقیقی توبہ	۶۶	۶۵	۹۰
۴۲	ایک اور نمونہ	۶۷	۶۶	۹۰
۴۳	غالب حسن نہ ہو	۶۸	۶۷	۹۰
۴۴	ہر گناہ کے لئے توبہ ہے	۶۹	۶۸	۹۰
۴۵	قرآن حیدرے ایک ذاتہ	۷۰	۶۹	۹۰
۴۶	بہن ہر دو درصم	۷۱	۷۰	۹۰
۴۷	سچیں مہم بھی اور توسل میا	۷۲	۷۱	۹۰
۴۸	عالم غریب کا لکھنا	۷۳	۷۲	۹۰
۴۹	اس لئے امام کی نقل کی	۷۴	۷۳	۹۰
۵۰	روٹی اہل بیت	۷۵	۷۴	۹۰
۵۱	سب کو کہہ	۷۶	۷۵	۹۰
۵۲	ایک اور نمونہ	۷۷	۷۶	۹۰
۵۳	نعت واقعی کیا ہے؟	۷۸	۷۷	۹۰

نمبر	دراستان	نمبر	دراستان	نمبر
۶۰	مفتی کی رائے کیجیڑا لکھتا ہے؟	۱۱۳	۸۵	۱۳۱
۶۱	مطلبہ کے اندرون کی	۱۱۴	۸۶	۱۳۱
۶۲	جس دن کے لکھتا تھا ہے	۱۱۵	۸۷	۱۳۱
۶۳	رحمت خدا دیکھو	۱۱۶	۸۸	۱۳۱
۶۴	رحمت خدا کا پکارا میں کے	۱۱۷	۸۹	۱۳۱
۶۵	شاہی حوائی ہے	۱۱۸	۹۰	۱۳۱
۶۶	بشر حوائی کی توبہ	۱۱۹	۹۱	۱۳۱
۶۷	مصدق احسن	۱۲۰	۹۲	۱۳۱
۶۸	حقیقی توبہ	۱۲۱	۹۳	۱۳۱
۶۹	ایک اور نمونہ	۱۲۲	۹۴	۱۳۱
۷۰	غالب حسن نہ ہو	۱۲۳	۹۵	۱۳۱
۷۱	ہر گناہ کے لئے توبہ ہے	۱۲۴	۹۶	۱۳۱
۷۲	قرآن حیدرے ایک ذاتہ	۱۲۵	۹۷	۱۳۱
۷۳	بہن ہر دو درصم	۱۲۶	۹۸	۱۳۱
۷۴	سچیں مہم بھی اور توسل میا	۱۲۷	۹۹	۱۳۱
۷۵	عالم غریب کا لکھنا	۱۲۸	۱۰۰	۱۳۱
۷۶	اس لئے امام کی نقل کی	۱۲۹	۱۰۱	۱۳۱
۷۷	روٹی اہل بیت	۱۳۰	۱۰۲	۱۳۱
۷۸	سب کو کہہ	۱۳۱	۱۰۳	۱۳۱
۷۹	ایک اور نمونہ	۱۳۲	۱۰۴	۱۳۱
۸۰	نعت واقعی کیا ہے؟	۱۳۳	۱۰۵	۱۳۱



۱۔ سخاوت کا انجام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں سے کچھ لوگ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ ان میں سے ایک شخص آنحضرت سے نہایت منہ بچ میں بیہودہ گفتگو کر رہا تھا۔ میرا کہہ کر اس کی اس گفتگو سے بہت رنجیدہ ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس پر خستہ کے آثار نمودار ہونے لگے۔ آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ آپ نے اپنا سر جھکا لیا اور زمین کی طرف دیکھنے لگے۔ اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام نے آواز دی کہ اے محمدؐ! اس کی طرف سے عذر مانگو۔ اور عرض کی کہ آپ کا یہ رویہ درگاہ آپ کو سلام کہتا ہے اور فہماتا ہے کہ یہ شخص سنی ہے اور لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ یہ سنتے ہی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غصہ ختم ہو گیا۔ آپ نے اپنا سر بلند کیا اور آدمی سے فرمایا، اگر چہ میں میرے پروردگار کی جانب سے مجھے یہ خبر دیتے کہ تو مرد سنی ہے اور لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ تو میں تجھے یہاں سے اس طرح نکالنا کہ تیری داستانِ برخاستہ و خام کئے داستانِ عبرت بن جائے اس میں ششمنع نے عرض کیا کہ کیا آپ کا پروردگار سخاوت کو دوست رکھتا ہے؟ آپ

نے جواب میں فرمایا: "ہاں" اس کہنے نے اس وقت کلمہ پڑھا اور شہادت دی کہ بے شک سوالات پر رد نگار کے کوئی خدا نہیں مگر آپ اس کے رسول پر مبنی ہیں اس خدا کی قسم میں نے آپ کو جو حجت خدایہ سے میں نے اپنے مال سے آج تک کھسکی کو یا کوس اور نا امید دایس نہیں کیا (اور شہادت لائی جو درجہ ۱۳۹)

۲۔ امام حسینؑ کی سخاوت

عمر دین دینار روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسین علیہ السلام، زید بن اسامہ کی عیادت کے لئے گئے۔ دیکھا کہ زید حالت مرض میں مبتلا تھا۔ اندوہ و شکار میں۔ امام علیہ السلام نے سبب پوچھتے ہوئے فرمایا: "وہ جانی تم کیوں آسا پریشان ہو۔" حضرت زید نے عرض کیا کہ میں ساٹھ ہزار درہم کا مقروض ہوں۔ امامؑ نے فرمایا میں بہت بڑا قرض دار ہوں گا۔ حضرت زید نے عرض کیا: "آپ کا مال میرا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں میرا مال اور قرض ادا نہ کر سکے۔" امامؑ نے فرمایا: "اگر جب تک تم سارا قرض ادا نہ ہو گا تو میں مردگے اور امامؑ نے حضرت زید کی موت سے قبل ان کا قرض ادا کر دیا۔ آپؑ کفر فرمایا کرتے تھے۔ بادشاہوں کی بڑی صفات یہ ہیں کہ دشمنوں سے ڈریں بے سہارا لوگوں اور ناداروں پر رحم نہ کریں اور عطا و بخشش کے وقت غفل سے کام لیں۔

۳۔ سخی ترین شخص

ایک مرتبہ ایک اعرابی، ینی بچہ اور پوچھا کہ مدینہ میں سخی کون ہے۔ لوگوں نے امام حسین علیہ السلام کے بارے میں اسے بتایا اور اسے اعرابی کو آپؑ کی خدمت آندہ میں پہنچا دیا۔ اعرابی جب مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ امام علیہ السلام نماز

ادا فرما رہے ہیں۔ وہ اعرابی وہیں پر ہو گیا اور یہ شعر پڑھنے لگا جس نے آپؑ سے اسے امیدیں دلاستیں کی احد آپؑ کے پیچھے دو رکعتیں کی امید سے کھٹکھٹایا وہ آج تک ناامید نہیں ہوا۔ آپؑ نے سخی ترین شخص اور یدروں کے ادنیٰ اور ملجاس آپ کے والد محترمؑ کو دامن قبول کرنے والے ہیں اگر آپ کے والد ماجد اور جد نامہ رز ہوئے تو ہمیں جنم سے کس طرح حیات ملتی۔

حضرت سید الشہداءؑ نے نماز تمام کی اور جناب قبر سے فرمایا کہ مال حجاز میں سے کچھ لائی جاوے۔ جناب قبر نے عرض کیا کہ ہاں چار ہزار دینار باقی ہیں۔ انہیں نکم دیا جاوے گا کہ آؤ اگرچہ تم کی قسمت کے وہ دینار تھے وہ آگیا ہے۔ جب دینار گئے تو آپؑ نے اپنا پانچ سو انار اور اسیس لپٹ کر شرم و حیا کی وجہ سے دروازے کے پیچھے سے باہر بڑھا کر اس کو دے دینے اور یہ اشعار پڑھے تہجد: "یہ تہجد سے مخدنت خواہ ہوں تو اس مقدار کو قبول کر لے میں تہجد سے اتنی محنت کرتا ہوں کہ اگر گندہ بھی کھڑے ہوئے گا تو معطلہ (نشاہ) یہ حکومت و خلافت کے بارے میں گناہ ہے) کو نیچے اور دھمکوں کا یعنی تیرے نے شہادت کی کہ نہ ہوگی۔ اور آئندہ حال مستقیم ہے۔ اور اس وقت میرا ہاتھ امان قبضہ سے محال ہے۔

اعرابی نے دینار لے لئے اور روزنامہ دیکھا کہ امامؑ نے فرمایا: "جو کچھ گندہ لے لیا ہے شاید وہ کم ہے۔" اعرابی نے کہا: "تسین ہول" میں اس لئے رو رہا ہوں کہ آپؑ کے یعنی تیرے ہاتھ زمین میں کسی طرح چسپ کئے ہیں۔

مناقب جہاں شریعت ۱۴۲

تسین جن جہاں زمین نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام کو ہر ذرا دکھایا گیا تو آپؑ کی پشت مبارک پر گھٹ پانے لگے۔ امام

زمین العابدین علیہا سلام سے پوچھا گیا کہ یہ نشان کیسے بڑے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میرے بلاتینوں (تین چار دن اور جو اذان کے لئے درویشاں اور گھوڑیاں اپنی پشت مبارک پر رکھ کر تیس کم کرنے کے لئے لئے جاتے تھے، یہ اس کے نشان ہیں۔)
(مناقب شہر آشوب ج ۴ ص ۱۷۱)

۴۔ امام موسیٰ بن جعفر اور عید نوروز

ارباب تاریخ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ منصور درویشاں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ عید نوروز کی مناسبت سے دربار ملے گا۔ آپ بھی دربار میں تشریف لائے گا۔ اور جہیں پہنچے وہ قبول کریں۔ امام نے انکار کرتے ہوئے فرمایا میں اپنے جدِ امجد جناب رسول خدا سے ملنا ہے اس کے بارے میں اس کے متعلق روایات میں بھی دیکھا ہے مگر میں کچھ نہ پایا۔ یہ رسومات صرف فارس "ایران" والوں کے لئے مخصوص ہیں اور اسلام میں اس کا وجود نہیں ملتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ جو چیز اسلام میں نہ ہو وہ اس کو بجا لائیں منصور نے کہا کہ ہم اپنی حکومت کی سیاست کے لحاظ سے دربار گائیں گے آپ کو خدا کی قسم ہے کہ اس میں ہماری موافقت فرمائیں۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام روزِ عید دربار میں تشریف لائے اور ایک جگہ بیٹھ گئے۔ امراء اور ملکات کے عہدے دار آتے اور مبارک باد پیش کرتے اور عید پر وغیرہ لائے۔ وہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے منصور نے ایک غلام کو مہینہ کر کے اٹھا کر ان کو نئی شخص امام کی خدمت میں بھیج دیا۔ پیش کرتے تو وہ اسے رکھتا رہے جب سب امراء اور رؤساء گئے تو آخر میں ایک ایک بوڑھا غریب شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک غریب آدمی ہوں تیرے پاس مال دینا ہے کچھ نہیں ہے۔ جو یہاں پیش کرتا ہوں تمہیں انعام دیں۔ جو میرے

جبتے آپ کے جدِ امجد امام حسین کی شان میں کہتے اور وہ یہ ہیں۔

ترجمہ: "مجھے ان تیرے دربار میں آپ کو دعا دینا اور آپ کو دعا دینا (امام حسین) کے جسم مبارک کو ہر طرف سے گھیر لیا باوجود کی غلظت کے گرد و غبار آپ کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے اور میں اس بات پر تعجب ہوں کہ تیرے کس طرح آپ کے جسم نامہین میں پیوست ہو گئے جب کہ انہیں بیتِ اہلبیار گریہ کہاں تھے۔ اور جناب رسول خدا اور مولائے کائنات کو کپکارہ بنے تھے کیوں کر وہ تیرا پس میں مل کر گرفتار نہ ہو گئے اور آپ کی غفلت و حلاوت کے باوجود دیر آپ کے جسم مبارک تک کیسے پہنچ گئے۔" امام نے فرمایا کہ میں نے تیرا یہ قبول کیا۔ اب تو بیٹھ جا۔ اس کے بعد آپ نے اس شخص کو دعا دیں پھر غلام کے ذریعہ غلام کو کچھ کر کے لایا کہ اس مال کا کیا مصروف ہے، منصور نے جواب میں کہا کہ یہ تمام مال آپ کے اختیار میں ہے آپ جہاں چاہیں خرچ کریں۔ امام موسیٰ کاظم نے اسی بہرہ مردانے فرمایا کہ تیرا مال ہے ہمارے سب میں تجھے بخشا۔
(مناقب شہر آشوب ج ۴ ص ۱۷۱)

۵۔ نخیل سے ہر شخص عاجز ہوتا ہے

ایک کنوئیں آدی نے ایک مرغِ غلام کر کے اپنے غلام کو دیا اور کہا اگر اس کو خوب مزے دار دیکھو تو میں تم کو آزاد کروں گا۔ غلام نے تمام تر کوشش کر کے کارِ لاکر مرغ پکایا کہ شاید آفا کے قول کے مطابق آزاد ہو جائے۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو اس کنوئیں شخص کے سامنے پیش کیا کنوئیں نے مرغ چھوڑ کر باقی سب مصالحہ تو کھالیا اور غلام سے کہا اگر اسی مرغ سے بہتر یہ برائی کھاؤ تو تم کو آزاد کروں گا۔ غلام نے دوبارہ کوشش کر کے برائی پکائی۔ لیکن پھر کنوئیں

نے گوشت چھوڑ کر سب کچھ کھا لیا اور غلام سے کہا اگر اس گوشت سے مسلم تیار
 کر دو تو تم کو آزاد کر دوں گا۔ مگر وہ نے کچھ سوچا آدمی نے ایک ہی مہینے سے طرح طرح
 کے منبے دار کھانے پکوائے لیکن مربع پھوڑا نہ تھا۔ آخر کار غلام نے تنگ آ کر
 کر کہا کہ آفائیں آزاد نہیں ہو چکا تھا۔ آپ کو خدا کی قسم ہے کہ اس مربع کو آزاد
 کر دیں یعنی کھا کر ختم کر دیں۔ تاکہ آپ کی طرف سے کم از کم اس مربع کو تو، عقیقان
 حاصل ہو جائے!

۶۔ مینخل کی دولت بگی و بال جان سے

ابن ابی اسامہ بانی سے مروی ہے کہ ایک روز ثعلبہ بن حاطب انصاری جناب
 رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! عاکریں بڑے دغا
 جھے دولت مند بنادے۔ آپ نے فرمایا۔ وہ تمھوڑا مال جس کا تم شکر خدا ادا
 کرتے ہو اس پر بادہ مال سے کہیں بہتر ہے۔ میں نے حساب و کتاب میں الجھ کر تم
 شکر پروردگار کیلئے سے حاضر ہو۔ یہ شکر ثعلبہ چلا گیا۔ لیکن کچھ عرصہ کے
 بعد دوبارہ آیا اور اپنے دعا کی تمنا کر کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تم میرے
 پیرو اور ماننے والے نہیں ہو سکتے۔ خدا کی قسم اگر میں چاہوں کہ تمام پناہ میرے
 لئے سونا بن جائے تو ایسا ہی ہو سکتا ہے۔ یہ شکر ثعلبہ پھر چلا گیا۔ لیکن تیسری
 مرتبہ پھر آیا اور کہنے لگا کہ میرے لئے دعا کیجئے، اگر پروردگار مجھے دولت دیگا
 تو میں کسی کا حق دینے میں تاخیر نہ کر دوں گا۔ مگر جس کا حق ہو گا۔ جناب رسول خدا
 نے دعا فرمائی، پروردگار ثعلبہ کی مال ادا فرما۔ ثعلبہ اسی گدا اور چنچل جیسی

خدیج بن یحییٰ مدین بعد پھڑوں میں اس طرح اضافہ ہوا جیسے چونٹیاں انڈے سے جڑتی
 ہیں اور پتے پیدا کرتی ہیں۔ ابتدا میں ثعلبہ پانچویں وقت کی نماز میں جناب
 رسول خدا کو آستانہ میں پڑھتا تھا۔ جیسے جیسے بیہوشی میں اضافہ ہوا گیا اس
 سے نماز جماعت میں شرکت کر دی یہاں تک کہ صرف ظہر اور عصر کی نماز
 کے لئے مسجد آئے لگا۔ اور باقی نمازیں بیہوشوں کے آجاکہ ہی پڑھ کر کرتا تھا۔
 آہستہ آہستہ بیہوشوں کی زیادتی نے اسے اس منزل تک پہنچایا کہ وہ مرض
 جمعہ کے دن مہینہ نماز میں شرکت کرتا اور باقی دنوں میں بیہوشوں کی
 رہائش گاہ میں نماز پڑھ لیتا۔ اس عمل کو کبھی کبھ عرصہ میں چھوڑ دیا۔ لیکن پھر بھی
 جتنے میں ایک بار بارہ چلنے انفرادی مدین کا حال معلوم کر لیا کرتا تھا۔

ایک مرتبہ پیغمبر نے لوگوں سے ثعلبہ کا حال پوچھا۔ لوگوں نے بتایا کہ اس
 کے پاس اتنی کثرت سے بیہوشیں ہوتی ہیں کہ قرب و جوار میں ان کے رکھنے کی جگہ
 نہیں، لہذا وہ مدینے سے اور چلا گیا ہے۔ آنحضرت نے تین مرتبہ فرمایا ثعلبہ
 پر دانے ہو، ثعلبہ پر دانے، ثعلبہ پر دانے ہو۔ کچھ عرصے بعد آیتہ زکوٰۃ نازل
 ہوئی۔ پیغمبر اکرم نے دو افراد کو جس میں سے ایک بنی سلیم اور دوسرا ثعلبہ
 سے تھا زکوٰۃ کی وصولیائی کے لئے مقرر فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ ثعلبہ اور دیگر
 افراد سے زکوٰۃ لیں اور ساتھ ہی ایک نوشت بھی ان دنوں کو دیا۔ وہ لوگ
 ثعلبہ کے پاس آئے اور اسے حکم مار پڑھ کر سنا یا۔ ثعلبہ نے کچھ دیر سوچا اور
 کہا کہ یہ تو مجھے جو یہ بادشہم جو یہ سلیم اتنا ہے۔ تم لوگ پہلے دوسروں سے
 وصول کرو پھر میرے پاس آنا۔ وہ لوگ دہاں سے بنی سلیم کے ایک آدمی کے پاس
 آئے۔ اس نے جب آیت زکوٰۃ کے متعلق سنا تو اپنے اوتھوں میں سے بہترین آؤٹ
 تلاش کر کے بطور زکوٰۃ ان کے حوالے کر دیئے۔ ان دنوں نے اس سے کہا کہ تم

نے مجھے اس وجہ سے منع کر دیا ہو کہ ممکن ہے کہ کچھ سے شکی ہو یا کسی کا حق غصب کروں۔ لیکن میری دوبارہ ان کی خدمت میں جاؤں گا اور جب کروں گا کچھ سے ایسا کام سرزد نہیں ہوگا کہ کسی پر ظلم کروں۔ یہ کسی کا حق غصب کروں۔ لہذا دوبارہ امام کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور کہا میرا خیال ہے کہ شاید آپ نے اس وجہ سے مجھے اس کام سے منع کیا ہے کہ آپ اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ لوگوں پر مجھ سے ظلم ہوگا۔ لیکن میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر کسی پر ظلم کروں تو میری بیوی اسی وقت مجھ پر حسرا ہو جائے گی اور جتنے کینہ اور فحلام ہیں وہ سب آزاد ہو جائیں گے۔ اور میں خود بھی بخیر و عافیت سے خارج ہو جاؤں گا۔ امام نے کہا کیا؟ میں نے پھر اپنی قسم دہم کہ وہ میرا کیا امام نے اس وقت اپنا مبارک آسمان کی قمر اشیا اور فرمایا: *وفا دل النساء الیس علیک من ذالک؟* یعنی اس دفتر میں کسی جگہ کا نام نہ ہونے سے زیادہ۔ انا آسمان کی بلند یوں پر پہنچ جاؤں گے مطلب یہ تھا کہ ہر ممکن طریقہ سے تم حاکم بن جاؤ، اور کسی پر ظلم نہ کرو۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ (فردوس کاف، جزو پانچواں ص ۷۸)

۱۲۔ صاحبانِ قدرت

زید ابن ابی سلمہ کہتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام موثق کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امام نے پیچھے سے پوچھا: زیاد تمہارا سلطنت میں مل دخل ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! امام نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا لوگوں پر میں احسان کرتا ہوں اور غریبوں کی مدد کرتا ہوں۔ کیوں کہ میں نے انہیں اس بات کا عادی بنادیا ہے۔ لہذا اس کو ترک نہیں کر سکتا۔ دوسری جانب میرے بیوی اور بچے ہیں اور ان کے لگوئی اور وسیلہ اس کے علاوہ نہیں ہے۔ امام نے فرمایا

اگر کچھ کسی پہاڑ کی چوٹی پر گرا جائے اور میرا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ تو یہ مجھے پسند ہے کچھ ایسے افراد (یعنی ظالم) کے لئے کام کرنا بہتر ہے۔ اور اگر مجھے ان کے گھر پر تم نہ رکھنا پڑے تو میں پہاڑ سے گرنے والے ٹکڑے کروں، اگر ایک سوڑے میں سے لے لو چھادہ لیا؟ امام نے فرمایا کہ اگر (الانفس) شیخ حکومت میں ہو تو انڈیا اس پر (اد قضاء دین) دیکھ یہ کہ تو کسی نہیں کو رکھنا انہوں نے ظلم سے (تجات) دلائل کے لئے یا اس کے کام میں مدد دے اس کی؟ آزادی کے لئے یا اسی کا قرض ادا کرنے کے لئے۔ زیاد باطل امور میں حکومت کے عہدیداروں کا درجہ قیامت آسان ترین مرحلہ ہے ہوگا کہ ان کے چاروں طرف آگ کی چاک کھڑی کر دی جائے گی اور وہ چار اس وقت تک رہے گی جب تک پروردگار ایک شخص کا حساب نہ کر لے گا۔ زیاد اگر اس مملکت میں عہد سے دار بنو تو اپنے بیانیوں سے یہی کی کر ڈاکر ان بادشاہوں کے ساتھ رہتے ہوئے جو اعمال اعلیٰ دینے میں اور دنیا بگاڑ بگاڑنے ہو تو ان کی کوشش کی وجہ سے وہ گناہ و فعل جلا مل گئے۔ زیاد تم لوگوں میں سے ہر شخص خود کو جوار سے تابع اور ماننے والوں میں شمار کرتا ہو، اور ان لوگوں کے لئے (عباسی خاندان کے لئے) کام کرتا، اور اگر اپنے بھران کے درمیان لوگوں کی حاجت برآ رہے گا اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے برابری کا قائل ہو اس سے کہہ دو کہ اگر تم ان امور میں اپنے آپ کو پیراں نہ ڈالو تو میں سے پیچھے ہو۔ تو یہ سب بھڑکتا ہے اور ایک دعوئے بے جا ہے زیادہ اور کچھ نہیں ہے۔ زیاد! جب تم کو عوام الناس پر قدرت اور اختیار حاصل ہو جائے تو یہ بات یاد رکھنا کہ کل روز قیامت پر در دگا یہی تم پر بندش رکھتا ہے۔ اور یہ بات بھی تمہارے پیش نظر رہے کہ جو نیکیاں تم نے لوگوں پر کیا ہیں ہو سکتے ہیں انہیں بھول جاؤ اور وہ لوگ جس بھول جاتے ہیں تم پر نیکیاں

کی ہیں، لیکن یہ نیکیاں روز قیامت باقی رہ جائیں گی اور تمہارے کام آئیں گی۔
(فسرود کافی ص ۱۱۱)

۱۴۔ انہیں امام کی طرف سے اہمات تھی

حضرت علی بن یفطیل، امام صادقؑ اور امام موسیٰ بن جعفر کے زمانے میں شیعان اہلبیت امامت میں تھے۔ وہ ہارون الرشید کے وزیر ہوئے کی وجہ سے اپنے مذہب کو چھپائے ہوئے تھے اور نفیہ کرتے تھے۔ اس کے باوجود اکثر و بیشتر بہت سے اموال امام صادقؑ اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں بھیجے رہتے تھے، مگر بن محمد اشعری کہتے ہیں ایک مرتبہ امام موسیٰ کاظمؑ سے فرمایا میں نے گذشتہ رات پروردگار سے دعا کی کہ پروردگار علی بن یفطیل کو ہمیشہ بخش دے، پروردگار نے بخش دیا، اسی وقت سے علی بن یفطیل نے مال دولت اور محبت کا اظہار ہم سے کیا اور اسی وجہ سے دنیا و آخرت میں سرفراز ہوئے۔

پھر فرماتے ہیں کہ کثرت ایسا ہو سکتا ہے کہ علی بن یفطیل نے ایک لاکھ درہم سے تین لاکھ درہم تک امام کی خدمت میں عہدے بھیج دیئے، جس کو امام نے فقرا و تنوین اور اپنے غریب رشتے داروں میں تقسیم کر دیا، علی بن یفطیل مثلاً یہ جب کہ امام موسیٰ کاظمؑ قید میں تھے انتقال فرما گئے۔

علی بن یفطیل نے ایک مرتبہ امام سے پوچھا اگر آپ کہیں تو میں وزارت سے استعفا دے دوں، اس کا امام سے کنا کر کثرت اختیار کر لوں، امام نے اہمات نہ دی، اور فرمایا، علی! استعفی نہ دینا، تم میرے انس و محبت رکھتے ہیں۔

۱۔ عباسی ماضی نوراً ج ۱ ص ۳۹۸۔

جب کہیں ہمارا ساتھ تم سے ہوگا اس وقت تمہارے دوسرے بھائی بھی تمہارے اس ظاہری تمام اور عہدہ کی وجہ سے عزت و تہذیب رکھتے ہیں اور معزز ہیں، ایک شاید پروردگار تمہارے دین سے کسی کو کوئی دینی و دنیاوی فائدہ پہنچائے اور اس کی پریشانی کو حل فرمائے، ممکن ہے اسی وجہ سے مخالفان کے کبیرے اور انھن و عداوت کی آگ کو ختم کر دے، علی! ایسے اداروں میں کام کرنے کا کفار یہ ہے کہ تم دینی بھائیوں سے تنگی کرو، اگر تم ایک کام کو انجام دو تو میں تمہارا حق چھڑوں میں ضمانت ہوں، تم عہدہ کرنا کہ تم جب بھی اپنے کسی دینی بھائی سے ملو تو اس کی تمنا کو پورا کرو اور اس کے ساتھ تنگی کر دینا بھی ضمانت دیتا ہوں کہ تم کسی وقت قید میں نہیں رہو گے، اور یہی تم پر ملو اسطرحی جملے گئے، اور نہ تم کہیں کسی کے محتاج ہو گے، اور فخر و تکرار نہ ہو، یہی کام بھی نہیں دیکھو گے، علی! جو کسی مومن کو خوش کرے اس نے سب سے پہلے خدا پر اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس نے پھر ہم کو خوش کیا۔

۵۔ کیا مومن کے علاوہ کسی کو صحت دے سکتے ہیں؟

مصلح بن یحییٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ رات میں جب بارش ہو رہی تھی میں نے دیکھا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ اپنے گھر سے باہر نکلنے اور غلے بنانا ساعدہ کی طرف روانہ ہوئے۔ میں گمان کے پیچھے چھپ چلا، راستے میں امام کی کوئی چیز زمین پر گر پڑی۔ امام نے فسر یا (لیس) (اللہ صحت علیہا) پروردگار میری گمشدہ اشیاء مجھے مل جائیں، میں ان کے قریب گیا اور صلوات کیا، امام علیہ السلام

۱۔ ایسا سابقان حبس میں بے گھر افراد میں سے تھے۔

نے پوچھا: اعلیٰ تم ہو؟ میں نے کہا: میری جان آپ پر ندامت میں معلیٰ ہوں۔ امام نے
فسر لیا، تلا غی کرو، یہاں جو کچھ ملے مجھے دے دو، میں نے غلاش کرنا شروع
کیا تو دیکھا کہ کئی روٹیاں زمین پر کھجڑی ہوئی ہیں جتنی روٹیاں مجھے مل سکیں میں
نے جمع کر کے امام کی خدمت میں پیش کر دیں۔ امام کہنے پاس وہاں ایک بڑا
بوریا تھا جس میں روٹیاں تھیں، اور وہ بوریا یہ اتنا بھاری تھا کہ اس کو اٹھانا میرے
لئے بھی بہت دشوار تھا، میں نے امام سے عرض کی مجھے اجازت دیں کہ میں اس کو
اٹھاؤں، امام نے فرمایا: نہیں میں خود اس کا مزا دار ہوں۔ کہ اس سامان کو اٹھاؤں،
لیکن تم اتنا کرو کہ میرے ساتھ نکلنے والی ساعدہ تک چلو جو بیہ نکلنے والی ساعدہ بیٹھے
تو دیکھا کہ کچھ لوگ سو رہے ہیں۔ اس حالت میں امام جعفر صادق (علیہ السلام) ایک ایک نہ
کھے پاس جاتے اور ایک ایک یا دو عدد روٹیاں دیتے۔ اس طرح ہر شخص تک
روٹی پہنچانے ہوئے ہم لوگ نکلنے والی ساعدہ سے باہر نکل آئے۔ میں نے سوال کیا
کیا یہ لوگ آپ کے حق کو پہنچاتے ہیں؟ اور شیعوں میں؟ امام نے فرمایا اگر یہ لوگ
حق کو پہنچاتے ہیں تو ان کو روٹی کے ساتھ تک بھی دینا۔ (دشاد منظور
یہ ہو کہ ان لوگوں کو اپنے گھر پر ایک دستہ بخوانے پر بٹھا کر کھانا کھلا تا، معلیٰ جان
لو کہ پروردگار نے جو یہ بھی سید الکی ہے اس کے لئے ایک خداوند معین کیا ہے۔
مگر صدق اسی چیز ہے کہ پروردگار خود اس کا ہانا خداوند نگہبان ہے۔ میرے والد
یعنی امام باقر (علیہ السلام) جب بھی صدقہ دیتے تھے تو صدقہ سائل کو دے کر وہاں سے
لے لیتے تھے، اور اس کو جو شہ اور سب کچھ دیتے تھے اور وہاں سے سائل کو دے دیتے
تھے، رات میں صدقہ دینے سے خدا کی ناراضگی ختم ہوتی ہے۔ گناہ ختم ہوتے
اور وہ بقیہ امت حساب میں آسانی کا باعث بنتا ہے۔ اور دین میں صدقہ دینے
سے عمر اور مال میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے

کنا۔ سے نئے گذر رہے تھے اور روٹی توڑ کر دیے دیے ڈالتے جا رہے تھے۔ ان
کے حواریوں میں سے ایک نے پوچھا کہ آپ روٹی دریا میں کیوں ڈال رہے ہیں
حالانکہ یہ روٹی آپ کی غذا ہے؟ حضرت عیسیٰ نے فرمایا اس لئے دریا میں
ڈال رہا ہوں کہ دریائی جانوروں میں سے کسی کی غذا بن جائے اور خداوند عالم
کے حضور اس عمل کا بہت بڑا ثواب ہے۔

۱۶ صدقہ اور انفاق مال حلال سے ہونا چاہیئے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں، میں نے سنا کہ اہل
ملت والجماعت ایک شخص کا بہت احترام کرتے ہیں اور اس کی بہت تعریفیں
کرتے ہیں، میں نے سوچا کہ اس سے اس طرح معلوم کروں کہ وہ مجھے پہچانی نہ سکے۔
اتفاق سے ایک روز اسے دیکھا کہ بہت لوگ اس کے گرد بیٹھے ہیں، لیکن وہ ان
سے کناہہ کش ہونا چاہتا تھا۔ اور ایک کپڑے سے وہ اپنے چہرے کو ناک
تک چھپائے ہوئے مستقل اس کو شش میں تھا کہ کسی طرح ان کے درمیان سے
اٹھ جائے، بالآخر ایک طرف سے ان کے درمیان سے اٹھ کر نکل گیا۔ میں اس
کے پیچھے چلا اور اس کے عمل کو دیکھتا رہا کہ ایک نادان کی دوکان تک پہنچے
نادان اس کی طرف سے غافل تھا، تو وہ موقع پاتے ہی پیچھے سے دو روٹیاں لے
کر چل دیا، کچھ دور گیا تھا کہ دیکھا کہ ایک شخص انار پتھر رہا ہے اس کی نظر اٹھتی
ہی اس شخص نے دو عدد انار بھی اٹھ لئے، امام فرماتے ہیں کہ مجھے بہت تعجب
ہوا کہ یہ شخص چوری کیوں کر رہا ہے، بالآخر اسے میں وہ ایک برص کے پاس

لے فسود کافی تیز چہارم صو

گیا اور اس کو وہ دونوں روئیاں اور اناروسے دیتے ہیں اس کے پیچھے ہیں
چلتا رہا۔ یہاں تک کہ شہر سے باہر نکل گیا۔ وہ چاہتا تھا کہ ایک گھر میں داخل
ہو، میں اس کے قریب پہنچا اور اس سے کہا کہ اے بندہ فضل میں نے تیری بہت
شہرت سنی تھی اور چاہتا تھا کہ تجھ سے ملوں مگر میں نے تیرے اندر ایک ایسی
چیز دیکھی کہ مجھے اپنا ارادہ بددینا چاہیے۔ اس نے پوچھا، آپ نے مجھ میں کیا کچھ؟
میں نے کہا کہ تو نے دو حد درمیاں اور دو انار چرائے اس نے مجھے مزید پوچھنے
کا موقع نہ دیا اور پوچھا آپ کون ہیں۔ میں نے کہا میں ضامن رسالت سے
ہوں میرے وطن کے بارے میں پوچھا میں نے کہا مدینہ تو وہ بولا آپ شاید
جعفر بن محمد بن علی بن حسین (علیہم السلام) ہیں میں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا آپ کو
اس رشتہ اور نسبت سے کیا فائدہ؟ کہ آپ جاہل ہیں۔ اے اجداد کے مسلم
سے بے بہرہ ہیں (معاذ اللہ) میں نے پوچھا وہ کیسے؟ کہنے لگا اس نے کتاب
سنے قرآن مجید میں یہ بھی غیبی پڑھا کہ پروردگار فرماتا ہے (من جاء بالحسنة
فله عشرہ امثالہا ومن جاء بالسيئة فلا يجزيه الا مثله) اگر کوئی ایک کام کرے گا تو ایک نیکل پر دس گنا ثواب ملے گا۔ اور کوئی برا کام (افکار)
دے گا تو اس کو اس برائی کے برابر ہی گناہ ملے گا اور عذاب میں مبتلا ہوگا۔
میں نے وہ درمیاں اور دو انار چرائے اس صورت میں میں نے چار گناہ کئے
لیکن کیوں کریں گے؟ ان کی اور راہ خدایں کر لیوں گے دینے۔ لہذا اس
آیت کی روش سے مجھے چالیس نیکیاں ملیں۔ اب چالیس نیکیوں میں سے چار گنا
کم کر دیں تو تھیں نیکیوں کا پھر میں میں طلبگار ہوں۔ ان میں فرماتے ہیں میں نے کہا
(شكلك اهل) تیری ماں تیرے گھر میں بیٹے تو قرآن سے بالکل بے بہرہ اور جاہل
ہے کیا تو نے نہیں سنا کہ پروردگار فرماتا ہے (انما يقبل الله من التقيين)

بنے شک پروردگار کا مقبول کرنا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ تو
نے دو درمیاں اور دو انار چرائے تو چار گناہ ہوئے اور کیوں کہ یہ صاحب مال
کی اجازت کے بغیر وہ مال تو نے دوسرے کو دے دیا لہذا چار گناہ مزید
ہو گئے۔ وہ شخص مجھے غور سے دیکھنے لگا۔ میں نے اس کو اس کے حال پر عجیب و غریب
اور وہاں سے چل دیا۔

۷۔ اہل تصدق نے کر اپنے مال کی حفاظت کرو

امام صادق فرماتے ہیں کہ جناب سرور کائنات اپنے اصحاب کے ساتھ
تشریف فرما تھے۔ وہاں سے ایک یہودی گذرا اور اس نے پیغمبر سے کہا السلام
علیک۔ حضور اکرم نے فرمایا، علیہ۔

اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے کہا تھا کہ (نعمو ذالہ) آپت
مر جائیں۔ آنحضرت نے فرمایا میں نے بھی اس کو یہ جواب دیا کہ تو مر جائے۔
پھر فرمایا کہ اس شخص کا مجھ پر ایک کالا سانپ کاٹے گا۔ اور میرا سناٹہ گایا ہوگا
وہاں سے چلا گیا۔ اور ٹھٹھ سے سونگی نکلاں ہیں لیکن اور فرمادہ اس آیا۔ جب
جناب رسول خدا کے سامنے سے گذرے لگا تو آپت نے فرمایا کہ لڑکوں کو زمین پر رکھ
دے۔ اس نے لڑکیاں زمین پر رکھ دیں۔ تو دیکھا کہ اس میں ایک کالا سانپ
بتا اور اپنے من میں ایک گڑی دباٹے ہوئے ہے۔ پیغمبر اکرم نے یہودی سے
پوچھا آج تم نے کیا کیا ہے؟ کہنے لگا میں نے کچھ نہیں کیا۔ جب لڑکوں کو جمع
کر چکا تو میرے پاس دو درمیاں تھیں۔ ایک میں نے خود کھا لی اور ایک روٹی

لے انوارِ زمانہ ص ۷۱

ایک نفر کو صدہ ذکر دی، آخر بتائے فرمایا بس اس صدہ کی وجہ سے تمہاری جان بچ گئی (الصدقة تدفع ميتة السوء) علی الانسان

۱۸۔ صدقہ آسمانی بلا کو ٹالتا ہے

ایک مرتبہ ایک قافلہ انتہائی قیمتی سامان لے کر تجارت کے لئے بارہا مختار امام صادق علیہ السلام قافلے میں تھے راستے میں اطلاع ملی کہ آگے کچھ ڈاکو ہیں جو قافلے کو لوٹنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس خبر کے سننے سے قافلے والے اتنے غولمزدہ ہو گئے کہ ترس و وحشت لاکھ چہروں سے عیاں ہونے لگی۔ امام صادق نے فرمایا تم لوگ کیوں گھبرا رہے ہو؟ یاد رکھنا کہ وہ جہے کہ اتنے خوف زدہ ہو گئے ہو، قافلے والوں نے کیا ہم لوگ بہت قیمتی سامان لئے ہوئے ہیں اور ہمیں خوف ہے کہ ڈاکو ہمارا سامان نہ چھین لیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ یہ سامان ہم آپ سے چھوٹ کر دیں۔ جب ڈاکوؤں کو معلوم ہوا کہ یہ سامان آپ کا ہے تو شاید زبوں ہوا، اتنے نرسہ یا تاکو یہ کیسے پتہ چلا کہ وہ میرا مال نہیں لوٹیں گے۔ شاید وہ لوگ میرا مال لوٹنے آئے۔ اس صورت میں تم لوگوں کا مال ہم بلا وجہ ضائع ہو جائے گا۔ قافلہ والوں نے پوچھا پھر تم کیا کریں؟ کیا یہ بہتر ہے کہ مارا سامان بٹے بٹے گزے گزے گھوڑوں میں چھپا دیں۔ امام نے فرمایا اس صورت میں تو زیادہ امکانات ہیں کہ سامان جلتا یا ضائع ہو جائے یا ممکن ہے کہ کسی کو حملہ ہو جائے اور وہ اس سامان کو کالے میں جلے۔ یا واپسی میں تم لوگ وہ جگہ جہاں ہلا جہاں مال چھپایا ہو۔ سب نے کہاں پوچھیں کیا کرنا چاہیے

ملہ فدوع کالی جزہ ۳۴

امام نے فرمایا تم اپنا سامان اس کے ذکر کو جو تمام بلاؤں اور مصیبتوں سے بچائے والا ہے۔ اور ہر چیز میں برکت دینے والا ہے۔ اس طرح سے کہ دنیا میں جو اس کی قیمت ہے اس سے کہیں زیادہ منافع ہو اور ایسے وقت میں غم کو واپس لے جب تم کو اس کی سخت ضرورت ہو۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ امام نے فرمایا وہ پروردگار عالم ہے۔ قافلے والے کہنے لگے اس کے حوالے کیسے کریں۔ امام نے فرمایا کہ تمہاں لوں اور خفیروں کو صدہ ذکر دو۔ قافلے والے بولے یہاں تو کوئی بھی تقرر اور سلیکشن نہیں ہے کہ اسے دے سکیں۔ فرمایا تم لوگ جہد کرو کہ ایک تہائی حصہ صدہ دو گئے تاکہ پروردگار اس چیز سے تم لوگوں کو بچائے جس سے تم ڈرتے ہو۔ قافلہ والوں نے یہ بات مان لی۔ امام نے فرمایا اب ہمارا مال خدا کے سپرد ہے۔ اپنے اپنے پرچے رہو۔ ابھی یہ لوگ کچھ گئے، بڑھے تھے کہ دیکھا ڈاکو بیٹھے ہوئے ہیں۔ قافلے والے پوچھنے لگے۔ امام نے فرمایا اب کیوں ڈرتے ہو؟ تم لوگوں کا مناس کو پروردگار ہے۔ جیسے ہی ڈاکوؤں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا آگے بڑھے اور امام کی دست بوسی کے بعد گھٹے گئے کہ نہ شائبہ ہم نے حضور و رکائات کو خواب میں دیکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ غور و دل سے اگر تم لوگ امام جعفر صادق کے پاس جاؤ۔ اب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں تاکہ آپ دشمنوں اور اہل تنوں سے محفوظ رہیں۔ امام نے فرمایا میں تمہاری ضرورت نہیں ہے جیسا کہ میں تم سے چاہا ہے۔ وہ دوسرے وقتوں سے یہی چاہتے تھے کہ قافلے والے سلامتی سے اپنی اپنی منزلوں تک پہنچ گئے۔ ایک تہائی حصہ صدہ کر دیا اور سامان کو فروخت کر کے بین انہیں دس گنا فائدہ ہوا۔ وہ لوگ آپس میں کہنے لگے کہ امام کی ہمدردی سے کتنی برکت پیدا ہوئی، امام نے فرمایا اب تم پروردگار سے دعا کرو کہ قافلہ واپس نہ

ہو اس کے بعد اس روش کو ہمیشہ جاری رکھنا۔

۱۹۔ صدمت سے تمام خوشیوں دور ہو جاتی ہیں

امام صادق فرماتے ہیں میرے اور ایک شخص کے درمیان کچھ چیزیں تقسیم ہونا تھیں وہ شخص علم غیوم جانتا تھا اس نے تقسیم میں دیر کرنا کہ جب اس کا ستارہ سرور چڑھوگا تب تقسیم ہوگا تاکہ اسے نادمہ ہو اور بار بار وہ رہیں۔ بالآخر اس نے وہ دن اور وقت طے کیا کہ تب سرس اس کے اعتقاد کے مطابق اس کا ستارہ مندی پر پہنچا اور اسے نادمہ ملتا۔ وہ مجھے تعضان بتواتر وہ وقت وغیرہ طے کر کے آیا۔ اور زمین تقسیم ہوئی لیکن مجھ پر بارہ افع ہوئے۔ یہ دیکھ کر اس نے انفس کی وجہ سے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور بولا (مساہیت کا یہ قسم خطا آج کا جیسا منحوس دن میں نے کبھی بھی نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا کیا خواجہ کہنے لگا میں ستارہ شناس ہوں اور ایک ابھی گھڑی میں اسے اپنے گھر سے نکلا تھا اور میری گھر آج کے لئے منتحب کی تھی مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ کام الٹا ہو گیا ہے۔ آپ نادمہ سے میں رہے، اور مجھے خسارہ ہوا۔) امام فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ میں نہیں وہ حدیث مسناؤں جو مجھے میرے والد ماجد نے تعلیم دی تھی۔ وہ کہتے تھے فرمایا ہے، تو میں نے کہا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ پروردگار عالم دن بھر سے نعمت اور برکتیں ان کو دے اور اسے چاہیے کہ اس دن صبح کے وقت صدمہ دے۔ اور اگر چاہے کہ رات بھر برکتیں ان کو دے اور خوشیوں اس سے دور رہیں تو شام کے وقت صدمہ دے۔ میں جب گھر سے نکلا تو میں نے صدمہ دیا تھا جہد قدوینا تمہارا

لے کلہ طبع صدمہ

نے علم غیوم سے لاکھ درجے بہتر ہے۔ شاعر کا خوب کہتا ہے کہ ع
تا تو انی بوجہاں خدمت محتاجاں کن

بدی کی یاد میں یا سلسلی یا قدمی

یعنی جب تک تم دنیا میں جو عظیم القدر درجہ پر طرہ سے محتاج ہوں گی مدد کرتے رہو، چلے مال سے امداد ہو یا تحریروں تحریر کے ذریعے، یا ان کی آواز پر آواز بلند کر کے ان کی مدد ہو سکے۔

۲۰۔ صدمہ اور اتفاق میں جتنا ناہمیں چاہیے

ایک شخص حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوا کہ خوشی اس کے چہرے سے عیاں تھی امام نے پوچھا تم آج کیوں اتنے خوش ہو کہنے لگا یا ابن رسول اللہ میں نے اپنے والد ماجد سے شفا حاصل کی کہ جبرم دن انسان کے لئے وہ ہے جس دن وہ اپنے مراد کو میں کو صدمہ دے۔ اور اس کے ذریعے کسی جنتہ خدا کی مدد ہو اور وہی دن اس کے لئے خوشی کا دن ہے آج اس کا یہ دران دینی میرے پاس آئے تھے انما ہے چارے غریب اور توجوں وائے تھے۔ میں نے ان کی خدمت کی، اور ان کو گولی کچھ مدد میں کی اس نے آج میں بہت خوش ہوں، امام نے فرمایا مجھے میری جان کی قسم تمہاری خوشی اس وقت مزاد رہے جب کہ تم اپنا چاس عمل کرو بھی یا اس کے بعد میں ضائع نہ کروں۔ وہ شخص کہنے لگا کہ میرا یہ ایک عمل کے ضائع ہو سکتا ہے۔ حالانکہ میرا یہ ہے کہ خاص شیعوں میں سے ہوں۔ امام جو ان کے فرمایا کہ تم نے ابھی اپنی نیکی اور غریب

۱۰۔ اصول کافی ج ۲ ص ۱۰۱

نادار بھائیوں کی مدد کا صلہ منافع و بریاد کر دیا۔ اس نے پوچھا کیسے؟ تمام
 نے مسرایا اس آیت کو پڑھ کر (ولا تطلوا صدقا حکم بالمد والاذی)
 یعنی اپنے صدقات کو ظالم کر کے اور لوگوں کو تمہارے کرم منافع اور بریاد نہ کرو
 وہ شخص بولالین میں جس کی خدمت اور مدد کی ہے وہ ان پر جتنا یا ہے اور نہ ہی
 کوئی تکلیف یا ذمت دہی ہے۔ امام نے آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا کہ پڑھنا
 اس آیت میں یہ نہیں کہہ سکا کہ جو لوگوں کو صدقہ دے رہا ہے ان پر جتنا کر یا آزرہ خاطر
 کر کے اپنے نیک اعمال کو ضائع مت کرو۔ بلکہ اس سے ہر قسم کی ذمت اور پریشانی
 مراد ہے۔ تمہارے نزدیک ان لوگوں کو جو جہنم کے صدقات وغیرہ دے رہے ہیں
 آزرہ خاطر کرنا بڑا گناہ ہے۔ یا ان فرشتوں کو جو کریم مامور ہیں۔ یا ہم لوگوں
 کو جن آئمہ معصومین اس نے جواب دیا کہ آپ اور فرشتوں کو آزرہ خاطر کرنا بڑا
 گناہ ہے۔ امام جوادؑ کو نے فرمایا کہ حقیقتاً تم نے ہمیں آزرہ ورنجیدہ کر لیا۔
 اس نے پوچھا یا بن رسول اللہ میں نے اپنے کسی قول یا فعل سے آپ کو رنجیدہ کیا
 ہے؟ امام نے تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نے اپنی لنگاہ سے میں رنجیدہ کیا ہے
 کو تمہارے اعمال کے نتائج کو کھٹکا ہوں۔ جب کہ یہ آیت کے خاص شیعہوں میں
 ہوں تم جاننے ہو کہ تمہارے تمام خاص شیعہ کو میں؟ اس شخص نے عجیب تجزیہ
 کیا کہا، جن میں میں نہیں جانتا۔ امام جوادؑ نے فرمایا کہ تمہیں میں آل فرعون اور صلیب
 نہیں کو خدا مذکور ہے (وہ جبار محل من اقصی الملائکۃ یسعی)
 سلمان ابو ذرہ قنارہ اور عمر فارم نے (خود کو ہمارے شیعہ خاص کہہ کر) اپنے کو ان
 لوگوں کے برابر سمجھا۔ کیا تمہاری باتوں سے میں اور ملا کہ ذمت نہیں ہوئی؟
 وہ کہنے لگا، استغفر اللہ و التوب الیہ، یا بن رسول اللہ سہر مجھے کیا گنا چاہیے
 امام نے فرمایا کہ تم کہو کہ میں آپ کے دوستوں میں سے ہوں اور آپ کے دشمنوں

کا دشمن اور آپ کے دوستوں کا دوست ہوں۔ اس نے سز میں یہی کہہ ہوں
 گا۔ اور میں واقعہ ایسا ہی ہوں جو کچھ میں نے کیا۔ کیوں کہ اسے خدا ملائکہ اور
 آپ پسند نہیں کرتے لہذا تو کرنا ہوں۔ امام جوادؑ نے فرمایا اب تمہاری وہ کیا
 اور جتنا تمہیں واپس مل گیا ہے جو تمہارے اس قول کی بنا پر ختم ہوئی تھی۔
 شیخ سعدی اپنے ہمیں اشعار میں کہتے ہیں،

- ۱۔ رہ نمیکہ آزرہ مگر جہاں ستادہی دست افتاد گریز
- ۲۔ بخشنے کا ناکہ مر مر حقیدہ خبریدہ بازار بے رفتند
- ۳۔ جوالہ مردگر راست خوابی ولیست کرم پیشہ شاہ مروان علیست (سلمان)
- ۴۔ یا یعنی اگر نیک خودادامی صفات والوں کے راستے پر چلو اور اگر تمہارا
 ثروت جہ تو نونہریوں کا سہارا بنو۔
- ۵۔ جو دودہا دکر کم و بخش کہ اپنا شکار نہائیں کہوں کہ مروتی شناس
 بے روق ہمارا کہ خریدار ہوتا۔ یعنی ان کے لئے دنیا میں کچھ نہیں وہ نیک کام کر
 کے اپنے لئے ذخیرہ کرتے ہیں۔
- ۶۔ اگر کوئی جوان مرد اور اسے پہنچنے کو وادعا و خدا کا پسندیدہ
 ہے اور کرم بخشش کو تڑا مردان امیر و مومن حضرت علی علیہ السلام کا شیوہ
 اور طرہ امتیاز ہے۔

۲۱۔ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟

ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھا ہوا تھا، اور دسترخوان

لے گا ولایت ۱۵۴

پر مرعہ مسلم بھی تھا۔ کیا چاہے ایک فیغور دروازہ پر آیا اور سوال کیا کہ اللہ میری مدد کر۔ وہ شخص غصہ میں اٹھا اور فیر کو دھتکار دیا۔ کچھ لوگوں بعد وہ شخص خود غریب و فقیر ہو گیا اور مغلیں کی وجہ سے اس نے اپنی بیوی کو حلاقان دے دی اس کی بیوی نے دوسری شادی کر لی۔ اتفاقاً ایک دن وہ عورت اپنے دوست شوہر کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی اور وہاں بھی مرعہ مسلم تھا کہ ایک فیغور دروازہ پر آیا۔ شوہر نے کہا کہ میرے بہ کر مرعہ مسلم اس فیغور کو دے آؤ عورت نے باز فقیر کو دہ مرعہ دے دیا۔ جب وہ اس کی نور و رہی تھی شوہر نے دیکھ کر سبب پوچھا تو اس عورت نے کہا کہ یہ فیغور پہلا شوہر تھا۔ یہ ایک کسار و افحہ جو اس کے ساتھ دس ترخان پر گذرنا تھا، مستنایا اس کے شوہر نے کہا خدا کی قسم میں دہی فقیر ہوں جو تھا ہے دروازہ پر گیا تھا اس شخص نے مجھے رنجیدہ و دہ ذلیل کیا تھا۔

۲۲۔ لوگوں کی گذارشات کیسے مقبول کی جائیں

رسولؐ نے فرمایا کہ میں نے کمالا روٹا کی خدمت میں مشرف ہوا۔ ان سے باتیں کر رہا تھا۔ کچھ دوسرے لوگ بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ جو دینی مسائل اور مسائل اور تمام کے بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ اس وقت ایک بلند قامت شخص پہنچا جس کا رنگ گتھی تھا۔ امام علیہ السلام کو معاذم کہنے کے بعد اس نے کہا یا بن رسول اللہ! میں آپ کا اور آپ کے آباء و اجداد کا شیعہ اور چاہنے والا ہوں۔ مسافر حج سے واپس آ رہا ہوں۔ میرے پاس جو قسم قرار دیا ہو سکتے تھے غمی گم ہو گئی ہے۔ آپ میری کچھ امداد فرمائیے۔ تاکہ اپنے گھر تک پہنچ سکوں

۱۔ قرأت الادراقی و دین مجتہد موسوی بحر اشیر مشرف ج ۱ ص ۱۱۱

لیکن کیوں کہ خداوند تعالیٰ نے تمام ضروریات زندگی سے مجھ کو نوازا ہے۔ اور اگر کام میں ایک خوشحال انسان ہوں ہوں اپنا مقصد کا بھی مستحق نہیں ہوں۔ دین حق رقم آپ مجھے سال فرمائیں گے میں اسے گھر میں لے کر آپ کی طرف سے صدقہ کر دوں گا۔ امام نے فرمایا بیٹھو۔ خدا تمہیں معاف فرمائے۔ امام پھر لوگوں سے بات کرتے گئے۔ یہاں تک کہ جب سب لوگ چلے گئے۔ صوفی میں (سید بن مرہ) سلیمان جعفری ختم سوار و شخص بیٹھے رہ گئے۔ حضرت علی ابن موسیٰ الرضاؑ فرمایا میں تھوڑی دیر کے لئے اندر جانا چاہتا ہوں سلیمان نے کہا بسم اللہ۔ آپ گھر میں شریف سے گئے تھوڑی دیر بعد واپس آئے تو دروازہ بند کر کے اس کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ اپنا ہاتھ باہر نکال کر فرمایا خراسانی کہاں ہے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ امام نے فرمایا اب دوسرے سامنے اخراجات کے لئے لو میری طرف سے صدقہ فی سہ دینا۔ البتہ یہاں سے ابھی چلے جاؤ۔ تاکہ نہ میں تمہیں دیکھوں اور نہ تم مجھے۔ خراسانی ہلکا گیا تو امام علیہ السلام با تشریف لائے۔ سلیمان نے عرض کیا میں آپ پر قسم بان ہو جاؤں آپ نے اس شخص پر کرم فرمایا اور اس کو کافی مقدار میں رستم بھی بخشا۔ لیکن آپ دروازے کے پیچھے کھڑے کیوں ہو گئے تھے؟ آپ نے جواب دیا کہ میں اس کی حاجت پوری کر کے اس کے چہرہ پر ظاہر ہونے آثار شرمندگی کو نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ چونکہ ہر سوال کرنے والا وقت سوال شرم و حیا محسوس کرتا ہے کہ کیا تم سے پیچھے اسلام کی حدیث نہیں سنتی؟ (المستذیان حصہ ۱.....) لیکن اگر کوئی شخص کا رمبر لوشیہ انجام دے گا تو اس کو ضرورت کے برابر ثواب ملے گا۔ اگر کوئی انکار اور ظاہری طور پر گناہ کرے تو خدا کے نزدیک ذلیل و خوار ہو گا۔ لیکن اگر کسی سے گناہ سرزد ہو اور وہ چھپا رہے ہو اسے خدا بخش دے گا۔ کیا تم نے یہ قول نہیں سنا؟

(یعنی آقا و مہمانان) یعنی جب میں اس سے سوال کرتا ہوں تو کبھی شرمندہ نہیں ہوتا پڑتا بلکہ اپنے اہل و عیال کے پاس سرخود واپس آتا ہوں۔

۲۲۔ امام زین العابدین اور محتاجوں کی پرورش

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب میں امام زین العابدین غسل دے رہا تھا تو قرص میں سے کئی آپ کے زانو اور پاؤں مبارک پر گھسے گئے نشانے دیکھے۔ اچانک ان کی نظر امام کے شانہ پر پڑی تو دیکھا کہ وہاں بھی نشانے پڑے ہیں۔ ان لوگوں نے امام محمد باقر سے عرض کیا کہ آپ کے والد ماجد کے زانو اور پلے مبارک پر جو نشان ہیں وہ تو یقیناً طہر لالی سجدہ کرنے کی وجہ سے ہیں لیکن یہ شانہ پر کیسے نشان ہیں امام نے فرمایا کہ اگر ان کی زندگی میں تم یہ سوال کرتے تو میری بدبختی کوئی روز ایسا نہیں گذرتا تھا کہ میرے باقی القدر و مجبور اور بے نوا لوگوں کو میرے کرتے ہوں رات کو جب سب کھانا کھاتے تو باقی کھانا ایک کمرہ میں الگ رکھ دیتے تھا اور صبح کے سو جانے کے بعد گھر سے نکلتے۔ جو لوگ باقی عورت کی وجہ سے سوال نہیں کر سکتے اور شکر کرتے ہوتے (انہیں وہ کھانا تقسیم کرتے تھے۔ ان لوگوں کو یہ بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ ہمارے لکھنے والا اللہ والا کون ہے یہاں تک کہ خود امام کے گھر والوں کو میں اس بات کا علم نہ تھا۔ صرف میں جانتا تھا۔ امام یہ جانتے تھے کہ ہمیں راز میں صدقہ دینے والوں کی جہت اسلئے آپت رکھ کر فرماتے تھے کہ (ان صدقہ اللہ السسر تطلق) صدقہ جسے کہ کسی پر ظاہر کرنے سے خدا کی ناراضگی ختم ہو جائے۔ جس طرح آگ کو باقی بجھا دیا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی داہنے ہاتھ سے صدقہ دے تو اس طرح دے کہ

بائیں ہاتھ کو اسلئے بھی نہ چھو (یعنی صدقہ اس طرح چھپ کر دے کہ کسی کو خبر نہ ہو)

۲۳۔ صدقہ دینے سے زرق زیادہ ہوتا ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے بیٹے محمد سے فرمایا کہ مینا گھر کے اخراجات سے کتنی رقم بھی ہے۔ بیٹے نے جواب دیا چالیس دینار۔ امام نے فرمایا اسے جا کر صدقہ کر دو۔ محمد نے کہا پھر ہمارے پاس کچھ نہ بچے گا صرف یہی چالیس دینار ہیں۔ امام نے فرمایا تم اسے صدقہ کر دو۔ خداوند تمہیں اس کا ثمر و اجر دے گا۔ پھر فرمایا (ما علمت ان تکل شئ مفتاح مفتاح السموات الصدقات) یعنی ہر چیز کی ایک کنجی مفتوحی ہے اور زرق کی کنجی صدقہ ہے۔ پس ان چالیس دیناروں کو صدقہ کر دو۔ محمد نے حکم امام پر عمل کیا اس واقعہ کو دس دن میں گذرے تھے کہ چار ہزار دینار امام کو ملے۔ امام نے دیا کہ بیٹا تم سے راضی ہیں چالیس دینار دینے لگے۔ پس نے ان کے بدلے میں چار سو دینار دینا عطا کئے ہیں۔

۲۴۔ شتر و اجنت

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ انصار کے کچھ لوگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کے بعد زمین کیا۔ یا رسول اللہ ہماری ایک حاجت

لے سفینۃ البحار ج ۲ صفحہ ۲۴

لے کافی جلدیم مینا

ہے۔ آپ نے فرمایا کیا ہے ؟ عرض کیا ایک بڑی درخوار ست ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو کچھ وہ بیان کرو۔ ان لوگوں نے کہا ہم یہ جانتے ہیں کہ آپ ہمارے جنت میں جلتے کی نمائندگی کر دیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور کس چیز سے زمین پر خطا سمجھنے لگے۔ بتواری و بعد سر اٹھا کر فرمایا۔ میں ہتھاری جنت کا قاضی ہوں بشرطیکہ تم کسی سے کوئی سوال نہ کرو۔ انصار نے اس کے بعد طے کر لیا کہ کسی سے سوال نہ کریں گے۔ اور اس طرح علیؑ کیا کہ اگر سفر کرتے ہوئے گھوڑے سے ملان کا تازیانہ گر جاتا تو سب ال کے عورت کسی سے نہ مانگتے۔ بلکہ خود گھوڑے سے اتر کر اٹھاتے تھے یہاں تک کہ اگر دسترخوان پر کھانا اٹھاتے ہوئے پانی کی بند پڑ جاتی تو کسی دوسرے شخص سے پاس پانی ہوتا اس سے طلب نہ کرتے۔ بلکہ خود اپنی جگہ سے اٹھ کر پانی پیتے تھے۔

۲۶۔ اس دُعائیں تجب خیر اثر تھا

جناب یونس نے تین سال تک اپنی قوم کو تبلیغ کی لیکن سوائے دو آدمیوں کے کوئی ایمان نہ لایا۔ ایک عاب تھا اس کا نام یلیفایا تھا تو تھا۔ دوسرا عالم تھا۔ اس کا نام رومیل تھا۔ ان کے جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ خداوند عالم نے وعدہ عذاب کرنے کے بعد کسی قوم سے اپنا عذاب دو دن نہیں کیا۔ مگر قوم یونس وہ قوم تھی جس کے لئے عذاب کا وعدہ ہو چکا تھا لیکن نازل نہیں ہوا۔ جناب یونس نے انہیں ہر چند دعوت اسلام دی مگر انہوں نے ایک نہ سن جناب یونس نے سوچا کہ ان کے لئے بد دعا کریں۔ عابد نے بھی اس بارے میں آپ کو مشورہ دیا۔ لیکن رومیل عالم نے منع کیا اور کہا خداوند عالم آپ کے دعا قبول تو کرے گا۔ مگر وہ یہ نہیں چاہتا کہ اپنے بند کو ہلاک کر دے۔ آخر یونس

نے عابد کے مشورے پر عمل کیا اور اپنی قوم کے لئے یہ دعا کی۔ وہی ہوئی کہ نازل دن نکلان وقت عذاب نازل ہوگا۔ جب عذاب نازل ہونے لگا اس نے اپنی قوم جناب یونس عابد کو ساتھ لے کر شہر سے باہر چلے گئے لیکن رومیل شہر سے باہر نہ نکلا۔ عذاب کے نازل ہونے کا وقت آگیا۔ ان کا نظارہ ہونے لگے۔ قوم یونس پر نشان ہوئی کہ کیوں کہ جناب یونس کو بہت تلاش کیا مگر وہ نہ ملے رومیل نے ان سے کہا کہ اگر یونس نہیں تو تم خدا سے پناہ مانگو۔ گریہ و زاری کرو۔ شاید خدا تم پر رحم کرے۔ لوگوں نے اس سے پوچھا ہم کیسے پناہ مانگیں۔ رومیل نے بچو دیر غور و فکر کے بعد کہا دو دھچکے والوں پر ان کو ان کی مائدہ سے جدا کرو۔ یہاں تک کہ اونٹ۔ بھینس۔ بکری اور کھٹے سب کو ایک دوسرے سے جدا کر دو۔ اور شہر چھوڑ کر سب لوگ سمرا میں چلے جائیں اور روڑ کر یونس کے خدا سے جو زمین و آسمان اور بڑے بڑے دربار غرض ہر شے کا مالک ہے طلب عفو و بخشش کرو۔ لوگوں نے رومیل کے کہنے کے مطابق عمل کیا تو قوم کے کئی سیدہ افراد اپنے چہرہ کو زمین پر رکھ کر رو رہے تھے۔ قوم کے ساتھ حیوانات کی بھی آواز بلند ہوئی تھیں اور حلوں کو ہر ماں تھا کہ جنگل کے درخت بھی ان کے ساتھ رو رہے ہیں رحمت پروردگار عالم ان کی طرف مائل ہوئی۔ عذاب ہونے ہونے ٹھک گیا اور پہاڑوں کی طرف ہل گیا۔ عذاب کا نازل نہ ہونے کے بعد جناب یونس شہر کی طرف آئے تاکہ وہ جیسے کہ قوم کس طرح ہلاک ہوئی ہے مشہر کے قریب پہنچے تو دیکھا لوگ حسب معمول زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کچھ لوگ کھیتی باڑی میں مشغول ہیں۔ ایک شخص جناب یونس کو نہیں پہچانتا تھا۔ اس سے آپ نے پوچھا کہ قوم یونس کس عالم میں ہے۔ اس نے جواب دیا یونس نے اپنی قوم کے لئے بد دعا کی تھی۔ خداوند عالم نے ان کی دعا قبول کر لی اور عذاب نازل کیا۔ لیکن

وَنُوحًا إِذْ جَاءَ بِجُذُوعِ النَّارِ فَسَدَّ وَجْهَهُ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِ لُوطًا بِمَا كَانِ يَفْعَلُ ۚ
 ۝۱۰۸
 ان پر رحم کیا اور اپنا عذاب ان سے دور کر دیا۔ اور دلوں کے مفسدین کے تلامذہ
 میں ہیں۔ تاکہ ان پر ایمان لا لیں۔ یہ سن کر جناب یونس کو غصہ آیا۔ وہ اس سے کہہ
 دیا کہ کھڑ جاؤں گے۔ چنانچہ خداوند عالم نے جن جناب یونس کو اپنی قوم پر یہ ہم
 ہونے کی داستان اس آیت میں بیان کی ہے وَذُ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اذْهَب ...

فخر علیہ) جناب یونس جب دریا کے پاس پہنچے لو کہتے ہیں کہ چلتے ہوئے
 دیکھیں لوگوں کے نقش میں سوار میرے کی خواہش کی کوئی نشانہ نہ دکھائی دے گا اور
 سوار جو گئے کبھی نہیں پہنچے گا، جب دریا کے بیچ میں پہنچے تو خدا تعالیٰ نے چھپا کر
 منشی کی طرف جانے کا حکم دیا تو منشی پہلے منشی بن گئے فیض ہوتے تھے، لیکن جب
 چھپا کر نہ دیکھا تو غم کی وجہ سے پیچھے چلے گئے پھل پھران کی طرح آئی، لوگوں
 نے کہا ہم یہ سہ کوئی ناصر امامت ہے، قرآن خدا کی کتاب ہے، جس کے نام قرآن
 ہوگا اسے اس چھپا کر باخبر فرادیں، قرآن خدا تعالیٰ کی کتاب ہے، جس کے نام قرآن
 نکلا۔ لوگوں نے انہیں دریا میں ڈال دیا اور انہیں نکلتا دھو دھلیما

بجمل سید بنس کہ پوچھ گئی اور وہ اپنے نفس پر غرور کر رہے تھے۔ روایت ابی
الاحرار روایت ہے کہ امام محمد اطرطیہ الشامی نے قریبا اتر گزرتو تین روزہ تک
پچھلی کہ پوچھ میں رہے۔ دیرالوں کہ تاریک میں خدا کو بیکار قیاس مانتے تھو
کہ دعا قبول کی وصادی فی الخسائت۔ . . (المعنیین) (مفسر)
حضرت بنس نے تاریکوں میں دعا کی دینا اب بنس تین تاریکوں کے دینا تھا۔
والتاریکی شکرماتی ۱۶ تاریکی شب دس تاریکی دیرام کہ پورہ دھار!
تیرے غلام کو کھلا نہیں ہے تیری ذات پاک و پاکیزہ ہے۔ میں ظالموں میں
سے ہوں جسے تیرے تاریکی دعا قبول کی اور ان میں اس پر خدائی سے نجات دی

اور ہم اس طرح حرمین کو نجات دیتے ہیں چھٹی نے جناب ابوشکر کو دریا کے کنارے ساحل پر لڑاؤ دیا جو کہ جناب ابوشکر کے جسم کے تمام بال گر گئے تھے اور کھال نازک ہو چکی تھی لہذا خدا نے ان کے لئے ایک درخت کو پیدا کر دیا تاکہ وہ اس درخت کے سائے میں رہیں اور حرارت آفتاب سے محفوظ رہیں اس وقت ابوشکر برابر سوجھ و قدح میں غرق رہے تھے یہاں تک کہ ان کی کھال اپنے اصل حالت پر آگئی۔ خدا نے ایک کیر کے (دیکھ) کو حکم دیا کہ وہ درخت کے دروازہ پر کھائے سال نے جب دیکھا لیا اور درخت خشک ہو گیا۔ درخت کے خشک ہونے کا ابوشکر کو بہت افسوس ہوا۔ خدا نے فرمایا ابوشکر! کیوں اسے رنجیدہ ہو۔ آخر کیا ہوا؟ ابوشکر نے عرض کیا بھائی اس درخت سے بہت آرام تھا تو نے اسے بھی کھینک کر لے کر خدا بنا دیا، اور یہ خشک ہو گیا۔ خدا نے فرمایا ابوشکر! تم اس درخت کے خشک ہونے پر اسے فریاد و رنجیدہ ہو رہے ہو حالانکہ تم نے خود اسے لنگھایا تھا اور نہ ہی پانی دیا تھا اور نہ کو اس کے سائے کی ضرورت نہ رہی نہ تیرا فی ٹوٹا۔ اس درخت کی کوئی اہمیت بھی نہ رہتی۔ لیکن تم کو ہزاروں بے بس لوگوں پر رحم نہ آیا۔ تم چاہتے تھے کہ ان پر خدا نازل ہو۔ اب انہوں نے توبہ کر لی ہے۔ تم ان کے پاس جاؤ۔ ابوشکر اپنی قوم میں واپس آئے۔ سب لوگ ابوشکر کے پاس آئے اور ان پر ایمان آئے۔

۲۷۔ دُعا کیوں دیر میں قبول ہوتی ہے؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز حضرت
ابراہیمؑ کو وہ بیت المقدس کے اطراف میں کسی چراگاہ کا گلشن میں بھر
رہے تھے کہ وہ اپنی بیٹی چلائی۔ اچانک ایک آواز سنائی دی۔ دیکھا تو

ایک بلند قامت انسان نماز پڑھتا ہوا نظر آیا۔ جناب ابراہیم نے اس سے پوچھا۔

ابراہیم: تم کس کے لئے نماز پڑھ رہے ہو؟

مرد: پروردگار کا۔ تم سامان کے لٹے پڑے ہو۔

ابراہیم: تمہارے غمزدہ ایک باہمیست کوئی موبو ہے؟

مرد: نہیں۔

ابراہیم: تم اپنے کھانے کا بندہ دست کہاں سے کرتے ہو؟

مرد: ایک درخت کی ٹہنی اشارہ کرتے ہوئے اس درخت کے پھل کھاتا ہوں اور سردی کے لئے ذخیرہ بھی کر لیتا ہوں۔

ابراہیم: تمہارا گھر کہاں ہے؟

مرد: ایک پہاڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہاں اس پہاڑ کے پاس۔

ابراہیم: تم مجھے ایک شب اپنا جہان بتا سکتے ہو؟

مرد: میرے گھر کے راستے میں پانی ہے۔ اور اس سے گذرنا بہت مشکل ہے۔

ابراہیم: تم خود کیسے گزرتے ہو؟

مرد: میں پانی کے اوپر سے گذر دیتا ہوں۔

ابراہیم: سب باتیں کچھ بڑی۔ شاید خداوند عالم بھی اس سے گذر کرے۔

یہ سن کر اس نے ابراہیم کا ہاتھ پکڑا اور دونوں پانی پر سے گذر گئے۔

جب گھر پہنچے تو ابراہیم نے سوال کیا۔

ابراہیم: سب سے بڑا دن کون سا ہے؟

مرد: روز قیامت۔ کہ خداوند عالم اس دن لوگوں کو ان کے اعمال کی جسوا دستہ دے گا۔

ابراہیم: کتنا اچھا! وہاں کہ تم دونوں کی مدد کا کریں کہ خداوند تعالیٰ تمہیں اس دن کے لئے محفوظ رکھے۔
مرد: دعا کیوں کرتے ہو؟ خدا کی قسم تین سال ہو گئے ایک دعا کار! ہوں مکتوبات تک قبول نہیں ہوئی۔

ابراہیم: میں بتاؤں تمہاری دعا کے مستجاب ہوتے ہیں کیوں تاخیر ہوئی؟
اس نے بڑے خداوند عالم کی مانند کے کو دوست رکھنا ہے تو اس کی دعا قبول کرنے میں تاخیر کرتا ہے۔ تاکہ اس کا بندہ مناجات کرتا رہے۔ اور اس سے ملتا رہے کیونکہ وہ اس کی مناجات کو دوست رکھتا ہے۔ لیکن اگر خدا کسی بندے سے غافل ہو جائے تو وہ کوئی چیز طلب کرتا ہے تو خدا اس کی دعا عمل قبول کرتا ہے۔ یا اس کے دل کو اس حاجت سے روگردان کر کے مایوس کر دیتا ہے تاکہ وہ دوبارہ اس چیز کی درخواست نہ کرے۔ پھر پوچھا تمہارا حاجت کیا تھی؟

مرد: تین سال قبل بکریوں کا ایک گڈ تھا اس سے گنڈا۔ اس کا گھبرانے ایک خوبصورت جوان تھا۔ اس کے دونوں شانوں پر اس کی ٹانگیں پڑی ہوئی تھیں۔ میرے اس سے پوچھا کہ بکریوں کی کس کی ہیں تو اس نے جواب دیا کہ ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں۔ اس وقت میں نے دعا کی کہ خدا یا اگر روئے زمین پر میری کوئی غلیل اور دوست ہے تو اس سے میری کئی ملاقات کرا دے۔

۱۔ روز قیامت کے روز ابراہیم نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ میں نے ایک گڈ سے ملاقات کی۔ وہ میری تمام غلیلوں کے خیر خواہ تھے۔

ابراہیم، خدا نے تیری دعا قبول کی۔ میں ہی ابراہیم علیہ السلام ہوں۔

وہ مرد اپنی جگہ سے اٹھا اور جناب ابراہیم کی پٹے سینے سے لگا لیا۔ انا محمد صاف علیہ السلام نے فرمایا۔ جناب پیغمبر اسلام رسالت و نبوت پر مبعوث ہوئے تو آپ نے لوگوں کو خدا کے حکم کرنے کا حکم دیا۔

۲۸۔ دُعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟

ایک روز ابراہیم آدمی لہو کے بازار سے گزر رہا تھا۔ لوگ ان کے گرد و پیش جمع ہو گئے اور کہا: ابراہیم! تم خداوند عالم نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ (۱) دعوٰی استجب لکم! مجھ سے طلب کرو تو میں تم کو دل دے گا۔ ہم اس سے طلب کرتے ہیں۔ لیکن ہماری دعا قبول نہیں ہوتی۔ ابراہیم نے جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے دل میں چرزدن کی وجہ سے مردہ ہو گئے ہیں۔ انہار سے دعاؤں میں مدد و مغانیب تمہارے دل پاک و پاکیزہ نہیں ہیں) لوگوں نے پوچھا وہ وہ تو سچ پتیر کیا ہیں؟ آپ نے کہا:-

- (۱) تم لوگوں نے خدا کو سپنا ناگمر اس کا حق انہیں کیا۔
- (۲) قرآن مجید کی تلاوت کی لیکن اس پر عمل نہ کیا۔
- (۳) یتیم پرستہ جنت کا ڈھونڈنا لیکن ان کی اولاد کے ساتھ دشمنی کی
- (۴) شیطان سے دشمنی کا دھوکا لیا لیکن اعمال بن تم شیطان کے پیروار اور شریک ہو۔
- (۵) تہمت میں جا کر تہمتیں رکھتے تھے۔ لیکن کوئی عمل بھی ایسا انجام نہیں

۷۲۔ ہمارا تاور علیہ السلام

دیتے جو ہمیں جنت میں لے جاسکے۔

(۶) تم نے کہا کہ آتش جہنم سے تم ڈرتے ہیں۔ لیکن تم نے اپنے من کو آتش میں ڈال دیا۔

(۷) دوسروں کی عیب جوئی میں مشغول ہو گئے اور اپنے عیب کی طرف نظر نہیں کیا

(۸) تم نے کہا کہ دُعا کو دست بنیں رکھتے۔ دنیا سے بغض و متن و کادھوں کی حرام اور دُعا کی بنا پر مال دنیا کو مانع بھی کرتے ہیں

(۹) موت کا افسار کر کے ہو لیکن مرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے۔

(۱۰) تم نے مردوں کو دُعا کر دیا لیکن ان سے عبرت و نصیحت حاصل نہ کی۔ یہی دس اسباب ہیں جو تمہاری دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا باعث ہیں۔

۲۹۔ بلند مقامی

دوسری حیوۃ الیوان میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر اسلام نے سفر کے دوران ایک شخص سے ملاقات کی اور اس کے نہان ہوئے۔ اس نے آپ کی پوری پوری خفاست کی۔ وہاں سے چلے وقت آپ نے اس سے فرمایا۔ اگر تم مجھ سے کچھ چاہتے ہو تو بزم و ناگزین کیا کہ تمہاری مراد پوری ہو۔ اس نے کہا خدا سے دعا کیجئے کہ مجھے ایک اوتھ عطا کرے۔ جس پر میں اپنے غریب و ناتوانوں کو سفر کر سکوں اور چرند گوشت جن کے دودھ سے میں استفادہ کر سکوں۔ پیغمبر اسلام نے اس کے لئے دعا کی۔ پھر اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کاش اس شخص کی ہمت بھی مجھ جیسا ہو۔ اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کاش اس کے لئے دنیا کا نفع

۷۳۔ روایات لغز ابراہیم
مجموعہ کے لغز معنی پوری طور پر ہے۔

ان کی ان حد سے طلبہ کرسوں۔ اصحاب نے عرض کیا، بنی اسرائیل کی ضعیفہ کا کیا
تقصیر ہے پیغمبر نے فرمایا کہ جب جناب موسیٰ بنی اسرائیل کے ساتھ مصر سے
شام کی طرف جانا چاہا تو راستہ بھول گئے۔ بہت جھوٹے گمراہ پتے چلائے۔ تو حضرت
موسیٰ دوسرے گمراہ پتے کی طرح پھرنے پریشانی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اپنے اسکا
کو تھک کر کے پوچھا کہ تم لوگوں نے مجھ کو کون سے کوئی وعدہ تو نہیں کیا ہے، مگر اگر
ہم اس شہر سے چلے جائیں تو وعدہ خلافی ہو، تو گولہ تیرے جواب دہا ہوں، ہم نے اپنے
آباد اجداد سے سنا کہ جب جناب یوسف کا انتقال ہوا تو انہوں نے مہر دلوں
سے خواتین لیں کہ جب تم لوگ شام جانا تو میرا جنازہ ساتھ لیتے جانا اور میرے
باپ یعقوب کے پاس دفن کر دینا۔ ہمارے اجداد نے قبول کر لیا تھا۔ جناب موسیٰ
نے فرمایا کہ میرا پس چلو اور اپنا وعدہ پورا کر دو۔ ورنہ اس پریشانی سے کہیں
نجات نہیں پاسکتے۔ تمام لوگ مصر واپس آئے۔

جناب موسیٰ نے جس سے بھی قبر جناب یوسف کے متعلق پوچھا اس نے اطلاع نہ
ہونے کا اظہار کیا کہ سنئے تیرا کہ ایک بوڑھی عورت ہے وہ کہتی ہے کہ میں جانتی
ہوں یوسف کی قبر کہاں ہے جناب موسیٰ نے اس عورت کو بلوایا کہ جب جناب موسیٰ
کا آدمی اس عورت کے پاس پہنچا اس واسطے کہ حیدری تو اس نے کہا کہ موسیٰ سے
کہنا اگر میرے علم کی ضرورت ہے تو میرے پاس آؤ کیوں کہ تمنا فاضلے علم ہیں
ہے۔ یہ پیغام جب جناب موسیٰ کے پاس پہنچا تو اس کی تصدیق کیا اور اس کی
منہ دہی پر تعجب کیا۔ پھر خود اس عورت کے پاس آئے اور جناب یوسف کی قبر
کے بارے میں پوچھا۔ عورت نے جواب دیا۔ موسیٰ علم ایک قیمتی چیز ہے۔ کہنی
سال سے میں بڑے اپنے سینے میں چھپا رکھا ہے۔ میں اس وقت تجھیں بتاؤں گی
جب تم میری تین باتیں مان لو گے۔ جناب موسیٰ نے فرمایا اچھا جی میں بیان کرو

اس عورت نے کہا اول تو یہ میری جوانی بلیٹ آئے۔ دوسرے یہ کہ تم مجھ
سے عقد کر دو۔ تیسرے آخرت میں میں تجھے تہاڑی ہنسی کا شریف ملے جنتی موسیٰ اس
عورت کی بلی ہنسی پر چونکہ اپنی ان خواہشات سے دنیا و آخرت کی سعادت چاہتی
تھی، تعجب کرنے لگے اور وعدے دے دیا۔ تو اس عورت کی تمنوں دعائیں پوری
ہوئیں۔۔۔ اس وقت اس عورت نے جناب یوسف کی قبر کے بارے میں یہ بتایا کہ
جب یوسف کا انتقال ہوا تو مصر لوگوں نے ان کی قبر کے بارے میں اختلاف کیا۔
برقیہل جانتا تھا کہ یوسف کی قبر ان کے محلہ میں ہے۔ اختلاف اتنا بڑھا کہ قریب تھا
تلوار میں چلے گئیں۔ اختلاف دو درختوں کے لئے پایا کہ یوسف کا جسم ایک ثابت
بلوری میں رکھ کر اس کے سوراخ بند کر دیئے جائیں اور دیارے مصر میں دفن کر
دیا جائے۔ تاکہ شہر مصر کا پانی قبر کو بھرتے دیکر اسے گزرے اور ہم جگہ پہنچے۔
تاکہ سب لوگ ان کی قبر کے فیض سے استفادہ کریں۔ پھر جناب موسیٰ کو ان کے
قبر دکھائی جناب موسیٰ نے وہاں سے اہلوت جناب یوسف کو نکال کر بیت المقدس
سے چھ فہرستہ دو روزہ جگہ خلیل مقدس کے نام سے شہر سے قبر جناب یعقوب کے
سامنے جناب ابراہیم کے پاس دفن کر دیا۔

۳۰۔ سلمان فارسی کس چیز سے ڈرتے تھے

صلوٰہ بن ابی نفوس کہتے ہیں کہ سلمان فارسی جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے
تو سعدان کی عادت کے لئے گئے سلمان روئے لگے۔ سعد نے پوچھا کیوں مل
رہے ہو؟ سلمان نے جواب دیا کہ میں دنیا کو لانا اور اس کی محبت میں نہیں رو
ہا ہوں بلکہ اس لئے رونا ہوں کہ پیغمبر اسلام نے ہم سے عبدلیا تھا کہ ہم لوگ
اس دنیا سے صرف اتنا خوش سفر اختیار کریں جس طرح کسی سوا کو ایک جگہ سے

اور فراد کر رہے تھے جب مسلمان بھی اپنی جگہ سے اٹھے کھال کو اپنے دوش پر
پر لٹکا لیا ایک ہاتھ میں ٹوٹا اور دوسرے ہاتھ میں عصا کے کرفی خوف و ہراس کے
راہ نجات اختیار کی اس وقت کہتے جاتے تھے کہ ایسے پرہیزگار اور کم مایا لوگ
جو دنیا سے محبت نہیں رکھتے روز قیامت نجات پائیں گے۔

۳۱۔ امام حسن مجتبیٰ کیوں رو رہے تھے؟

حضرت علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد سے نقل کیا ہے
کہ امام حسن مجتبیٰ کی وفات کے وقت جو لوگ موجود تھے انہوں نے آپ کو روٹے
دیکھا تو عرض کیا یا ابن رسول اللہ! آپ رو رہے ہیں۔ حالانکہ آپ کو پیغمبر سے
نسبت حاصل ہے اور آپ کے مقام و مرتبہ کی پیغمبر نے تعریف کی ہے۔ اور
آپ نے بیعتناج عیدل کئے۔ اور اپنا امام مال تین مرتبہ راہ خدا میں تقسیم کر دیا۔
اور اس طرح تقسیم کیا کہ ان عیسائیوں میں سے ایک اپنے لئے رکھی اور دوسری راہ خدا میں
تقسیم کر دی۔ تو امام نے فرمایا (ابھی حلول المظلم و خرافات الاحباب) کہ میں
مظلم کے خوف سے اور دوستوں کی بددلی پر رو رہا ہوں۔ غلام مجلس نے ہمارے
الانوار میں لکھا ہے یہ مطلع سے حضرت کی مراد روز قیامت عدل الہی کے سامنے
مختلف قسم کی گرفتاریوں میں مبتلا ہو کر جو انسان برسرِ موت کے بعد وارہ ہوتی ہیں
کھڑا ہونا ہے۔

۳۲۔ حقیقی خوف گناہوں سے روکتا ہے

جناب ابو جعفر ثمال نے نقل کیا ہے کہ امام زین العابدین نے فرمایا
کہ ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ شنی برسوار بیٹھا طوفان کی وجہ سے کشتی ٹوٹ

دوسری جگہ جانے تک کسی چیز کی ضرورت نہ تھی۔ اب میں اس لئے رو رہا ہوں کہ
کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں اس زلزلے سے زیادہ میں نے تعریف نہ کیا ہو۔ محدث نے کہا
اس وقت میں نے مسلمان کے کوئی چاروں طرف دیکھا تو صرف ایک لٹا ایک
بیٹا اور ایک طشت نظر آیا اور کچھ نہ تھا۔

جب جناب مسلمان کو مراثی کا رزق نہ بنا کر پیچھا کیا تو اپنے گھر سے برسوار ہو کر
تہا پہل دینے۔ ملائے کے ٹولوں کو بلا ملائے کی پکی خدمت کا حاکم جس کا نام مسلمان
فنا کر رہا ہے یہاں آ رہا ہے۔ ہر ایک کے لوگ استقبال کے لئے سہ راہ ہو کر کھڑے
ہو گئے۔ کچھ دیکھ کر گزرتی گزرتی آیا۔ یہاں تک کہ دیکھا کہ کشتی کدے سے برسوار ہے
اور شہر کی طرف آ رہا ہے۔ اس سے پوچھا تم سے میری حاجت کی ملاقات کہاں ہوگی
تھی؟ تو مسلمان فارسی نے پوچھا میرا شہر کون سا ہے تو چوڑا مسلمان فارسی جو کہ پیغمبر
اسلام کے صحابہ میں سے ہے۔ مسلمان فارسی نے جواب دیا کہ امیر کو تو نہیں جانتا
البتہ مسلمان فارسی میں ہی ہوں۔ یہ سنا کر سب نے بچہ اتر آئے اور اپنے اپنے
گھر سے جناب مسلمان کی خدمت میں پہنچ کر رہنے لگے جناب مسلمان نے کہا میرے لئے
یہ گدھا ہی بہت ہے۔ پھر شہر پہنچے تو لوگوں نے درالامارہ میں سے جانا چاہا جناب
مسلمان نے منع کر دیا اور کہا کہ میں یہ نہیں ہوں کہ درالامارہ میں ہو کر رہوں ایک
دکان کرایہ پر نہ کر اس کا پناہ مسکن بنایا اور لوگوں کے درمیان حکومت کر سکو گے
ان کے ضروریات زندگی میں ایک کھال تھی جس پر وہ بیٹھتے تھے ایک لونا طہارت
کے لئے دیکھو یہاں نہ اور ایک عصا بھی ساتھ لائے تھے۔ اس پر راستے میں تکبیر
کرتے تھے

اتفاق سے ایک روز شہر میں تردد سے سب سب لاپتہ ہو گئے۔ تمام لوگ اپنے
مال و دولت۔ بیوی بچوں اور اپنی جان کے خوف سے آشفستہ و پریشان تھے اور

چیز ہے جس نے تمہارے غصہ کے کو مریں کے ہاتھ میں متغیر کر دیا ہے میں نے
 عرض کیا کہ خدا کی قسم میں ان کے متوقوہ اور ان کے اعتقاد کی حقیقت کو سمجھتا ہوں۔
 لیکن میں دُرُا ہوں کہ کہیں اعدائے مشرک ہو جاؤں اور لوگ مجھ پر غم نہ کریں۔
 امام نے جواب میں فرمایا کہ کیا تم نہیں مانتے ہو کہ تیب و دو مین ملاقات کے وقت
 معاشقہ کرتے ہیں تو ان کی دو انگلیوں کے درمیان مذکر علفت سے ستورائیں نازل ہوتی
 ہیں ان میں سے نثار سے رائیں اس کو طعن میں ہوا ہے برابر دُور کو زیادہ دوست
 رکھتا ہے۔ اور اگر غوطہ سے وہ ایک دوسرے کو لوسہ دیں تو آسمان سے آواز
 آتی ہے کہ تمہارے گناہ بخش دیئے گئے۔ اور جب آپس میں راز کی باتیں کرتے
 ہیں تو ملائکہ مائل اور کاتبانِ کلام آپس میں کہتے ہیں کہ ہم کون سے دور ہو جاتا
 چاہیے کیونکہ ممکن ہے کہ یہ لوگ کوئی ایسی راز کی بات کریں جو نہ تمام پہنچے، شکار
 نہ کرنا چاہتا ہو

حضرت کی گفتگو سب پران کہتے ہیں قرین نے عرض کیا کہ وہ فرشتے ہو جنوں
 کی باتیں سنتے ہیں پھر اگر وہ دور ہو جائیں تو ممکن ہے کہ باتیں زمین پائیں اور پھر
 کھڑکی میں سے سن گئے حالانکہ اندر رہا ہے۔ (بہ فظ من قول عقلی)
 بہ کوئی فظ بھی زبان پر بار نہ نہیں ہوتا مگر یہ کہ دونوں رقیب و عقیدہ اس کے
 لکھنے کے لئے آمادہ رہتے ہیں میری بات سنکر حضرت نے تعویذی دیر کے لئے
 مرتبہ کالیا پھر عرض کیا تو آپ کی آنکھوں سے اشک جاری تھے۔ آپ نے فرمایا
 کہ اسحق! اگر ان لکھیں تو خداوند عالم کو تمام مسزدا اسرار کو جانتا ہے وہ
 سب کچھ مانتا اور جانتا ہے۔ اسحق خدا سے اس طرح ٹکد کہو یا تو اسے دیکھ
 رہے ہو۔ اور اگر اس میں شک کرو کہ وہ مجی تمہیں دیکھ رہا ہے تم کا غصہ ہو
 جاوے گا۔ اور اگر تمہیں یقین ہو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے مگر پھر بھی گناہ نہ کرو تم

نے خدا کو تمام ناظرین سے حقداریت سمجھا کیوں کہ خدا دیکھ رہا ہے تم اس کی
 معصیت کر رہے ہو اور تمہیں شرم نہیں آتی قصداً اللہ عذب الذالین علو کیل

۳۴ حضرت علی کی راتیں کیسی گزرتی تھیں

حسین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک رات میں اور ان کے اپنے گھر کے سامنے سو رہے
 تھے رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد ہم نے امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کو
 دیکھا کہ حیران و پریشان ہو گئے ک طرف دروازہ پر ہاتھ رکھے ہوئے یہ آیت پڑھ
 رہے ہیں اے رب فی خلق السموات والارض (جس) پڑھتے پڑھتے یہ آیت پڑھ
 گئی کہ تیسے بے غوش ہو جائیں پھر مجھ سے فرمایا حسب! تم سو رہے ہو یا جاگ
 رہے ہو میں نے عرض کیا انا نہیں جاگ رہا ہوں آپ اس طرح لگے۔ و زاری
 کر رہے تھے۔ اب ہم کیا کریں؟ اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے اشک
 جاری ہیں اور سحر سے فرمایا ان اللہ موففا (شعی برکت) اسے
 حسب! خدا ایک روز حساب لگے گا اور ہم سب اس روز پروردگار کی بارگاہ
 میں کھڑا ہونا پڑے گا۔ ہمارا چھوٹے چھوٹے اعمال اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔
 حسب! خدا ہماری اور تمہاری اگر گردن سے بھی زیادہ قریب ہے کوئی چیز بھی
 خدا سے نہیں چھپا سکتی کہ وہ ہمیشہ ہم کو دیکھتا رہتا ہے پھر نوافل کی طرف توجہ
 نہ کرے۔ یا تم سو رہے ہو یا بیدار ہو تو قوتوں نے کہا جاگ رہا ہوں اسے
 امیر المؤمنین! آج میں آپ کی حالت دیکھ کر زیادہ ہی گریہ رازی پر مجبور ہو
 گیا ہوں (مقالہ بانوف فی اللہ) (۱)

امیر المؤمنین نے فرمایا، اتنا سمجھ لو کہ جو قطرہ خشک خدا کے خوف کی بنا پر آنکھ سے نکلتا ہے وہ آتش جہنم کے بہت سے دریا خشک کر دیتا ہے جو خوف خدا میں آنسو بہا آئے۔ وہ کسی سے دوستی یا دشمنی اللہ کے لئے کرنا بے نواس سے زیادہ خدا کے نزدیک کوئی عذر نہیں۔

نوف! اگر کوئی کسی سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہے تو اس کی محبت پر کسی کو ختم نہ کرے گا۔ اگر کوئی خدا کی نافرمانی کا باعث ہو تو اس کا انجام دیکھنے والا کبھی کسی نہ دیکھے گا۔ اب جب کہ تم مصیبت رکھتے ہو کہ تم نے مخالفین ایمانی کو کھل کر دیا وہ لوگ کچھ نیکیت کر کے اس صحت کلمات متوجہ کیا۔ امیر المؤمنین نے آخر کلام میں فرمایا کہ تمہیں ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ پھر آپ وہاں سے چلے گئے اور جاتے وقت کہہ دیا (لست شعری فی غفلۃ...) (ما حدیث) اسے کا ش! مجھے یہ معلوم ہوتا کہ میری اس غفلت میں میری طرف متوجہ ہوا مجھ سے غافل ہو رہا تھا۔ اکاش مجھے معلوم ہوا کہ طوائف خواہوں اور تیری غطا کردہ مکتول پر میری معمولی شاگرد گفاری کا ترے نزدیک کیا تر ہے؟ حسین نے کہا خدا کی قسم امیر المؤمنین تمام اہل اسی راز دنیا میں سوز و گداز کر گئے تھو گئے کہ تھے رہے یہاں تک کہ کعبہ ہو گئی۔

۱۳۔ ہمیں اس دن کیلئے آمادہ رہنا چاہیے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت علی کی مادر لڑائی جناب فاطمہ بنت اسد کا انتقال ہوا تو حضرت علیؑ جب کہ آثار

نعم دادند آپ کے پہرہ پر نیا لباس تھے) حضرت رسولؐ میں آئے۔ رسول اسلامؐ نے پوچھا کیا آٹھا؟ علیؑ نے جواب دیا میری مادر لڑائی کا انتقال ہو گیا ہے۔ یہ سن کر سلیبر اسلامؐ نے بھی کہا میری ماں کا انتقال ہوا ہے اور درویشا شروع کر دیا۔ اور ہائے مادر لڑائی کے بہرہ کر پتہ دیتے جاتے تھے۔ پھر علیؑ ردا اور پہرہ میں حضرت علیؑ کو دے کر فرمایا اس سے انہیں کفن دو اور درکھیں گے بعد مجھے ہی اطلاع دینا جب جنازہ قبرستان پنچا کو بیعہ سر اسلامؐ نے نماز پڑھا لیکن اس روز رانی نماز پڑھا لی کہ کسی کی نماز چارہ فاس سے پہلے اس طرح پڑھا لی تھی؛ اور بعد میں پڑھا لی پھر آپؐ قبر میں انکر لیٹے اور ماہر نکلیں فرمایا اب دفن کر دوں گے بعد یہاں فاطمہ سے خطاب فرمایا تو انہوں نے جواب دیا تے تنگ یا رسول اللہ تو آجسے فرمایا کہ جو تمہارے پروردگار۔ وہ دیکھا تھا کہ پہلا تو کیا تھا۔ فاطمہ بنت اسد نے جواب دیا ہاں یا رسول اللہ! خدا آپ کو بہترین بہارے پیغمبر نے تو فرما طہر طولانی دعائیں پڑھیں۔ جب آپ وہاں سے آئے تو لوگوں نے پوچھا برعل آپؐ نے فاطمہ کے جنازہ میں انجام دیا یعنی قبر میں اتارنا، اپنے لباس سے کفن دینا طولانی نماز پڑھنا اور راز دنیا کی گفتگو کرنا، وہ کسی کے جنازہ کے ساتھ انجام نہیں دیا؟ پیغمبر نے فرمایا۔ ہاں میں نے اپنے لباس سے انہیں اس سے کفن دیا کہ میں ایک روز لوگوں کے قیامت کے محسوس ہوئے کی کیفیت بیان کر رہا تھا تو فاطمہ نے کہا میں نے اس لئے میں نے اپنے لباس سے انہیں کفن دیا۔ اور خدا میں خدا سے درخواست کی کہ یہ لباس پر لانا ہوتا کہ اس فاطمہ کو انظر لہا بیت میں محسوس ہوں اور جنت میں داخل ہوں۔ خدا نے قبول فرمایا ہے اور میں فاطمہ کی قبر میں اس لئے یہاں ایک روز میں نے فاطمہ سے کہا کہ جب میت کو قبر میں اتار دیں گے تو دونوں (منکر و نکیر) ان سے سوال

میں کی ہے وہ تمہاری جو رکروہ سزا ہے کہ وہ ہلاک ہو جائے زیادہ سخت ہے
کیونکہ میرے لئے عذاب بھی میری غفلت و بخلات کے مناسب ہے۔ پس اسے ابراہیم
بیچھے میرے بندوں کے لئے چھوڑ دو۔ میں انہیں تم سے زیادہ مہربان ہوں۔ یہ سیکر بندوں
کے اور میرے درمیان فاصلہ نہ بنو۔ میں جبار و عظیم ہوں۔ دانائے عظیم ہوں اپنی
قضا و قدر کے ساتھ ان کے بارے میں فیصلہ کرتا ہوں۔
پتہ پیر کر تم نے اللہ تعالیٰ سے فرمایا، خدا نے تجھے بھی مہلت دی ہے تاکہ تیرے
صلب سے فرزند صالح عکرمہ پیدا ہو۔ وہ مسلمانوں کے بعض امور کا عہد دار
ہوگا۔ اگر یہ مہلت نہ ہوتی تو تجھ پر عذاب نازل ہو جاتا اور اسکی طرح تمام
فرشتے بھی ہیں۔ وہ انہیں اسی لئے مہلت دیتے کہ جانتے ہیں کہ بعد میں ایمان لائیں
گئے۔ موجودہ کفر کی بناء پر سعادت اخروی سے انہیں محروم نہیں کرتے۔ یا اس
وجہ سے ان پر عذاب نازل نہیں کرتا کہ ان کے صلب سے فرزند صالح پیدا ہوگا
اسی لئے باپ کے عذاب میں تاخیر کرتا ہے تاکہ بیٹا اپنی سعادت حاصل کر سکے۔
اور اگر ایسا نہ ہوتا تو تم سب پر عذاب نازل ہو جاتا۔

۴۴۔ رحمت خدا گناہگار مومن کے شامل حال ہے

سلیمان بن خالد کہتا ہے کہ نعمت حضرت صادق میں حاضر ہوا اور اس
آیت کی تلاوت کی (ایمان تآب و آمنہ حسنات) (ص ۱۸)
آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص توبہ کرے، ایمان لائے اور عمل صالح انجام دے خلاص
کے گناہوں کو اعمال حسنہ سے بدل دیتا ہے یا مائتہ تفسیر یا کہ یہ آیت تمہارے

۴۵۔ بشر حافی کی توبہ

صاحب نہج، الکرام لکھتے ہیں کہ بشر حالی نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
بن جعفر صادق کے سامنے توبہ کی۔ ایک روز امام موسیٰ کاظمؑ بندہ امین بشر کے
گھر کے پاس گئے کہ عرب نے تجھے لوگائے بھانے کی اور میں سنائی دین۔ اور ان
وقت بشر کی نیزہ گھر کا کونڈا پھینک کے لئے باہر نکلے۔ امام نے فرمایا۔ کینز! اس گھر
کا مالک آزاد ہے یا غلام؟ کینز نے جواب دیا آزاد ہے۔ امام موسیٰ بن جعفر نے
فرمایا تو بیچ کہتی ہے۔ اگر وہ کہیں کا بندہ یا غلام ہوتا تو اپنے آئنا و مولات

ڈرتا۔ کینرے میں گھر میں مل گیا۔ بشر شراب پینے کے لئے آدھ بیٹھا ہوا تھا۔
 (جو کہ کینرے کا واپس آنے میں تاخیر ہوئی لہذا) بشر نے کینرے کا خیر کا سبب پوچھا
 تو کینرے نے کہا جاسے شہر کے پاس سے ایک شخص گزرتا تھا اس نے مجھ سے
 پوچھا کہ کس گھر کا مالک آڑا ہے یا غلام تو میں نے کہا آڑا ہے۔ تو انہوں
 نے کہا ہاں۔ اگر غلام ہو تو اسے آقا سے ڈرتا۔ اس بات کا بشر میرا اتنا اثر ہوا
 کہ ہوش اٹھ گیا۔ منگے پیر گھر سے نکلا۔ امام کی خدمت میں پہنچا پھر آپ کے سامنے
 توبہ کی۔ اور گذشتہ غلطیوں کی معافی چاہی۔ اور درخشا ہوا واپس آیا۔
 اس کے بعد تمام برائیاں ترک کر دیں۔ اور زاہد لوگوں میں اس کا شمار
 ہونے لگا۔ کہا جاتا ہے کہ چونکہ بشر بہن با دوڑ کر امام کی خدمت میں پہنچے اور
 توبہ کی۔ اس لئے لوگوں نے انہیں حافی (بہن بیا) کا لقب دیا۔

۳۹۔ مشہور راہزن

فیصل بن عیاض اپنی ابتدائی زندگی میں سرخس اور ایبورد کے اطراف
 جو انب میں مشہور راہزنیوں میں شمار ہوتا تھا۔ ایک مدت تک وہ جی کام کرتا
 رہا۔ اور راہزنی میں بلا مشہور ہو گیا۔ آہستہ آہستہ اس کے دل میں ایک
 لڑکی کی محبت پیدا ہو گئی۔ ایک رات اس نے لڑکی سے ملنے کا ارادہ کیا دیشا
 میں ایک دیوار حائل تھی وہ جب دیوار پر چڑھ کر لڑکی کے پاس جانا چاہتا تھا تو
 ایک شخص کو آواز دیا کہ یہ آیت پڑھتے ہوئے خدا اللہ رب العالمین...
 .. اللہ (صلی) کی اور وہ وقت نہیں آئے سو میں نے خوشبو وغیرہ لیا
 کریں اور خوف خدا ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔ فیصل ابھی دیوار کے
 آدھے سے کہ کچھ پہنچا تھا۔ وہیں سے واپس آ گیا۔ اس آیت نے اس کے دل

۴۰۔ حقیقی توبہ

جب جنگ تبوک کا وقت قریب آیا تو پیغمبر اسلام نے مسلمانوں کو جنگ
 کی ترغیب دی۔ تمام سپاہیان اسلام جنگ کے لئے چلے گئے۔ مگر کچھ منافق
 اور منافقین اسے تو جہنم کے دلوں میں چلنے نفاق نے تھا جنگ کے لئے نہ گئے اور لشکر
 کی مخالفت کی۔ مخالفت کرنے والے منافقین میں سے ایک کعب ابن مالک شاعر
 تھا۔ کعب نے کہا اس روز جنگ تبوک کے موقع پر میری قدرت و طاقت
 پہلے سے زیادہ تھی اور اس موقع کے علاوہ جب جنگ تبوک واقع ہوئی میرے
 پاس بھی دوسو سوار یاں نہ رہیں۔ ہر روز میں سو جاتا تھا کہ آج جنگ کے لئے جاؤں

لہذا رد منات الجنات الغلط فیصل

کے باوجود ان کے لئے تنگ سرگئی اور ان کے دل غلگین اور پریشان ہو گئے۔
انہوں نے جان لیا کہ خدا کے علاوہ کوئی جان نہیں دے سکتا، بلے شک خدا تو ہر
قبل کرنے والا و مہربان ہے۔

۴۱۔ ایک اور نمونہ

ابو بصیر کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی ایک ظالم بادشاہ کے ملازموں میں سے
تھا۔ ایک مرتبہ اسے بہت سی دولت ملی، ان میں چند کا لئے جانے والی کینز بنی
تھیں اکثر اس کے یہاں مشروبات کا طبعی گرم تھیں۔ اور اپنا وقت بوجہ
میں گزارتا کینز شراب پی کر کینز کے گاتیں پٹوس میں رہنے کا وجہ سے میں ہمیشہ
اس سے ناراض رہتا تھا۔ میں نے کئی مرتبہ اسے متوجہ کیا، لیکن اس نے قبول نہ
کیا۔ میں نے اس سے اتنا اصرار کیا کہ وہ ایک روز بولواتن کو شیطان کا امیر بنو
لیکن تو شیطان کا تابع نہیں ہے، اگر تو میری نمائندگی اپنے آقا امام جعفر صادق
سے بیان کرے تو شاید تیری دولت خدا تجھے پر دیوں نفس سے نجات دے۔

ابو بصیر کہتے ہیں کہ اس شخص کی بات سے میں بہت متاثر ہوا جب میری خدمت
میں شادی کی خدمت میں پہنچا تو اپنے پٹوس واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا جب
تم کو فوجا مارا تو تم سے ملنے کے لئے آئے تو تم کہنا کہ جو جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ تم
اپنے برے کام چھوڑ دو تو میں تمہاری جنت کی ضمانت لیتا ہوں۔ جب میں کو فوجیا
تو لوگ مجھ سے ملنے کے لئے آئے، میرا پڑوسی بن ان کے ساتھ تھا جب وہ واپس
جانے لگا تو میں نے اسے روکا اور لوگوں کے جانے کے بعد اس سے کہا کہ میں نے
تیرا آقا امام جعفر صادق سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میری طرف
سے بعد سلام کہنا کہ تم اپنے برے کام چھوڑ دو تو میں تمہاری جنت کی ضمانت

لیتا ہوں۔ یہ سن کر وہ رونے لگا، اور بولا خدا کی قسم کیا جعفر بن محمد نے مجھ سے
یہ کہا ہے؟ میں نے کہا ہاں، خدا کی قسم کہا ہے، تو وہ بولا میرے لئے بھی کافی ہے
پھر میرے گھر سے چلا گئی۔

کچھ روز گزرنے کے بعد اس نے مجھے بلایا، میں گیا تو دیکھا دروازہ کے
چپے پر سبز کھڑا ہے، مجھے دیکھ کر کہا کہ میں نے اپنا تمام مال اس کی مراد میں خرچ کر دیا،
اب کوئی چیز باقی نہیں ہے، اس نے میں دروازہ کے چپے پر سبز کھڑا ہوں، میں نے
دستوں کے ہاس گیا اور اس کے لئے کچھ لباس و نیکو دیا گیا، پھر کچھ دن بعد اس
نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں بیمار ہوں تو تم سے شفا چاہتا ہوں، کوئی اکثر اس کی
عیادت کے لئے جاتا تھا، اور اس کے علاج وغیرہ کا خیال رکھتا تھا، آخر کار جب
اس کے انتقال کا وقت قریب آیا تو میں اس کے بستے کے پاس بیٹھا ہوا تھا، وہ اچانک
بلے بولنے لگا، پھر بولش میں آئے کے بعد دوسرا کہے ہوئے بولا، ابو بصیر! تمہارے
آقا نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اسی سال جب میں حج کے لئے گیا تو امام کی خدمت میں
پہنچا۔ در واقعہ میرا دستک دے کر داخل کی جاتے تھے، جب میں داخل ہو رہا
تھا تو میرا ایک پیرو دروازے کے باہر دروازہ گھر سے اندر نکلا امام نے فرمایا ابو بصیر
تم نے تمہارے پڑوس کے بارے میں کیا جواب دہ پورا کر دیا ہے

۴۲۔ مایوس نہ ہو

سلام بن مستیر کہتے ہیں کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا
اک وقت عمران بن اسحاق بھی آیا اور کچھ سوالات کئے، اور جاتے وقت بولا یا بن رسول اللہ

خدا آپ کو طول عمر عطا فرمائے اور ہمیں اس سے زیادہ استفادہ کی توقع دے
میں اپنے حالات آپ سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔

جب ہم آپ کی خدمت میں سر کیا ہوتے ہیں تو باہر نکلنے سے پہلے ہمارا
دل پاک و صاف ہوجاتا ہے اور دنیا کو بھول جاتے ہیں پھر لوگوں کی دولت و
شروت کی ہمارا نظر میں کوئی قیمت نہیں رہ جاتی، لیکن جب آپ سے دور رہ جاتے
ہیں اور ان کمزوروں اور لوگوں کے ساتھ شت و برت فرما سکتے ہیں تو ہمارے دل

میں جب دنیا پیدا ہوجاتی ہے، اس وقت اس کے جواب میں فرمایا کہ دل ہی وہ نہیں ہے
جو کبھی سخت اور نرم ہو جاتا ہے، اس میں غیر خدا کی بنا پر اسے قلب کہا جاتا
ہے پھر فرمایا اصحاب حضرت رسول خداؐ سے کہا کرتے تھے کہ تم بڑے ہیں
کہ کہیں منافق نہ ہو جائیں، تو خیر اگر تم کہتے تھے کہ تم کس طرح منافق ہو سکتے ہو؟
تو وہ کہتے تھے کہ جب ہم آپؐ کی خدمت میں رہتے ہیں تو آپؐ ہمارے دلوں کو پیدا

کرتے اور آخرت کی طرف مائل کرتے ہیں۔ ہمارے دلوں پر خوف طاری ہو
جاتا، اور دنیا سے ہم غافل ہوجاتے ہیں، اور تعلیم ہونا ہے کہ کیا ہم
ہم غفلت، جنت اور جہنم کو اپنی نظر و دل دیکھ رہے ہیں، لیکن یہ حالت اسی وقت
تک رہتی ہے جب تک ہم آپؐ کی خدمت میں رہتے ہیں۔ مگر ہم جب
بہاں سے چلے جاتے ہیں اور اپنے بھوکو دیکھتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس
کیفیت کا دامن ہمارے ہاتھ سے اس طرح چھوٹ جائے گا تو کیا کبھی اس سے

سابقہ میں رہا ہو گا اس صورت میں ہم منافق نہ ہوں گے؟ یہ بھی بہتر ہے نہ رہا ہو
ہرگز نہیں یہ فیضات و نعمت طافی دوسو سے کہ بنا پر رہتے ہیں کیوں کہ وہ ہمیں دنیا
کی طرف مائل کرتا ہے۔ خدا کی قسم کہ جسے جو حالت بیان کی کہ اگر اس پر تکی رہے
تو اولاد تم سے مصداق نہ رہے یہاں تو یہاں کی طرح یہ چل سکتے، ورنہ لولا انکھ...

..... ان اسوہ میں تو اسے اگر تمنا و کھنک بعد تو یہ ذکر کرتے تو خدا
دوسری مخلوق پسند آگئے۔ یہاں تک کہ وہ گناہ کرتے اور طلب آمرزش کرتے تو
خدا انہیں بخشتا، تحقیق مومن کی ہر برائی مٹا دی جاتی ہے۔ اور اس کا اسحاق یا با نانا
ہے۔ وہ گناہ کے نوبہ کرتا ہے، پھر گناہ کرتا ہے، اور پھر نوبہ کرتا ہے۔
کیا تم نے نہیں سنا کہ خدا فرماتا ہے (ان اللہ بعبادہ)..... (الحقیرین)
اور ان آیت میں فرماتا ہے (ایہم فقروہ)..... (الین)

۲۳۔ ہر گناہ کے لئے مخصوص توبہ ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص
یہ کوشش کرتا تھا کہ حلال طریقے سے مال دنیا حاصل کرے۔ مگر وہ اپنے ارادے
میں کامیاب نہ ہو سکا۔ تو شیطان انسانی صورت میں اس کے پاس آکر کہنے لگا کہ تو
نے مال دنیا کو حلال طریقے سے حاصل کرنا چاہا مگر حاصل نہ کر سکا۔ پھر حرام
طریقے سے حاصل کرنا چاہا تو وہ بھی قبیح سے نہ بچا۔ اب اگر تو چاہے تو میں تجھے ایسا
مستہ بناؤں جس سے تیرا مقصد حاصل ہوجائے اور تجھے بہت سی دولت ملے۔
لوگ بھی تیری پیروی کریں۔ یہ مشکل اس نے جواب دیا، ہاں میں اس بات پر
آمادہ ہوں۔ شیطان نے کہا تو اپنی طرف سے ایک دین ایجاد کر، اور لوگوں کو اس
کی طرف دعوت دے اس نے ایسا ہی کیا لوگ اس کی پیروی کرنے لگے پھر اسے
خدا ہنس کر مخاطب دولت دنیا بھی مل گئی۔

ایک روز اسے خیال آیا کہ میں نے کتنا غلط کام کیا ہے، کس ایک بنیادیں ایجاد

کروا۔ اب یہ ساری تو یہی قبول نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر میں لوگوں کو اس بات کی طرف متوجہ کروں کہ جو کچھ میں تم سے بیان کیا دو میرا خود ساختہ نہ ہے۔ وہی اصل مسلک تھا۔ نو شیعہ میری تو یہ قبول ہو جائے۔ اپنے تابعین میں سے ہر ایک کے پاس جاکر کہہ دو کہ میں نے اب تک جو کچھ بیان کیا وہ غلط اور بے بنیاد تھا۔ اس کی بات سن کر لوگ کہتے تھے کہ تم اب جھوٹ بول رہے ہو۔ تم نے ہم سے جو کچھ بیان کیا وہی درست اور حق تھا۔ اب تمہیں اپنے دینی میں شک ہو رہا ہے اور تم گمراہ ہو رہے ہو۔ اسی کی یہ باتیں سن کر اس نے خود اپنے ہاتھوں لٹوق درخت پر چڑھ لی۔ اور کہا کہ یہ اس وقت تک پہنچنے ہوں گا جب تک خدا میری توبہ قبول نہ کرے۔

خداوند عالم نے اس زمانہ کے نبی پر وہی حکم کہ اس شخص سے کہہ دو کہ میری عزت و جلال کی قسم اگر مجھے بیکار نہ بیکار نہ تیرے جسم کا ایک ایک عضو جہاد ہو جائے تب بھی تیری توبہ اس وقت قبول نہ کروں گا جب تک کہ جو لوگ تیرے دین پر مرے ہیں اور جنہیں تو نے مگر ادا کیا ہے انہیں حقیقتِ حال سے آگاہ نہ کر دے اور ویرانہ تیرے دین کو نہ چھوڑ دین (اس کے لئے یہ کام بھی ممکن نہ تھا)

۴۴۔ قرآن مجید سے ایک واقعہ

١٠. ولقد علمتم وموعدة للمتقين (١) امام مني العابد

۲۶۴
اے یار الانوار۔ ۲۶۰

۱۷۲۔ جزو دوم مجاہد اہل انوار حضرت اسی آیت کا ترجمہ ہے کہ جو لوگوں نے مرد و زن کو ہمارے قتل کی نیت سے قتل کیا تو وہ قاتل ہیں۔

اس آیت مشرکہ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کے بارے میں خدا نے اس آیت میں اشارہ دیا ہے وہ دریا کے پاس زندگی بسر کرتے تھے۔ خدا نے روزِ شنبہ شکار کرنے سے انہیں منع فرمایا تھا۔ انبیاء نے بھی ان کو منع کیا تھا لیکن مکر و فریب کے ذریعے انہوں نے روزِ شنبہ بھی شکار کیا۔ انہوں نے حلال کرنا یا ہینا خواہ انہوں نے توہم بن کر دریا سے چھوٹی چھوٹی ٹاپیاں وہاں رکھ کر اس طرح غائب کر چھجھل کر دریا سے مایلوں کے ذریعے توہم میں مبتلا کی تھیں۔ انہوں نے مایلوں میں مال لگا دیئے تھے تاکہ چھجھل کر دریا میں دلایس نہ جاسکیں

پھیلیاں حضرت کے مطابق روزِ شنبہ شکار سے محفوظ رہتیں۔ نالیوں کے قودے
حوض میں آجاتیں اور شام تک وہیں رہتیں، لیکن جب واپس جانا چاہتیں تو آسانی
سے جال میں ٹھنسنے والی تھیں۔ شکار کی روزِ شنبہ کی بجائے کس رحمت کے جال میں تھیں کئی
مچھلیوں کا شکار کرتے تھے۔ وہ لوگ گناہ سے بچنے کا طریقہ کر کے کھاتے کہتے تھے
کہ ہم نے شنبہ کے دن شکار نہیں کیا بلکہ آج کینڈہ کو شکار کر رہے ہیں، شنبہ
کے دن مچھلی کا شکار رہا ہے لئے مسرا ہے۔ امام زین العابدینؑ فرماتے ہیں
کہ وہ لوگ اپنے دعوے میں مجھوتے تھے، کیوں کہ وہ شنبہ کو اپنا دن بنا کر جال
لگا دیتے تھے، اور (دوسرے دن) انتظار کرتے تھے۔ اس طرح روزِ امان سب
کر کے بہت سی مچھلیاں حاصل کر لیتے، اور بہت سی دولت حاصل کر کے عیش و
عشرت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اس شہر میں تو قیامِ اسی ستر ہزار آدمی رہتے تھے
جن میں سے ستر ہزار آدمی ہی بطریقہ کار اختیار کئے ہوئے تھے، اور باقی دس ہزار
ان کو حدِ امان فرمائی اور ان کی ہر کارِ داری سے روکتے تھے چنانچہ اس آیت میں
شُدد اند غافلہ نے انہی کی و استمان کی طرف اشارہ کیا ہے۔

سے اپنے قریب کے ضعیف الاعتقاد و ضعیف کو نجات دے۔ اگر کوئی ان میں سے بہتر کو پسند کیا تو میں تجھے دونوں دے دوں گا۔ لیکن اگر بہتر انتخاب نہ کیا تو پھر ایک ہی چیز دوں گا۔ اس شخص نے عرض کیا کہ سو اکیس دنوں چیزوں کا ثواب برابر ہے؟ امام نے فرمایا کہ اس کا ثواب تمام دنیا کی موت سے تیس گنا بہتر ہے۔ تو اس نے کہا پھر میں کم قیمت کا کیوں انتخاب کروں؟ میں باب علم کو اختیار کرتا ہوں (یعنی میرے لئے ایک روز روزہ علم کا کھول دیں) یہ مشک امام نے فرمایا تم نے اچھی چیز کا انتخاب کیا، پھر اس کو وہ علم سکھایا اور بیسٹ ہزار درہم بھی دیئے۔ وہ امام سے رخصت ہو کر اپنے قریب پہنچا اور اس ماضی سے بحث کی اور اسے مغلوب کر دیا۔ یہ خبر امام حسن مجتبیٰؑ کو بھی ملی۔ ایک روز اتفاقاً پھر وہ شخص خدمت امام میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے برابر نہ کسی نے نائندہ اٹھایا اور نہ تمہارے دوستوں میں سے کسی کو اتنی دولت ملی کیونکہ تم نے کئی چیزیں حاصل کر لیں:-

(۱) دوستی خدا۔

(۲) دوستی پیغمبر و رسول۔

(۳) ان دونوں کی محنت و عہدہ یعنی ائمہ معصومین علیہم السلام کی صحبت

(۴) دوستی ملائکہ۔

(۵) مومنین کی محبت اور دنیا کے ہر مومن اور کافر سے ہر لوگ کا ہر قبیلہ پر ملے گا۔ مبارک ہو مومنین مبارک ہو

۴۶۔ تحصیل علم بحج اور توسل بھی

آفسائیریت مجیدہ جہانبانی جو نفاذ نے سید صاحب سے میں وہ واسطوں سے

۱۔ اجتماع ہر سال منقبت فقہاء عظامہ۔ ۲۔

نقل کرتے ہیں کہ شیخ مرتضیٰ انصاری کے ایک شاگرد نے بیان کیا کہ جب میل تبدائی تعلیم حاصل کر چکا تو تحصیل علم کی غرض سے خجعت اشدیہ گیا اور وہاں شیخ مرتضیٰ انصاری کے درس میں شرکت کرنے لگا۔ لیکن میں ان کی تقریر یا کلام نہ سمجھ سکا۔ مجھے اس بات کا بہت احساس ہوا۔ ہر چند کہ کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اور درس نہ سمجھ سکا۔ آخر کار حضرت امیر سے متوکل ہوا۔

میں ایک روز خواب میں حضرت امیر المؤمنینؑ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم میرے کان میں پڑھ دی۔ صبح جب درس پڑھنے کے لئے گیا تو درس باقاعدہ سمجھا۔ آہستہ آہستہ پیش رفت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ درس میں اشکال کرنے لگا۔ ایک روز منبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور درس سے استاد پر بہت سے اشکال کئے پھر درس ختم ہوئے کہ بعد عجیب شیخ کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے آہستہ سے میرے کان میں فرمایا کہ جس نے تمہارے کان میں صرف بسم اللہ پڑھ لیا ہے اس نے میرے کان میں پہلے ہی پوری سورہ حمد پڑھ دی ہے۔

۴۷۔ عالم منصرف کا نقصان

(عالم اہلسنت و الجماعت امام ابن ابی العزیز رحمہ اللہ) البلاغ جلد چہارم میں لکھتے ہیں کہ معلو اپنے تابعین و اصحاب کو اللہ و امیر المؤمنین علیؑ کے خلاف ردائیت گزرنے اور لوگوں کے سامنے بیان کرنے پر آمادہ کرتا تھا۔ وہ یہ کہتا تھا کہ ایسے۔ دانتیں گڑھی جلتی جن میں علیؑ کے خلاف نفرت اور بیزاری کا مفہوم پانا جائے۔ وہ اس کام کے لئے کافی قسم صرف کرتا تھا۔ تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ متغیر ہو جائیں اور لوگوں کے دل میں اس بات کا رجحان پیدا ہو۔ چنانچہ

۲۸۔ اس نے امام کی نقل کی

ایک بادشاہ کے دربار میں ایک مسخرہ رہتا تھا وہ لوگوں کی نقل کر کے بادشاہ کو خوش کیا کرتا تھا۔ بادشاہ مذہب اہل سنت سے تعلق رکھتا تھا لیکن اس کا وزیر ناجوسی اور دشمن اہل بیت نبوت تھا۔ ایک مرتبہ بادشاہ نے مسخرہ کو اور وزیر کو اپنی جگہ بٹھادیا وزیر یہ جانتا تھا کہ مسخرہ دوست نان علیؑ سے ہے۔ اور رشیدہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک دن اس نے مسخرے کو بلا کر کہا تم میرے سامنے بھی نقل کرو اس نے بہت انکار کیا اور مذمت چائی۔ لیکن وزیر نے قبول نہ کیا۔ تو مسخرہ نے ایک روز کی مہلت مانگی دوسرے دن باس اعزاب پہنچے ہوئے، مگر میں تیرا حال کر کے آیا اور وزیر سے حاکماتہ انداز میں سخت نیچے کہہا خداوندی اور میری خلافت بلا فعل پر ایمان لے آؤ ورنہ تمہیں نکل کر دوں گا۔ وزیر نے اس کا کم خوشی سمجھا اور بہت ہنسا مسخرہ اور قریب آیا پھر سخت انداز سے اپنی بات نکلا کر کہی اور تموری سی تلوں نیام سے باہر نکلائی آخرا کہ تم میری مرتبہ میں اپنی پوری طاقت کا اظہار کرتے ہو تو آگے بڑھا اور تلوار نیام سے باہر نکالی پھر آخر تمہارا اس نے اپنی بات کہی۔ وزیر نہیں کی وجہ سے بے حال تھا کہ اچانک اس نے دیکھا کہ عجیب کی دلی تیر تلوار اس کے سر پر لگی اور ایک وار میں اس کی زندگی تمام ہو گئی۔ (واپس کے بعد جب بادشاہ کو یہ خبر ملی تو مسخرہ فرار ہو گیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے تلاش کیا جائے جب مسخرہ کو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لایا گیا تو اس نے تمام واقعہ بادشاہ کو سنایا۔ واقعہ سن کر بادشاہ بہت ہنسا اور اسے معاف کر دیا۔

لوگ بھی معاف دیکر خواہش پوری کرتے تھے۔ خود سامعہ روایت بیان کرتے والے لوگوں میں سے ابوہریرہؓ، عمرو بن عامرؓ اور سفیر بن شعبہؓ ہیں۔ ایش کہتا ہے کہ ابوہریرہؓ معافیہ کے ساتھ عراق گیا تو پہلے مسجد کو نہ لگا دیا پہنچ کر دیکھا کہ بہت سے لوگ اس کے استقبال کے لئے اور اس کی تقریر سننے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ابوہریرہؓ لوگوں کے ساتھ دوڑا نوچو کر بیٹھا۔ پھر خیر مرتبہ اپنا ہاتھ پیش کیا پر مار کر دانا کہ لوگ اس کی بات کا یقین کر سکیں (بول لیا) اہل العراق نفسی بالآثار اسے اہل عراق کیا تم یہ سوچ سکتے ہو کہ میں خدا اور رسول پر تہمت لگا کر اپنا ٹھکانہ جہنم بناؤں گا۔

خدا کی قسم میں نے پیغمبر سے شناسا ہے کہ ہر پیغمبر کا ایک جسم ہو گا۔ ۱۰۰ عید الیٰ خوس) یہ (مرم مدینہ میں کوہ عیسٰی کے کوہ تھرنگ ہے۔ جو شخص علاقہ میں فتنہ برپا کرے خدا ملائکہ اور لوگوں کی اس پر لعنت ہو اور مشہد احداث فیہا) اور خدا گواہ ہے کہ مثل نے مدینہ میں فتنہ برپا کیا۔ جب یہ خبر معافیہ کو ملی تو ابوہریرہؓ کا بہت احتساب کیا۔ اور اس کو بہت کچھ دیا جسکو کہتے مدینہ میں اس کو دی۔ زرخشتری نے ربیع الاول میں لکھا ہے کہ ابوہریرہؓ کو مغیرہ لکھا بہت پسند تھا یہ ایک قسم کا کھانا ہے جو دو دھن سے ترش ڈال کر بنایا جاتا تھا ابوہریرہؓ معافیہ کے دسترخوان پر بیٹھ کر مغیرہ کھاتا تھا۔ اور جب وقت نماز ہوتا تو علیؑ کے پیچھے نماز پڑھنے چلا جاتا۔ جب کوئی اس پر اعتراض کرتا تو وہ کہتا تھا کہ مغیرہ معافیہ علیؑ افضل معافیہ کے دسترخوان کا مغیرہ اچھا اور خوشبودار ہوتا ہے۔ لیکن منافق علیؑ کی اقتداء میں افضل بنے۔

۴۹۔ دوستی اہل بیت

کی تاسی کرو۔ وہ ہم سے دور عراق میں غزوات کے پاس دفن ہیں۔ ان پر اللہ کی طرف سے درود و سلام ہو۔ تم جو یہ کہتے ہو کہ ہمارے اور تمہارے درمیان فاصلہ زیادہ ہے تو مومن اس دنیا اور دنیا پرست لوگوں میں ایک مسافر کی حیثیت رکھتا ہے۔ مگر جب خدا سے جاملے تو ہم نے جو یہ کہہ کر ہم سے محبت رکھتے ہو۔ اور مستقل ہمارے پاس رہنا چاہتے ہو تو روزِ آخر تمہارے دل ارادوں سے ذائقہ ہے وہ تمہیں اس کی جنتِ افرور سے ملے گا۔

۵۰۔ مشیخہ کون ہے

جب اماموں نے حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کو اپنا ولی مقرر کیا تو کچھ لوگوں نے ان کو امام سے ملاقات کرنا چاہی۔ اور کہا یا ایک جماعتِ حنفیہ علی کا ایک گروہ آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ امام نے جواب میں فرمایا: اللہ سے کہہ دو! پس جائیں مجھے فرصت نہیں ہے۔ وہ لوگ دو سوہے روز بھر آئے اور اس طرح کہلایا۔ امام نے پھر فرمایا کہ انہیں واپس کر دو۔ وہ بیٹے تک یہی سلسلہ رہا۔ یہاں تک کہ لوگ امام کی ملاقات سے انورس ہو گئے اور آخر میں ایک روز انہوں نے دربان سے کہا کہ ہمارے آقا علی بن موسیٰ الرضا سے عرض کرو کہ ہم آپ کے بعد علی کے مشیخہ میں آپ نے جو یہاں اوقات کی اجازت نہیں دی تو دشمن ہیں عہدہ دے دیں۔ اب اگر ہمسایہ اس طرح واپس جائیں تو اپنے وطن نہ جائیں گے کیوں کہ یہ طعنہ سننے کی تاب نہ رہی۔ امام نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی ان لوگوں نے سلام کیا۔ مگر امام نے جواب سلسلہ میں نہیں دیا۔

مومن مسلمان کہتے ہیں کہ کوفہ سے مدینہ کا قصد کر کے چلا چو کہ یہاں تھا۔ تو بہرہ گیری کی اطلاع حضرت محمد باقر کو دی گئی۔ آپ نے خوان پوش سے ڈنک کر ایک غلام کے ذریعہ کچھ شربت بیچا جب غلام شربت لے کر آیا تو کہا کہ امام نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب تک تم شربت نہ لیں میں تمہارے پاس سے نہ جاؤں جب میں نے شربت پینا چاہا تو اس سے مشک کا خوشبو آ رہی تھی۔ پینے میں بہت ہی عمدہ اور شہتہا محسوس ہوا۔ میں شربت پل پکا تو غلام نے کہا امام نے فرمایا ہے کہ شربت کی کمرے سے پاس آ جانا میں آنحضرت کی فرمائش کے بارے میں سوچنے لگا حالانکہ شربت پینے سے قبل مجھ میں کھڑے ہوئے کچھ حفاظت و تقویٰ۔ تو مجھے دوسرے ہوا کہ میں نولادی زنجیروں میں بکڑا ہوا تھا اور اب آزاد ہو گیا ہوں۔ امام تم کے کے دولت سرا پر پہنچ کر داخل ہونے کی اجازت چاہی اور فصوص ملی۔
..... (ادخلہ) امام علیہ السلام نے بلند آواز میں فرمایا ٹھیک ہو گئے۔ آؤ آؤ۔ میں مگر میں داخل ہوا تو رونے لگا اور سلام کر کے امام کی دست بوسی کا شرف حاصل کیا امام نے فرمایا تم کیوں رو رہے ہو۔ میں نے عرض کیا میں آپ پر قسمہ بان ہوں ماؤں میں اس لئے روزِ ہاتھوں کیس آپ سے بہت دور ہوں کہ کوفہ اور مدینہ میں کافی فاصلہ ہے اور اب میں حاضر بھی ہوا ہوں تو زیادہ نہیں رہ سکتا۔

امام نے فرمایا تم جو تیار رہے پاس نہ بادہ نہیں رہ سکتے تو خدا نے ہمارے دوستوں کو اسی طرح رجم سے دور رکھا ہے۔ لیکن کوفہ اور مدینہ کی مسافت کے لئے جو تم نے کہا ہے تو اس میں تم حضرت ابی عبد اللہ صاحبِ میں علیہ السلام

اور نبی ان سے بیٹھنے کے لئے کہا۔ سب لوگ اسی طرح سے کھڑے رہے۔ اور کہنے لگے یا رسول اللہ! تم خرگاہ جیسے کہ آپ نے ہمیں اندر آنے کے اجازت کیوں نہیں دی تھی؟ اور اب اگر اجازت دی بھی تو سلام کا جواب نہیں دیتے؟ اس ذلت کے بعد ہمارے لئے کچھ اور بات ہے؟ امام نے فرمایا (رحمہما اللہ) صابکمہ عنکما کیوں؟ اگر تم کسی معیبت میں مبتلا ہو تے ہو تو وہ تمہارے افعال کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ تمہاری بہت سی باتیں مبتلا کر دی جاتی ہیں۔ ہم نے اس عمل (گھر میں داخل ہونے سے روکنے) میں خدا، رسول، علی اور اپنے آپسے ظاہر کی پیروی کی ہے۔ انہوں نے بھی یہی پیروی عتاب قرار دیا ہے چنانچہ میں نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ عذاب ہم لوگوں پر کیوں نازل ہوا؟ امام نے فرمایا کہ تمہارا دعویٰ ہے کہ ہم شیعہ جان علی ہیں۔ تم پر دوائے ہو۔ ان کے شیعہ تو امام حسن، امام حسین، الزین العابدین، مقداد، عمار اور محمد بن ابی بکر ہیں۔ وہ ایسے تھے جنہوں نے کسی چھوٹے سے چھپرے کے کام میں علی کی مخالفت نہیں کی۔ اور جس کام سے امیر المؤمنین نے منع کیا اسے کبھی ایسا نہ دیا۔ لیکن تم کہتے ہو کہ ہم شیعہ جان علی ہیں اور معیت سے دستبردار ہیں کہہ رہے ہو۔ ہر آدمی کو مسک سے سنبھالنا ہے۔ یہاں نفی نہ کرنا چاہیئے وہاں نفی نہ کرتے ہو۔ اگر تم یہ کہو کہ ہم امیر المؤمنین اور ان کے دوستوں کے دوست اور ان کے دشمنوں کے دشمن ہیں تو میں اس بات کو رد نہ کروں گا لیکن تم نے تو بہت بڑی بات کا دعویٰ کر دیا۔ اگر تم نے اپنے قول کو اپنے عمل سے ثابت نہ کیا تو حلال ہو جاؤ گے۔ مگر یہ کہ خدا تمہیں نجات دے دے ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے قول پر توبہ و استغفار کرتے ہیں اور جو بات آپ نے تسلیم فرمائی ہے اب وہی کہیں گے۔ ہم آپ سے

محبت رکھتے ہیں آپ کے دوستوں کے دوست اور آپ کے دشمنوں کے دشمن ہیں۔ اس وقت امام علی بن موسیٰ الرضا نے فرمایا (صاحبنا) ... (اہل وادی) مرحبا سے میرے بھائیو! اور میرے دوستو! قریب آؤ۔ آپ اپنے قریب اللہ رہے۔ یہاں تک کہ اپنے پہلوئیں ملا کر تجلیا پھر دریاں سے پوچھا کہ یہ لوگ کتنے بار آئے تھے۔ اس نے کہا ساٹھ مرتبہ۔ امام نے فرمایا تم ساٹھ مرتبہ ان کے پاس جاؤ۔ سلام کرو اور میرا سلام بھی انہیں کہو۔ انہوں نے چونکہ تو یہ کہہ کر انہما ان کے گناہ معاف ہو گئے۔ اور چونکہ ہم سے محبت رکھتے ہیں، انہما لائق احترام ہیں۔ ان کی ضروریات پوری کرو اور انہیں احتراماً کے لئے اور بطور تحفہ کافی تعداد میں دولت و ثروت دو۔

۵۱۔ ایک اور نمونہ

ایک شخص نے امام حسین سے عرض کیا میں آپ کا شیعہ ہوں۔ امام حسین نے فرمایا خدا سے ڈرو۔ ایسی چیز کا دعویٰ نہ کرو کہ خدا کیسے کہ تم چھوٹے ہو اور وہ غلط دعویٰ کہتے ہو۔ تمہارے شیعہ وہ ہیں جو کادل پر لیڈر ہیں اور کثافت سے پاک و پاکیزہ ہو۔ تم یہ کہو کہ میں آپ کے دوستوں میں سے ہوں۔ ایک دوسرے شخص نے امام زین العابدین سے عرض کیا میں آپ کے شیعہ جان خاص میں سے ہوں۔ تو امام نے فرمایا کہ تم تو ابراہیم خلیل کے مانند ہو۔ کہ خدا ان کے بارے میں فرماتا ہے کہ (ادان شیعۃ) ... بقلب سلیم) یہ شک ابراہیم ان کے شیعہوں میں سے ہیں جو اپنے پروردگار کی بارگاہ

میں پاک و سالم قلب کے ساتھ حاضر ہوئے اگر کوہ تبار دلہا براہیم کی طرح ہے تو
ہمارے شیعوں میں سے ہو۔ لیکن اگر ان کے دل کی مانند تہا دل ہے اور کفایت و
پلیدی سے صاف ہے تو ہمارے دوستوں میں سے ہو! اگر ایسا بھی نہیں ہے
اور تمہیں معلوم ہے کہ تم نے جھوٹ کہا تو تم اس جھوٹ کے کفارہ میں تو مرض جلد
میں مبتلا ہو گے اور مخلوق جو مبالغے اور آخر تک تمہیں اس بیماری سے
نجات نہ ملے گی۔

ایک شخص نے امام محمد باقر کے سامنے ایک آدمی سے فخر کیا کہ تم میرے سامنے
فخر کرتے ہو حالانکہ میری شجاعت آج تک نہیں ہے۔ یہ سنکر امام نے فرمایا بزرگوار
کعبہ کی قسم! تجھے اس کے مقابل میں کوئی فخر نہیں اور تو نے اس میں اشتباہ بھی کیا
ہے۔ تم اپنا مال اپنے اخراجات پر صرف کر سکتے ہو۔ یا اپنے مومن بھائیوں کے
اخراجات پر۔ اس نے عرض کیا اپنے اخراجات پر زیادہ صرف کر سکتا ہوں۔ تو امام
نے فرمایا تو ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے۔ جو لوگ ہمارے شیعہ ہونے کا دعویٰ
کرتے ہیں ان کے اسوالہ تہجیر کو ناہمارے نزدیک زیادہ بہتر ہے حتیٰ کہ خود
ہمارے لئے و کجا وہ لوگ جو صرف امام کے شیعہ ہوں (ولیکن)۔

... النجاة لعنت کھر! بلکہ تم کہو کہ میں آپ کے دوستوں میں سے ہوں
اور ان لوگوں میں سے ہوں جو آپ کی محبت کے درجہ اپنی نجات کی امید رکھتے ہیں۔

۵۲ نعمت واقعی کیا ہے؟

ابراہیم بن عباس کا تب کہتے ہیں ہم حضرت رقیہ کی خدمت میں حاضر تھے

یہ چند روایات بحوالہ تہذیب و ادب و طب و تاریخ ۱۳۴۰ھ کی ہیں۔

ایک فقیر نے کہا اس آئے مبارک (التمس لمن ... النعمیہ)

”اس روز تم سے نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا“ میں ”نعمیہ“ کے
معنی تب سرد ہیں امام نے بلند آواز میں فرمایا تم آیت کی اس طرح تفسیر کرتے
ہو! اور شخص الگ الگ طریقے سے حق بیان کرتا ہے۔ بعض کہتے ہیں اب
سرد مراد ہے۔ بعض کہتے ہیں خواب راحت مراد ہے۔ بعض قائل ہیں کہ زیادہ دقت
کھانے مراد ہیں۔ یہ تفسیر میرے والد نے اپنے والد امام جعفر صادق سے نقل
کی ہے کہ جب یہ بات ان کی خدمت میں بیان کی گئی تو آپ کو غصہ آ گیا۔ اور
فرمایا کہ خدا نے جو چیزیں اپنی مخلوق کو بخش دی ہیں ان کے بارے میں ہرگز
سوال نہ کرے گا۔ اور نہ اس پر منت کرے گا۔ یہ کام تو مخلوق کو بھی زیب نہیں دیتا۔
کہ اگر کسی کو کھانا کھلا دے یا پانی پلا دے تو اسے احسان سمجھے۔ جو چیزیں لوگوں کے
لئے مناسب نہیں ہیں انہیں خداوند بزرگ و بزرگ طرف کیسے منسوب کیا سکتا
ہے؟ و لکن النعمیہ و نبوۃ رسولی (نعمیہ تو ہم اعلیٰ
جیت کی محبت اور دوستی ہے تو جو خداوند متعال کے بعد اس کے بارے میں
سوال کرے گا کیوں کہ اگر میرے لئے توازیات و ولایت کو پورا کیا تو جنت کی
ہمیشہ رہنے والی امتیں اسے ملیں گی۔ امام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پند بزرگوار
نے امام صادق سے اور انہوں نے امام محمد باقر سے اور اس طرح حضرت
علی سے روایت ہے کہ بغیر ان کے تم نے فرمایا (التمس لمن ... لا ذلّ له)

اسے علی! مرنے کے بعد انسان سے جس چیز کے بارے میں سب سے پہلے سوال
ہوگا۔ وہ تو خود خدا۔ میری نبوت اور تہا ربی ولایت کا اقرار ہے جس طرح خدا
نے ان کے لئے مقرر فرمایا اور میں نے ان تک پہنچایا۔ جس نے ان میں چیزوں کا انکار
کر لیا اور اس کا اعتقاد بھی نہیں ہوا تو وہ ایسی نعمتوں کی طرف چلا جائے گا جو کبھی

۵۳۔ انہوں نے کس طرح قیام کیا؟

اسلام میں سبقت کرنے والوں میں سے خباب اللاتؓ میں ہیں۔ کفار نے انہیں کافی اذیت دی تاکہ وہ اسلام سے دستبردار ہو جائیں۔ لیکن وہ راضی نہ ہوئے کفار تک جلا کر ان کی کمر پر رکھ دیتے جس سے ان کی کمر کا گوشت جل جانا۔ گھوہرہ استقامت سے کام لیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے رسول اسلامؐ سے کھانا پر مشتمل کئی شکایت کی۔ اس وقت آنحضرتؐ کھانا کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر پر بکھے آرام فرما رہے تھے میں نے جا کر عرض کیا کیا آپ جس دن گرفتاری سے نجات زد لاؤں گے۔ اور خداوند عالم سے دعا فرمائیں گے کہ وہ میں نجات دے۔ اس وقت پیغمبر اکرمؐ کا چہرہ ہلک رہا تھا۔ آپ اٹھے اور فرمایا: تم سے پہلے لوگوں نے تو بے نصیبت پر صبر کیا ہے۔ انہیں زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ ان کے سروں پر آگ سے رکھ دیتے ان کے گوشت و پوست میں لوہے کی لنگھیاں داخل کر دیتے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنا مذہب نہیں بدلا۔ خداوند عالم اسلام کو ایسی طاقت دے گا کہ منہ سے اسے حضرت مومنؑ تک جانے میں سوائے خدا کے کوئی کلمہ نہ ڈرے گا۔ لیکن تم ہماری کمر بستہ ہو جب کہ صبر زیادہ بہتر ہے۔

خیاب ایک لوہا تھے۔ پیغمبر اکرمؐ انہیں بہت چاہتے تھے۔ آپ ایک مرتبہ ان کے پاس گئے لوگوں نے اس بات کی اطلاع خیابؓ کا مالک کو دی تو وہ دو باگھلا کر ان کے سر پر رکھتی تھی۔ ایک دن خیابؓ نے اپنی مالک کی شکایت پیغمبرؐ سے کی تو پیغمبرؐ نے اس کے لئے بددعا کی۔ اتفاق سے اس عورت کے سر میں شہرہ درد ہوا۔ یہاں تک کہ شدت درد کی بنا پر کئی طرح چلائے اور

لے بیاض اللہ عز وجل

بھونکنے لگی۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ اگر تو اپنی صحت چاہتی ہے تو گرم لوہا اپنے سر پر رکھو خیابؓ گھلا ہوا لوہا خالقؓ کی غرض سے اس کے سر پر رکھتے تھے تاکہ مرض سے نجات لے۔

ایک دن عمر بن خطابؓ نے خیابؓ سے پوچھا کہ مشرکین میں کس طرح شکنجہ دیتے تھے۔ خیابؓ نے اپنی بیٹی سے پراہن اور اٹھایا۔ اور کہا: دیکھو! مرنے جب خیابؓ کی بیٹی دھنکی تو وہ العجب کیا اور کہا خدا کی قسم! میں نے اب تک کسی کی کمر سے نہیں دیکھی۔ خیابؓ نے کہا: مشرکین میری پشت پر آگ جلاتے تھے۔ اور جب تک میری کمر کا گوشت جدا نہ ہو جاتا اس وقت تک کفار آگ بجھنے نہ دیتے تھے۔

خیاب اللاتؓ کا لڑکا عبداللہؓ حضرت امیر المومنینؓ کے مصعبؓ میں سے تھے۔ ایک روز خوارق نہر دان بنہرے کناسے ایک تختہ ان سے گذر رہے تھے تو انہوں نے عبد اللہؓ سے خیاب اللاتؓ کو دیکھا کہ گلے میں تسنن شکارے ہوئے گدھے پر سوار ہیں۔ عبد اللہؓ کے ساتھ اس کی حاملہ بیوی بھی ہے۔ خوارق نے ان سے پوچھا کہ غلے کے دور حکومت کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟

خدا اللہ نے جواب دیا (ان علی اعلمہ) (انفذا بصیرة) علیؓ دیکھا کہ بہت اچھی طرح پہچانتے ہیں اور دین کی حفاظت میں سب سے زیادہ انہوں نے کوشش کی۔ اور انہیں امور میں بصیرت کامل حاصل تھی۔

خوارق نے کہا میں تو آن ہوتا ہمارے گلے میں لٹکا ہوا ہے جس سے ہمارے اقل کا حکم و کتابت۔ یہ کہہ کر اس پیغام کو توہر کے کنارے لڑکے شہید کر دیا۔

۵۵ مسلمان استقامت کھتے ہیں

گفتم قریش نے جب یہ دیکھا کہ کد سے ہجرت کرنے والے مسلمان بھی آرام سے زندہ کی بئر کمر رہے ہیں اور کمینہ بننے والے مسلمانوں کو بھی ابو طالب کی حمایت کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ تو ایک بڑی انجمن بنائی اور ہٹے کیا کہ پیغمبر کو قتل کر دیا جائے۔ جب یہ خبر ابو طالب کو ملی تو ابو طالب سے علاوہ تمام بنی ہاشم مسلمان اور غیر مسلمان کو اپنے ہمراہ ایک درہم کوہ رجبہ عبد البی طالب کہا تھا، ان میں لے کر چلے گئے عبد البی طالب نے درہم کے دونوں طرف نگاہ ان میں کر دیئے اور اشارت کیا پیغمبر کی جگہ اپنے بیٹے علی کو سلا دیتے تھے۔ حورہ عیسیٰ توار کے کمر پیغمبر کے پاس ٹپکتے رہتے تھے۔ جب قریش نے مسلمانوں کی یہ رسالت دیکھی تو اپنے ارادہ میں ناکام ہو گئے اور دوسری تدبیر چننے لگے۔

جہاں اس آدمیوں نے دراندیشی میں پیشہ کر دیا وہ یہاں کیا کیا بنی ہاشم سے تعلقات منقطع کر دیں، زمان کی لڑکیوں کی شادی قریش میں ہونے دیں، لڑکیوں کی شادی ہونے دیں۔ ان سے خرید و فروخت بند کر دیں۔ اور جب تک بنی ہاشم پیغمبر کو قریش کے حوالہ نہ کر دیں ان سے ہر جو صلہ دکی جائے تاکہ پیغمبر کو قتل کر سکیں۔ یہ عہد نامہ کھڑا کر دیا گیا اور ابو جہل کی خادام جاس کو دے دیا۔

بنی ہاشم کو مصد ہو گئے اور کوئی شخص ان سے معاملہ نہیں کر سکتا تھا البتہ حق کے زمانے میں چونکہ عرب کو حرام سمجھتے تھے تو بعض لوگ اس وقت دعا مانگتے تھے۔ دوسرے خبروں سے بھی لوگ کد آتے تھے اور مسلمان بھی شمشیر سے باہر آ جاتے تھے اور اعراب سے کھانے پینے کی چیزیں خرید کر شہر میں جمع کر لیتے تھے مسلمانوں کے معاملہ کرنے وقت اگر قریش میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جاتا تو وہ اس مجلس کو غور

زیادہ قیمت پر خرید لیتا تھا یا فروخت کرنے والے کا سارا مال لوٹ لیا کرتا تھا جب کوئی مسلمان شہر سے باہر آتا اور قریش سے دیکھ لیتے تو اس قدر شکستہ اور سزا میں دیتے کہ وہ مچا تھا مسلمان اتنے زیادہ پریشان ہو چکے تھے کہ ان کے بچے صبر کر کے دھڑکتے ہوئے اور چلائے تو ابل کر تک آوازیں جاتی تھیں، بچوں کی کڑواہٹ، وائیں سن کر اکثر مشرکین افسوس کرتے یہاں تک کہ بہت سے لوگوں نے مخالفت شروع کر دی۔ ابو طالب اس خوف کی بنا پر کہ کہیں قریش مانتے ہیں اگر پیغمبر کو قتل نہ کر دیں ان کے ایک طرف اپنا بستر اور دوسری طرف اپنے کسی لڑکے کا بستر بچھا دیتے تھے اور وہ شہر میں ملتا تھے۔

رات کو جب قریش بچوں کی آوازیں سننے تو صبح آپس میں کہتے تھے رات کسی گندمی ہو تو جواب دیتے تھے بہت ابھی گندمی سوال کرنے والا کہا تھا تمہیں معلوم ہے کہ ہم سے بھاڑیوں کے بچے بھڑک کی وجہ سے مت کب چلا رہے ہیں؟ یہ سن کر بعض قریش خرم ہوئے تھے اور بعض بہت زخمیدار ہوتے تھے اس چیز نے بعض لوگوں کا مس بات پر آدھ کیا کہ وہ پریشیدہ طور پر کچھ کھانے پینے کی چیزیں شہر ابی طالب میں پہنچا رہیں

دیگر لوگوں کے علاوہ حکیمان خدام بن خود نے بھی ایک روز اپنی بیوی خدیجہ کو پیغمبر کو کچھ کھانا ایک اونٹ پر رکھ کر ایک غلام کے ساتھ بھاڑتے دیا اسے ابو جہل مل گیا۔ ابو جہل نے اونٹ کی ہمار کچھ کر کہا تو نے عہد یہاں کی خلافت دوزی کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ میں ان کے پہلوں اور ذیل و خوراکوں کا گارنٹر ہوں کہ بھائی ابو العزری میں وہاں پہنچ گیا تو اس نے کہا اس غلام کو حیدر دے اس کی پیروی کی کہ کچھ کھانے پینے کی چیزیں اس کے پاس تھیں وہ انھیں پہنچا دیا جاتا ہے۔ ابو جہل نے اپنے بھائی کی بات نہ مانی، ہنر کار دوزلوں لڑنے لگے۔

الہدایت کی کوئی اونٹ کی جڑی مل گئی، اس نے البرجہل کے سر پر مار کر زخمی کر دیا۔ البرجہل کو بہت الموس ہوا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس شکست کی اطلاع پیغمبر کو ملے۔

دوسرے شخص جو شعیب اپنی طالبہ میں لکھا لپٹا چھپاتا تھا۔ پیغمبر کا وادہ ملت البراء العاص ربیع تھا۔ درہ تک گئے جوں اور ورا اونٹ پر لڑا کہ لڑتا اور درہ میں اونٹ کو پیچڑھرتا تھا اسی لئے پیغمبر نے فرمایا کہ البراء العاص نے ہمارے دامادی کا حق ادا کر دیا۔

ان پریشانیوں کے باوجود پیغمبر اور ان کے اصحاب نے تین سال تک شعیب الی طالبہ میں زندہ کیس کیس کیا۔ یہاں تک کہ بعض قریش نے شدت ناراضگی کی بنا پر اپنے عہد کو توڑ دیا اور قریش سے اظہارِ ناہنجوئی کیا۔ پیغمبر نے کچھ باتیں البراء العاص کو بتائیں انہیں اسے ضمن میں کہا کہ عہد نامہ کو دیکھ کر کیا ہے اور حق و باطل اسلئے اہم باقی ہے۔ البراء العاص نے یہ بات قریش سے بتائی تو وہ بلاشبہ واقعہ بھی، آخر کار مخالفین شرمندہ ہوئے اور ان کی تعداد بھی کم ہو گئی اور مسلمان شعیب البراء العاص سے باہر آ گئے۔

سہ دوہیاں تنہا نہ ہو سکتی تھیں کہ اپنے ساتھ نافی شعیب اور ان کی تربیت کی۔ نتیجتاً ایک کی شادی پیغمبر نے البراء العاص کے ساتھ کی اور سنی مناسبت سے آہستہ نہیں اپنا داماد بنا۔ (مترجم)

سہ فاشا شواریہ حرہ اولیٰ ص ۵۵۔ - صاحب مطبوعات دہلی۔

۵۶۔ البراء العاص کی استقامت

جب مشرکین نے پیغمبر اور ان کو محاصرہ میں لے لیا تھا اور فراری مسلمانوں کی کوئی خبر نہیں تھی اچانک پیغمبر نے بدرجہا نہ کو دیکھا اور فرمایا۔ البراء العاص! میں تم سے اپنی بیعت اٹھاؤ تم سلاطین کے ساتھ صبر سے باہر نکل جاؤ۔ اور جہاں دل چاہے چلے جاؤ لیکن علیٰ توفیق مجھ سے اور میں اس سے ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ تم نے زار و قطار روٹنا شروع کر دیا اور کہا خدا کی قسم! میں ہرگز آپ کی بیعت نہیں توڑ سکتا۔ میں آپ کو جو ضرر کہاں جاسکتا ہوں۔ اگر میں اپنی بیعت کے پاس جاؤں تو وہ بھی ایک روز مر جائے گی۔ اگر اپنے گھر جاؤں تو وہ بھی ایک روز مر جائے گا۔ اگر میں ان کی طرف بڑھوں تو وہ بھی ایک روز فنا ہو جائے گا اور ان کو موت کی طرف منہ موڑ دینا تو وہ جلد آئے گی۔

پیغمبر اسلام کے سامنے جب البراء العاص نے یہ دیکھ کر یہ بیان کیا تو اس وقت بھی گریہ فرمانے لگے اور البراء العاص کو جنگ کی اجازت دی۔ ایک طرف مل اور دوسری طرف البراء العاص لکھنا۔ مشرکین سے مقابلہ کرنے رہے جب البراء العاص زخموں سے تڑھکا ہوا ہو کر زمین پر گر پڑا تو مشرکین نے اس کا فائدہ اٹھا کر فہمت رسول میں لے آئے اور جہاں سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں نے حق بیعت ادا کر دیا ہے پیغمبر نے فرمایا ہاں۔ پھر ان کے لئے دعائے خیر کی۔ اس کے بعد علیؑ تمہارا جنگ کرتے رہے جنگ اتنی تیز ہو رہی تھی کہ فوسہ زخم علیؑ کے جسم پر مایک پر گئے اور دشمن پر حملہ کرنے میں سولہ مرتبہ زمین پر گر گئے اور چار مرتبہ جبریت سے صوبت انسانیت میں آکر فرمیں سے اٹھا۔ ناگاہک پیغمبر نے دیکھا کہ شدت جنگ کی بنا پر علیؑ کے پیروں پر زخمیں ہو گئے۔ گریہ فرمانے لگے اور عرض کیا چہرہ دگر! تو نے مجھے اپنے دین کو فاسد دینے

کا زہد کیا ہے، اگر تو چاہے تو دشوار نہیں ہے۔

۵۷۔ ایک مسلمان خاندان کی استقامت

[illegible]

ہی عبد اللہ بن عباسؓ تھا ہر انصاری کے والد تھے۔ عربوں میں چوتھی کی زویدہ حضرت
جناب ختم ہونے کے بعد میدان احمدی آئی اور اپنے بھائی عبداللہ بن عرب بن ختم اور
اپنے شوہر عرب بن عمرو اور بیٹے خاویک نامی کو اولاد پر کر کے مدینہ لے گیا۔

سنہ ۱۹۲۵ء روایت ہمارا الانوار جلد ہشتم درموم حضرت عیسیٰ، ناسخ انوارینجی
مذہب سے نقل کی گئی ہے۔

عاشقِ کرم و مروتوں کے ساتھ پیغمبرِ کبریا کی کئی لکھ آدمی تھیں، راستے میں حند سے ملاقات ہوئی تو نبی اکرم کے متعلق پوچھا، ہند نے کہا خدا کا شکر کہ اس کا رسول سلامت ہے، اس کے علاوہ نصیحت ہمارے لئے آسان ہے۔ عائشہؓ پھر اچھا کر اونٹ پر کیا ہے؟ تو حند نے کہا میرے شوہر، بھائی اور بیٹے کے لاشے ہیں حند جب مدینہ گستان کے آخر میں پہنچی تو اونٹ بیٹھ گیا حند نے اسے کٹری اور پتھر سے بھی مارا مگر وہ اپنی جگہ سے نہ اٹھا لیکن جب حند اسے امک کی طرف ہانکتی تو وہ ہوا کی مانند تیز رفتاری سے قدم اگے کر بیٹھ جاتا، حند نے پیغمبر اسلامؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ بیان کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اونٹ کی یہی ماموریت ہے تم پر بتاؤ کہ تمہارے شوہر بڑوں نے گھر سے نکلنے وقت کیا کہا تھا حند نے جواب دیا کہ جب وہ گھر سے نکل رہا تھا تو ہم کی طرف رش کر کے کہا (اللهم لاترکنا)..... فی الشدادۃ خدا یا اہم کچھ گھر واپس نہ کرنا۔ مجھے شہادت عطا فرما۔ تو پیغمبرؐ نے فرمایا کہ اسے انصار اہم میں کچھ ایسا بھی لوگ ہیں جو خدا سے کسی چیز کی خواہش نہ کریں تو وہ روئے کرے گا۔ اور کراہی لوگوں میں سے تھا، پھر فرمایا اس حند! تیرے بھائی عبد اللہ کے سر پر فرشتہ اپنی پردوں سے سایہ رکھے جو ہے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ عبد اللہ کو کہاں دفن کیا جانا ہے۔ تیرا شوہر، بیٹا اور بھائی جنت میں ایک دوسرے کے دروست ہیں حند نے کہا یا رسول اللہ! خدا سے دعا کرتا ہوں کہ میں بھی جنت میں ان لوگوں کے ساتھ رہوں۔

احمد میں جہاں عبداللہ اور عرو کی قبر بنائی گئی تھی وہاں سیلاب آجھاڑا تھا ایک مرتبہ سیلاب آیا تو دونوں کی قبریں بہہ گئیں لوگوں نے دیکھا کہ عبداللہ کا ہاتھ اٹھ اٹھ اٹھ کر تھم رہا ہوتا ہے۔ جب ہاتھ نہ ختم ہوا گیا تو فوراً خون جاری ہو گیا۔ پھر ہر کوئی کھڑا ہوا تو وہیں رکھ دیا گیا۔

جاہر کہتے ہیں کہ میں نے چھ سال بعد اپنے والد کا جسم قبر میں دیکھا مگر اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ سورج ہے جیسا کہ گیارہ مہینوں کی پیدائش پر والد کی گئی تھی وہ بھی تازہ قسم میں نے ان کے جسم میں خوشبو لگا کر انہیں لٹا دیا تھا۔

۱۱۔ منج کی استقامت اور ثابت قدمی منور ہوا ہوا ہے مگر لوگوں کے لئے باعث حیرت بنے۔

۱۲۔ اس کے سرور متنی فرقی لگائی جاتی ہیں اس میں اتنی ہی زیادہ استقامت پیدا ہوا ہے۔

۵۸۔ استاد ابو الخواج کون تھے؟

ابو الخواج اقیری ایک حاکم، وزیر، استاد، لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تم نے کس استاد کی شاگردی کی ہے تو ابو الخواج نے کہا میرا استاد جمل تھا۔ لوگوں نے خیال کیا کہ ابو الخواج نے یہ بات بعنوان مزاح کہی ہے لیکن ابو الخواج نے کہا کہ میں نے مزاح نہیں کیا ہے تو لوگوں نے کہا تم نے جمل سے کیسے درس حاصل کیا۔ ابو الخواج نے جواب دیا کہ سرور کے زمانے میں ایک شہر میں پیدا ہوا تھا ایک محل کو دیکھا وہ پائیز چلانے پر چڑھنا چاہتا تھا لیکن بار بار گر جاتا۔ میں بیٹھا ہوا شمار

شہ فاعل و التواضع جزو اولیٰ چاہا طوعمات دینی و دنیوی ۳۲۲ و ۳۱۱

شہ یک سماہ رنگ کا پردہ رکھا ہوا ہے۔ مبالغہ و کس فساد پر چڑھتا ہے۔

فارسی میں اسے رنگین مبالغہ آلودہ ہے۔

کر تا رہا تو تمام انسانوں کو سنا، سو مرتبہ چڑھا اور گرتا رہا مگر اس نے اپنا ارادہ نہ بدلا۔ دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا میں نماز جمعہ پڑھنے کے لئے کمرے سے باہر گیا چہرہ والہیں آیا تو دیکھا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکا تھا اور چرانے کے نتیجہ کے پاس بیٹھا تھا۔ پھر اس سے جو مجھے درس لیتا پتا چیتا تھا میں نے وہ حاصل کر لیا۔ اسے اور میں سمجھ گیا کہ کلام کرنے کے لئے کوشش اور استقامت ضروری ہے،

اس موقع پر چند اشعار در نظر فرمائیں۔

۱۔ ایک سچے چہرے سے نکلتا تو چاہتا کہ اس کے راستے میں ایک پتھر آگیا۔
۲۔ اس نے اس سخت پتھر سے نرم لہجے میں کہا کہ مہربانی کر کے مجھے تھوڑا سا راستہ دے دیں۔

۳۔ چونکہ خدا اس پتھر کے سر پر مندرارہی تھی اس نے چشمہ کو طراپن لگا کر کہا کہ یہاں سے دروازہ کھول۔

۴۔ مجھے بڑے بڑے درباروں کے سیلاب اپنی بجائے سے نہ بٹانے تو کون ہے کہ تیری وجہ سے میں اپنی جگہ چھوڑ دوں۔

۵۔ پتھر کی ملت سن کر چشمہ نے سر ہٹا دیا اور اس نے ہوا بجا اپنی کنشش ہمراہی کر لی۔ پتھر کو اس کی جگہ سے بٹانا چاہا۔

۶۔ وہ نہایت کوشش و محنت کے بعد اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ اور راستہ بنا دیا۔

۷۔ تم جی کہ کنشش کرو تو میرے حاصل کر سکتے ہو مگر چاہو اس کا حاصل ہونا مشکل ہے۔

شہ الکلی۔ ج ۱ صفحہ ۳۰

- ۸۔ جاؤ خدا سے امید کے ساتھ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہو، کیونکہ مایوسی کا نتیجہ صرف موت ہی ہے۔
- ۹۔ اگر تم اپنے کاموں میں اشتغال و اشتقامت سے کام لو تو ہر مشکل سامان ہو جائے گی۔

۵۹۔ مسلمان کو مستقل مزاج ہونا چاہیے

جن لوگوں نے اسلام قبول کرنے میں ہمت کی ان میں سے عبداللہ بن خدیجہ بھی ہیں وہ ہمیشہ ہجرت کر گئے مریضوں نے انہیں اور کچھ دیگر مسلمانوں کو گھر تیار کر لیا اور مذہب نصرانیت قبول کرنے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا مریضوں نے ایک دینار روغن زیتون گرم کسے کہ ایک مسلمان سے کہا کہ تم مذہب نصرانیت قبول کر لو ورنہ اس تیل میں ڈال دیے مجھاؤ گے مگر اس نے قبول نہ کیا تو یہی نہ آئیں دینے میں ڈال دیا تو تھڑی ویر میں اس کا جسم گلیا اور صرف تھوہان دکھائی دیئے گئے پھر عبداللہ سے بھی دین نصرانیت قبول کرنے کو کہا۔ انہوں نے انکار کر دیا لوگوں نے کہا انہیں بھی دینے میں ڈال دیا جائے یہ سن کر عبداللہ نے دونا شروع کر دیا مریضوں میں سے ایک ضعیف نے کہا یہ خوف کی وجہ سے رو رہا ہے لہذا اسے زوالا ہانے۔ عبداللہ نے جواب دیا کہ تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں اس گرم روغن زیتون سے ڈر رہا ہوں تو ایسا ہرگز نہیں، بلکہ میں تو اس نے رو رہا ہوں کہ مجھ سے پاس ایک ہی جسم درد سے ہے اور تم مجھ پر ظلم کر رہے ہو۔ کاش! میرے جسم کے بالوں کی برابر میرے جسم درد سے بوسے روغن زیتون میں بار بار زندہ کیا جاتا اور راہ خدا میں اسی طرح اپنی جان دیتا، اس وقت تم لوگ مجھے ۷ اذیتیں دیتے اور میں خوش ہو کر راہ خدا میں جان دیتا۔

عبداللہ کی گفتگو سن کر مریضوں کو تعجب ہوا اور وہ عبداللہ کو آزاد کرنے کی طرف مائل ہو گئے۔ مریضوں کے سردار نے عبداللہ سے کہا کہ تم میرا سر جو دلو تو میں آزاد کروں گا۔ عبداللہ نے انکار کر دیا۔ پھر اس نے کہا تم نصرانیت قبول کر لو تو میں اپنی لڑکی کی شادی تمہارے ساتھ کروں گا اور اپنی سلطنت کا کچھ حصہ بھی تمہیں دوں گا مگر عبداللہ نے پھر انکار کر دیا تو مریضوں کے سردار نے عبداللہ سے کہا کہ تم میرا سر جو دلو تو میں تمہارے ساتھ اسٹی مسلمان قیدیوں کو آزاد کروں گا۔ عبداللہ نے کہا اگر تم اسٹی مسلمانوں کو آزاد کر کے کا وعدہ کرتے ہو تو میں تمہارا سر چھوٹنے کے لئے تیار ہوں یہ کہہ کر مریضوں کے سردار کا سر جو دیا تو اس نے عبداللہ کے ساتھ اسٹی مسلمانوں کو آزاد کر دیا جب قید سے رہا ہو کر مسلمان دے پہنچے اور مزین خطاب سے لئے تو عرصہ عبداللہ کا سر جو دیا۔ اصحاب بغیر کبھی بھی بطور مزاح عبداللہ سے کہتے تھے کہ تم نے کافر کا سر جو ما بے نو وہ جو لب میں بکتے کہ خدا نے اسی کے سبب اسٹی مسلمانوں کو آزاد کر دیا ہے۔

۶۰۔ اس میں آسانی طاقت نہ تھی

شیخ نجباء علیہ الرحمہ اپنی کتاب مشکوٰۃ ص ۱۰۱ پر لکھتے ہیں کہ گذشتہ زمانے میں کعبہ اہل بیان سے ایک عابد رہتا تھا وہ دن میں روزے رکھتا اور شب و روز عبادت کیا کرتا تھا، شام کے وقت ایک روٹی ملے ملق وہ آدمی روٹی انتظار میں کھانٹتا اور آدھی روٹی سوکھے لئے رکھ دیتا تھا ایک مدت تک یہی سلسلہ جاری رہا اور عابد پہاڑ پر زندگی سیکھتا رہا۔

آغا فائیک رات اس کے لئے روئی نہائی تو جھوٹا کایا اور سبک کی وجہ سے اسے فینہ بگاڑا۔ خازن کے لئے مسلسل انتظار کرتا رہا کہ مولیٰ کیسے طاعت اس کے لئے روئی آئے، مگر اسے کوئی دوسری چیز بھی نہ مل سکی وہ اسے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتا پھر اس کے نزدیک ایک قرعہ آماد تھا وہاں کے لوگ نہرانی سے عایدیت جو سے ہی پہاڑ سے اتر کر وہاں پہنچے اور ایک نہرانی سے کھانا طلب کیا اس نے عابد کو جو کی دور و میاں دے دیں۔ نہرانی کے گھر کے دروازے پر ایک جھوٹا کایا بیٹھا تھا وہ عابد کے پیچھے چل دیا اور جھوٹا کایا دے کر دیکھا کہ وہ جھوٹا کایا کتے نے عابد کو دامن پکڑ لیا عابد نے ایک روئی کتے کے آگے ڈال دی اور خیال کیا کہ وہ اسے کھا کر واپس چلا جائے گا کتے نے وہ روئی کھائی اور دوبارہ عابد کا دامن پکڑ لیا تو عابد نے دوسری روئی بھی کتے کو کھلا دی مگر وہ پھر بھی واپس نہ گیا اور تیسری مرتبہ عابد کا دامن پکڑ کر پکڑ لیا عابد نے کہا سبحان اللہ! میں نے اتنا بڑے غم کتنا نہیں دیکھا۔ تیرے مالک نے مجھے دو روئیاں دی ہیں یہ حق جو میں نے تجھے کھادیں اب تو کیا چاہتا ہے۔ خدا نے کتے کو قوت گویائی دی اور وہ بولتا ہے بے نیایشی بولیں اس شخص کے گھر پر ایک مدت سے رہنا ہوں اس کی کڑواہٹ کی مخالفت کرتا ہوں جو کچھ وہ مجھے دیتا ہے میں اسی پر قناعت کر لیتا ہوں کبھی ایسا نہیں جوتا ہے کہ اسے اپنے لئے بھی کوئی چیز میسر نہیں ہو پانی تو وہ مجھے بھی کچھ نہیں دیتا۔ اس سے باوجود جب سے میں اس کے گھر پر گیا ہوں وہ اس سے کہتا ہے "اگر اس کے منہ کو کسی سے کوئی چیز نہیں مانگی میری عادت ہے کہ اگر کوئی چیز مانگی ہے تو شکر کرنا ہوتا ہے۔ اگر کچھ نہیں مانگا تو صبر کر لیتا ہوں لیکن تجھے اگر ایک شب روئی نہ مل سکی تو میرا شکر نہ کر سکا اور ذائقہ مالہ کو درمچھوڑ کر ایک نہرانی کے سامنے ہاتھ پھیرا۔ اتنے دوست کو چھوڑ دیا دشمن سے مل گیا

اب بتا کر کہ عابد نے عابد کو عابد اتنا شکر ہوا کہ اس پر فشی طاری ہو کر گئی۔

۶۱۔ سخن چین تو بہ کرتا ہے

حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ خدا نے حق پر دہی کی کہ تہا سے اصحاب میں سے ایک صحابی تم پر سخن چینی کرتا ہے تم اس سے پرہیز کرنا۔ موسیٰ نے عرض کیا یہ کون سا شخص ہے اس نے نہیں پہچانا، تو اسے پہچان دے خدا نے فرمایا۔ موسیٰ! میں اس کے لئے سخن چینی کو بہتر نہیں سمجھتا تو کیسے پہچانوں! کیا تم چاہتے ہو کہ میں خود اس پر سخن چینی کروں۔ موسیٰ نے عرض کیا پھر میں اسے کیسے پہچانوں؟

وحی ہوئی تم اپنے اصحاب کو دس دس کے جدا کر دو پھر ان میں قرعہ اندازی کرو جن کو مل میں سے وہ شخص ہو گا جس میں منوم ہو جائے گا۔ جناب موسیٰ نے یہ کام انجام دیا۔ اس شخص نے جب دیکھا کہ قرعہ درخت نکلا ہے اور اس کے رہوا ہونے کا وقت قریب ہے تو اپنی جگہ سے اٹھ کر بولاموسیٰ جس شخص کی جبین تلاش ہے وہ میں ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! اب ایسا کام ہرگز نہ کروں گا۔ چنانچہ السوات جلد دوم ص ۳۷ پر یہ روایت اس طرح نقل کی گئی ہے کہ ک ایک مہل بنی اسرائیل میں توہا پڑا حضرت موسیٰ نے چند مرتبہ مٹاؤں سے اسے مٹا دیا مگر خدا نے اس کی مٹاؤں سے مٹاؤں نہ ہوئی اور موسیٰ کو وحی ہوئی کہ تہا سے اصحاب میں ایک شخص نصیب کرتا ہے اور اس پر اور اگر تہا ہے لہذا تہا ہی جا

ملہ لنگول۔ ضمیمہ ۱۔ ج اول۔ ص ۱۱

ملہ جبار الانوار۔ منبع اخوندی جلد ۱۲۔ ص ۱۱

قبول نہیں کروں گا۔ ہوسکتا ہے عرض کیا وہ کوئی شخص ہے؟ خدا نے ارشاد فرمایا۔
موتھا! میں غیبت سے لوگوں کو شیع کرتا ہوں تو خود کیسے غیبت کروں تم
اپنے اصحاب سے کہو کہ سب تو بکر ہیں تاکہ ان کی دعا قبول ہو سکے اور لوگوں
نے توبہ کی تو خدا سے پانی برسیا۔

۶۲۔ قیامت میں غیبت کی سزا

شیخ بیہار علیہ الرحمۃ اپنی کتاب مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ ایک
روز ایک جگہ میرا ذکر ہوا تو حاضرین میں سے ایک شخص جو مجھ سے دوستی و
محبت کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا میری غیبت کرنے لگا اور غیر مناسب باتیں میری
طرف منسوب کرنے لگا۔ اس کے پیش نظر خداوند عالم کا یہ قول نہ قرار ایسا...
افہ میثا، یعنی کیا تم لوگ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتے ہو؟ اگر پسند
نہیں کرتے تو غیبت بھی نہ کرو۔ جب اسے یہ معلوم ہوا کہ مجھے تمام واقعات کی اطلاع
مل چکی ہے تو اس نے بہت طوفاں کی خطا مجھے لکھا اس میں میری رضایت اور اپنے
لئے سعادت چاہی جیسا کہ اس کے جواب میں لکھا کہ تم نے میرے پاس جو بدیر بھیجا
ہے خدا تمہیں اس کا بدلہ دے کیونکہ تمہارے بدیر سے قیامت میں میری نیکیوں کا
بدلہ بھاری رہے گا دفعہ دروفا..... افت مند ہری! حضرت رسول اکرم
سے روایت ہے آپ نے فرمایا روز قیامت ایک شخص کو تمام حساب میں لایا جائے
گیا تو اس کے نیک اعمال میں ان کے ایک طرف اور برے اعمال دوسری طرف
رکھ دیئے جائیں گے اس کے گناہوں کا بدلہ دینی ہوگا اس وقت ایک مرد کو کاندہ
اس کی نیکیوں کی طرف رکھ دیا جائے گا تو خدا اس کے اچھے اعمال برے اعمال
سے زیادہ جو تباہیں گے تو وہ عرض کرے گا پروردگار! میرے تمام نیک اعمال

تو میزان میں موجود تھے یہ دیکھ کر کیا؟ میں نے تو ایسا کوئی عمل انجام نہیں دیا
جسے جواب آئے گا کہ یہ اس کا بدلہ ہے جو لوگوں نے تمہاری غیبت کی تھی۔
یہ حدیث مجھے زبانی شیخ بیہار کو، قجبار اشکریہ ادا کرنے کی طرف متوجہ
کرتی ہے کیونکہ تم نے مجھے ایک چیز دی ہے حالانکہ اگر تم میرے سامنے ایسا
کوئی کام یا اس سے بھی بدتر کرتے تو میں نہیں کوئی جواب دیتا بلکہ معاف
کر دیتا۔ افسوس چند روزہ زندگی میں بھی تیرے ساتھ وفا کرتا۔ اس کے بعد
انہوں نے اپنے یہ اشعار لکھے۔

ترجمہ: ۱۔ ہماری تو حادثات کسی کو سنا سننے کی نہیں ہے لیکن نگہیں کوئی سنا سنے
جب ہم ہم کسی سے نہیں کہتے ہیں۔
۲۔ اور اگر ہماری بنیاد جبرے دھواں پھٹنے لگے تو ہماری فریاد سے آگ نہ
برسے گی۔
۳۔ روز چشمہ دیدہ خاطر ایک ہی جگہ میں خالہ کی بنیادیں منہدم کر سکتے ہیں۔
۴۔ اگر بادِ سخن کو ہم اہانت دے دیں تو دیکھتے ہی دیکھتے پوری دنیا کو
زیر و زبر کر دیں۔ (شیخ بیہار علیہ الرحمۃ)

۶۳۔ ہم اپنے بھائیوں کا گوشت نہ کھائیں

پیغمبر اکرمؐ نے ایک روز حکم دیا کہ سب مسلمان روزہ رکھیں اور جب تک
امہانت نہیں دی جائے افطار نہ کریں شام کو ایک شخص نے آکر عرض کیا
یا رسول اللہ! ہم اب تک روزہ سے تھے کہ اب افطار کر سکتے ہیں؟ جو پوچھتا
آنحضرتؐ افطار کی اہانت دے دیتے تھے۔
ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ میرے خاندان کی دولت رکھوں نے روزہ

رکھا ہے لیکن انہیں آپ کے پاس آتے ہوئے شرم محسوس ہوتا ہے آپ انہیں
انظار کی اجازت دیتے ہیں؟ یہ سن کر رسول اسلام نے اس کی طرف سے رخ موڑ
لیا اس نے دوسری مرتبہ پرسش کیا مگر آپ نے یہ بھی سن کر توبہ نہیں کی جب اس شخص
نے میری مرتبہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا تم مجھ سے امانت مانگ رہے ہو؟ وہ روزہ
سے ہی نہیں کھیں جو صبح سے برابر لوگوں کا گوشت کھا رہا ہو وہ کیسے روزہ سے رہ
سکتا ہے؟ ماٹران سے کہہ دو کہ اگر روزہ سے تعین تو فارما ہوں۔

اس شخص نے واپس آکر پیغمبر اسلامؐ کو حکم پہنچا دیا کہ یوں نے جب تیرے
تو دونوں کے من سے گوشت کے ٹکڑے نکلے اس شخص نے واپس آکر پیغمبر اسلام
سے واقعہ بیان کیا حضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے تمہیں یہ نصرت میں میری
بیان ہے اگر وہ ٹکڑے ان کے شکم میں رہ جاتے تو آتشِ جہنم انہیں گھیر لیتا۔

۶۴۔ اس نے غیبت کرنے والے کو سزا دی

حضرت مراد علیؒ نے فرمایا کہ ایک شخص نے امام زین العابدین علیہ السلام
سے عرض کیا کہ فلاں شخص کچھ ناجائز باتیں آپ کی طرف منسوب کرتا ہے کہہ دیجئے
کہ آپ دین پر عزت قائم کرنے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں امامؑ نے
فرمایا تم نے اس کی ہتھیں کا حق ادا نہ کیا کیونکہ اس کی باتیں مجھ سے ہلان کر دیں
اور میرا بھی حق ادا نہ کیا کیونکہ میں جو باتیں اپنے ایک بھائی سے متعلق کہتا ہوں جانتا تھا
وہ تم نے مجھ سے بیان کر دیں۔ ہم دونوں ایک روز مرجا نہیں گئے اور محمدؐ میں ایک
دوسرے سے ملاقات کریں گے تو خدا سوال کرے گا کہ تم نے کیوں غیبت کی؟ تم

لے کشف المرید فیہ دہ الرصد ص ۷۰

غیبت سے بچتے رہو۔ غیبت جہنم کے کنوئیں کی غذا ہے۔ غمنا نہیں اس بات کی
طرف بھی متوجہ رہنا چاہیے کہ جو لوگوں کے میوہ زیادہ بیان کرتا ہے وہ اپنے
میوہ لوگوں میں بہت زیادہ تلاش کرتا ہے۔

حلقہ کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کس شخص
کی گواہی قبول ہو سکتی ہے اگر کسی کی قبول نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جو فطرتِ اسلام
رکھتا ہو اس کی گواہی قبول ہو سکتی ہے۔ تو میں نے پوچھا کہ جو لوگ گناہوں سے
نزدیک ہوں ان کی گواہی قبول ہو سکتی ہے؟
امام نے فرمایا۔

حلقہ: اگر ان لوگوں کی شہادت قبول نہ ہو تو انبیاء و اوصیاء کے علاوہ
کسی کی شہادت قبول نہ ہوئی چاہیے کہ یہ نہ وہ فقط معصوم ہیں جس شخص کو ہم
اپنی آنکھوں سے گناہ کرتے ہوئے نہ دیکھو یا اس کے گناہ کی دو عادل گواہی نہ
دیں وہ صاحبِ عدالت ہے اور اس کی گواہی بھی قبول ہو گی۔ اس کے رموز و
اسرار کو پیشہ رکھنا چاہیے اگرچہ وہ خدا کا معصیت کار ہو۔ جو شخص ایسے
شخص کی غیبت کرے کہ تو جو چیز اس میں پائی جاتی ہے اس کے سبب رہیں۔
.... الخیفاء، وہ خدا کی دوستی سے خارا ہو جاتا ہے اور شیطان کی دوستی
میں داخل ہو جاتا ہے۔

میرے والد ماجد نے اپنے آباؤ اجداد سے اور انھوں نے پیغمبر اسلامؐ سے
نقل فرمایا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی عورت کی غیبت کرتا ہے
تو خدا را قطعیت..... المیہ، عصمت ایمان کو جو کہ مؤمنین کے
حقوق کی حفاظت ہے ان دونوں کے درمیان سے ختم کر دینا ہے اور غیبت کرنے

والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

۶۵۔ خدا کے علاوہ کسی پر سحر و سہر نہ کرو

حضرت صادق آل محمد نے فرمایا کہ جب جناب یوسف کو قید کر دیا گیا تو خدا نے ان پر تعجب و خواب نذر الہام فرمادی تھی۔ جناب یوسف لوگوں کو خواب کی تعبیر کرتے تھے جس روز جناب یوسف گرفتار ہوئے تھے اسی روز ورجان بھی گرفتار کئے گئے تھے دوسرے وفد مسیح کو انہوں نے یوسف کے پاس آکر عرض کیا ہم نے رات خواب دیکھا ہے میں تعبیر بتائیے۔ جناب یوسف نے یوحنا تم نے کیا دیکھا؟

ایک نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ قصوری روٹی میں اپنے سر پر رکھ کر لے جا رہا ہوں اور اسے ہر بندے دکھا رہے ہیں۔ دوسرے نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آگ اور ٹیڑھے رہا ہوں۔ جناب یوسف نے ان دونوں کے جواب میں فرمایا میں اسی تعبیر بیان کروں گا کہ اٹھنا کھانے سے پہلے اس کی تحقیقت ظاہر ہو جائے گی تمہیں سے ایک تو بادشاہ کا ساقی بنے گا اور اسے شراب پلانے کا لیکن دوسرا تختہ دار پر لٹا دیا جائے گا۔ پھر بندے اس کے سر پر میچ کر اس کا منہ کھانے لگے جس سے جناب یوسف نے کہا تھا کہ تجھے دار پر لٹا دیا جائے گا اس نے کہا میں نے تو کوئی خواب نہیں دیکھا ہے۔ آپ سے یوں جھوٹ کہہ دیا تھا۔ جناب یوسف نے فرمایا کہ تو نے جو کچھ پہچاننا وہ گزر چکا۔ اب جھوٹ اور سچ اس میں فائدہ نہیں رکھتا۔ میں نے جو کچھ بیان کر دیا وہی ہوگا اگر تم قول۔ بندہ

ملہ بہار، جلد ۱۶، ص ۱۸۹ - ۱۸۵

پھر جس شخص کے آزاد ہونے کی امید تھی جناب یوسف نے اس سے کہا کہ بادشاہ سے میرا بھی ذکر کرنا لیکن وہ دوسرے شیطانی کے سبب قبول کیا اور یوسف کا تذکرہ بادشاہ سے نہ کیا رات رات سال نہ پڑھتا رہا۔ کیونکہ اس وقت وہ اپنے پروردگار کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور دوسرے پر اعتماد کیا۔ خدا نے یوسف کو وحی کی کہ جس رات خواب کئے تھے وہاں آتا ہے اور کس نے تمہاری صحبت یوسف کے دل میں جاگزیں کر دی تھی۔ جناب یوسف نے عرض کیا یہ وہو کارا وہ تیری ہی ذات ہے۔ خدا نے مجھ پر فرمایا کہ اس فائدہ کو انہوں نے پاس کس لئے سجاوا اور تمہیں وہ دعا کس نے بتائی جس کے سبب تم کنوئیں سے باہر نکلے؟ یوسف نے جواب دیا خدا یا تیری ذات ہے۔ خدا نے یوحنا یوسف، جب لوگوں نے تمہیں زندہ کئے ہر دے میں تہمت لگائی تو کس نے بچے کو زبان و عطا کر کے کہیں خواب دلائی؟ یوسف نے کہا معبود تو نے ہی اہم کام انجام دیا۔ خدا نے مجھ پر چھپا کر کہیں حذر رکھ کر بیوی اور دوسری تمام عورتوں کے مکرو و مکر سے بچایا۔ یوسف نے کہا تمہیں نے راقا نکلیں..... سبحان، خدا نے فرمایا کہ اس وقت تمہیں دوسروں نے کیوں بھاڑا لگی۔ مجھ سے کیوں دھڑلے نہ کیا کہ میں تمہیں زمانہ سے رہا کر دیتا۔ تم نے میرے ایک بندے سے خواہش کی کہ وہ ایک ایسے شخص سے جو میرے اختیار میں ہے تمہارے سفارش کرے۔ تم نے چونکہ ایک بندے کو دوسرے بندے کے پاس بھیجا ہے لہذا اب مزہ رات سال تک تمہیں رہا رہو۔ ملہ جناب یوسف نے اپنے بھائی بنیامین کو تمہد کر دیا تو جناب یوسف نے خط لکھا اور خواہش کی کہ وہ بنیامین کو آزاد کر دیں اس خط میں فراق یوسف میں

اسے مانگے سے پہلے ہی دے دیتا ہوں تو کیا اگر وہ سوال کرے تو کیا میں نہ دوں گا؟ اس نے اُمتیہاہ کیا ہے کیا دنیا و آخرت کی سزا و تین میرے ہی ہاتھ میں ہیں؟ اگر سالن آسمانوں اور زمین کے رہتے والے تمام لوگ اگر مجھ سے کچھ مانگیں اور میں ان کی تمام حاجتیں پوری کر دوں تو پھر کس کی ہمارے میری حکومت و اقتدار میں کی واقعہ نہیں ہو سکتی۔ اس ملک میں کیسے کی واقعہ ہو سکتی ہے جس کا میں مالک ہوں۔ وہ شخص بد بخت ہے جو میری نافرمانی کرے اور پھر مجھ سے منیت نہ بچا ہے۔

۶۶۔ ہمیں صرف خدا سے دعا مانگنا چاہیے

جب قوم نمرود نے جن کو گرائے کے جسم میں جناب ابراہیم کو گرفتار کر لیا تو نمرود نے آپ کی سزا کے متعلق لوگوں سے مشورہ کیا سب نے کہا کہ حقوقہ..... غافلین، ابراہیم کو آگ میں جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو۔ نمرود کو یہ رائے پسند آئی۔ ابراہیم کو قید کر دیا گیا تاکہ آگ جلائے کے دیرانی اور مقدمات فراہم ہو سکیں۔ ایک مدت تک قوم نمرود نے لکڑیاں بھی کیں ابراہیم کو نذر آتش کرنا ان کی نظر میں اتنا زیادہ اہم تھا کہ اگر کوئی مریض ہو جائے تو وصیت نہ کرتا تھا کہ اس کے مال سے فلاں مقدار دیا ابراہیم کو جو مال کے لئے ایندھن خرید دیا یا عورتیں اون بناتیں تو اس کا پیسہ آگ جلائے کے مستقیم کو دے دینی تھیں۔ انہوں نے اتنی زیادہ آگ جلائی کہ پرندہ بھی اس کے اوپر سے نہیں گذر سکتا تھا۔

نمرود کے حکم سے، لوگوں نے ایک ہندو عورت بنائی تاکہ نمرود اس پر بیٹھ کر ابراہیم کو آگ میں جلتے ہوئے دیکھ سکے۔ جب کوئل کے قریب ہر کوٹھا

کے کنارے آگ جلائی گئی اور اس کے شعلے بلند ہوئے تو حرارت اتنی زیادہ بڑھ گئی کہ خود وہ لوگ ابراہیم کو آگ میں ڈالنے سے عاجز ہو گئے۔

شیطان نے انہیں بتایا کہ ایک شہنشاہ بنائیں اور اس کے ذریعے ابراہیم کو آگ میں ڈال دیں لوگوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا۔ نمرود اپنی جگہ بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا۔ چند ہی گھنٹات میں پھل بج گئی۔ دنیا کی ہر شے زبان حال سے خدا کی بارگاہ میں شکوہ کر رہی تھی جن میں نے کہا تھا یا ابراہیم کے سوا کچھ پتیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ تجھے پسند ہے کہ انہیں آگ میں جلا دیا جائے؟ ملائکہ نے عرض کیا پروردگار! تیرے غلیل کو لوگ آگ میں ڈال رہے ہیں؟ خدا کے جواب دہاکہ اگر وہ مجھے پکارے گا تو میں حاجت روائی کروں گا۔ جہنم نے عرض کیا خدا یا! ابراہیم کے علاوہ روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا نہیں ہے۔ لوگ اسے آگ میں ڈال رہے ہیں۔ جواب ملا خاموش ہو جا۔ جو ہندہ تیری طرح خدا سے ملتا خیر جس وقت چاہوں اسے نجات دوں۔ مجھے پکارو تو میں اس کا جواب دوں گا۔

اس وقت جہنم نے آکر ابراہیم سے کہا ابراہیم! تمہاری کوئی حاجت ہے؟ ابراہیم نے جواب دیا راحا..... الوکلے، مجھے جسے کوئی حاجت نہیں۔ خدا ہی میرے لئے کافی ہے اور وہی میرا مددگار ہے۔

میکائیل نے آکر عرض کیا ابراہیم میرے اختیار میں باقی ہے اس کے بغیر آگ بجھا دوں؟ ابراہیم نے کہا نہیں۔ ہوا پر منور شے نے آکر کہا ابراہیم اگر کہو تو ابھی ایک طوفان کھائے اور یہ تمام آگ پر لگندہ ہو جائے۔ ابراہیم نے کہا نہیں۔ پھر جبریل نے عرض کیا ابراہیم! خدا سے التماس کرو کہ وہ تمہیں نجات دے لے نفع..... جہان! ابراہیم نے کہا میرے لئے یہی کافی ہے کہ وہ مجھے

اس حالت میں دو کور ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ابراہیم نے دست نیاز بلند کر کے کہا رب اللہ
برخیز! اور خدا نے آگ سے فرمایا (کوئی بردا) اے آگ! ٹھنڈی ہو جا۔
آگ اتنی ٹھنڈی ہو گئی کہ سردی کی وجہ سے ابراہیم کے دانت جیسے گئے۔ خدا نے
پھر فرمایا (سلا فاعل ابراہیم) ابراہیم کے لئے باعث سلامتی بن جا۔ لوگ متحمل
حالت میں سو ہو گئی۔ جبریل آگ میں آکر ابراہیم سے گفتگو کرنے گئے۔ مرفوعہ
نے دیکھا ابراہیم بیٹھے ہوئے الطہان کے ساتھ ایک آدمی سے گفتگو کر رہے ہیں
رفضا ابراہیم..... ابراہیم! سہ

یہ دیکھ کر مرفوعہ نے کہا اگر کوئی کسی کو اپنا معبود بنانا چاہے تو وہ ابراہیم
کے خدا کو اپنا پروردگار بنالے۔

۶۸۔ حضرت موسیٰ نے پیغمبر میں کیا دیکھا؟

ایک روز ملک الموت جناب موسیٰ کے پاس آئے۔ ملک الموت کو
دیکھتے ہی جناب موسیٰ نے پوچھا تم کیوں آئے ہو۔ مجھ سے ملاقات کرنا چاہتے
ہو یا میری روح قبض کرنے کے لئے آئے ہو؟ ملک الموت نے جواب دیا
آپ کی روح قبض کرنے کے لئے آیا ہوں۔ جناب موسیٰ نے اپنی والدہ اور
بھول سے رخصت ہونے کی اجازت چاہی۔ ملک الموت نے کہا مجھے اتنی
مہلت کی اجازت نہیں دی گئی ہے جناب موسیٰ نے ایک سجدہ کرنے کی مہلت

ملے اس داستان میں چند روایات سے استفادہ کیا گیا۔ جبار ج ۱۵ ص ۲۰۲

اباب نرود آمدن ملائکہ برای نجات ابراہیم، سفینہ ج ۲، ص ۱۰۲۔

ماگنی ملک الموت نے اجازت دے دی تو جناب موسیٰ نے سجدہ کیا۔ میں حاضر
مرض کیا پروردگار! ملک الموت کو حکم دے کر وہ مجھے میری والدہ اور بھول
سے ملنے کی اجازت دے دے۔ خدا نے فرمایا کو حکم دیا کہ موسیٰ کی روح قبض
کرنے میں تاخیر کرے تاکہ وہ اپنے بھائی اور والدہ سے ملاقات کر سکے۔ جناب
موسیٰ نے اپنی والدہ کے پاس آکر مرض کیا کہ مادر گرامی! مجھے بخشش دے۔ مجھے
ایک مرفوعہ بخش ہے۔ مادر موسیٰ نے پوچھا کہاں کی سفر ہے؟ کہا سفر آخرت۔

مادر موسیٰ نے رونا شروع کر دیا جناب موسیٰ اپنی والدہ سے رخصت ہو کر اپنے بھائی
بھول کے پاس آئے اور ان سب سے بھی رخصت ہوئے۔ جناب موسیٰ اپنے بھائی
بچے سے بہت صحبت کرتے تھے۔ اس نے جناب موسیٰ کا دامن پکڑ کر زار و قطار ونا
شروع کر دیا تو حضرت موسیٰ نے بھی برداشت نہ ہو سکی۔ چنانچہ وہ بھی گریہ کرنے
لگے۔ خدا نے پوچھا موسیٰ! تم ہمارے پاس آئے وقت امتنا زیادہ کیوں رو رہے ہو؟
موسیٰ نے عرض کیا پروردگار! میں اپنے بچے کی وجہ سے دور باہوں کیونکر ان
سے بہت محبت کرتا ہوں تو خدا نے فرمایا موسیٰ! اپنا عصارہ دیا پہ مارو۔

جناب موسیٰ نے دریا پر عصارہ اتار کر تھک پتیا ہو گیا اور ایک سفید پتیر
وگھائی دینے لگا جناب موسیٰ نے دیکھا پتیر میں ایک چھوٹا سا کچھڑا ہے اور اس کے
مذہب میں ہنسی پڑ رہی ہے۔ کچھڑا اس سے کو نکھار رہا ہے۔ وہی جہنمی موسیٰ! اس دریا کے
اندر پتیر کے درمیان رہنے والے اس پتیر کے گرد کبھی فراموش نہیں کرنا تو کیا
تمہارے بچوں کو وصول ملے ہوں۔ مطمئن رہو یہ ان کی بہترین حفاظت کرنے والا
ہوں۔ موسیٰ نے ملک الموت سے کہا تم اپنا کام انجام دو۔ ملک الموت نے جناب موسیٰ
کی روح قبض کر لی!

۶۹. علاجِ نبی اور توکل بھی

جناب موسیٰ بن عمران بیمار پڑے تو نبی اسرائیل ان کی عبادت کے لئے آئے لوگوں نے ان کے مرض کی تحقیق کے بعد کہا اگر فلاں گھاس سے آپ اپنا علاج کرنا تو مرض دور ہو جائے گا لقائے لا افعالہ غیر دوا، جناب موسیٰ نے فرمایا میں دوا استعمال نہ کروں گا خدا مجھے بغیر دوا کے نجات دے گا۔ جناب موسیٰ ایک ہفت تک مر رہے، پھر وحی ہوئی کہ میری عزت و مہارت کی قسم میں اس وقت تک نہیں شفایاؤں گا۔ دوں گا جب تک کہ تم اس دوا کے ذریعے جو نبی اسرائیل نے بنائی ہے، اپنا علاج نہ کرو گے۔

جناب موسیٰ نے لوگوں کو بلا کر دوا سنگھائی، علاج کے کچھ ہی دن بعد نبی کو شفا مل گئی، مگر وہ اپنے قول پر دل ہی دل میں خدا سے ڈر رہے تھے تو خدا نے فرمایا ارادت منافع الاشیاء، موسیٰ کیا تم اپنے توکل کو سبب میری خلوص کے رہو؟ اس کو نہ کہ گناہ ہے، پھر میرے ملاؤ کس نے یہ بڑے ٹھہرے فائدے اس گناہ میں قرار دیئے ہیں۔

۷۰۔ جو لوگ خدا پر بھروسہ کرتے ہیں

احنف بن تمیم نے کہا کہ ایک روز میں نے اپنے چچا معصوم سے اپنا درد بیان کیا تو اس نے میری بہت سرزنش کی اور کہا بھیا اگر کس مصیبت کے وقت تم نے اپنے حالات کسی شخص کو سنائے تو وہ مال سے خالی نہیں یا تو وہ شخص تنہا رہا

دوست ہو گا تو سن کر بغیر دوا ہو گا یا دشمن ہو گا تو سن کر خوش ہو جائے گا۔ اپنی پریشانی مخلوق کے سامنے بیان نہ کرو وہ تو خود ہی اسے بہ طوف کہنے کی قدرت نہیں دے سکتے بلکہ جس نے سبب اس پریشانی میں مبتلا کیا ہے اس سے شکایت کرو اور وہی بیماری پریشانی دور کر سکتا ہے۔ چنانچہ اسی سال سے میری ایک آنکھ سے کچھ دکھائی نہیں دینا لیکن میں نے کسی سے یہاں نہیں کہا۔ یہاں تک کہ میری بیوی بھی نہیں جانتی کہ میری ایک آنکھ خراب ہے۔ لے

۷۱۔ عمل میں خلوص

جب عمرو بن عبدود جو کہ ایک ہزار مردان جنگجو کے برابر سمجھا جاتا تھا جنگِ حجاب میں بار بار طلب کر رہا تھا تو اس سے مقابلے کے لئے سامانوں میں کوئی عورت نہیں کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت علیؓ نے بغیر اسلام نہ آنے اور جنگ کی اجازت چاہی بغیر جہاد کے فرمایا عمرو بن عبدود! اس عمرو بن عبدود ہے۔ علیؓ نے عرض کیا روا تا من ابی ابی طالب، جس میں علی بن ابی طالب ہوں جب علیؓ میدانِ جنگ کی طرف عمروؓ کے مقابلے کے لئے چلے تو حضرت رسولؐ نے فرمایا (برزہ الاسلام کلمہ ان الکفر کلمہ) تمام اسلام تمہارے کفر کے مقابل ہے اور اسی وجہ سے جنگِ حجاب میں رسولؐ نے فرمایا (مترجہ من ردا) یوم القدر افضل من مہادۃ الشقیلین، ایک نبرد میں علیؓ کی ایک عزت و جلال اور انس کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ تمام مسلمین اور اسلام اسی عزت کے سنو کر کم ہوا جس کے ذریعے علیؓ نے عمرو بن عبدود پر فتح پائی۔

اسی حقائق پر تین موقع پر علیؑ نے جب مرو کو نذر کیا اور اس کے سینہ پہ
سوار ہوئے تو مسلمان چلائے گئے اور رسول اسلامؐ سے کبر سبے تھے کہ یا رسول اللہؐ
علیؑ سے کہئے کہ مرو کو قتل کرنے میں جلدی کریں۔

اور بیٹیز فرمایا تھے کہ علیؑ کو ان کی عمریٰ کے مطابق جنگ کرنے دو۔ وہ
اپنے کاموں میں دوسرے سے زیادہ دانا اور باہم جہت میں جب علیؑ نے مرو کا سر مبارک
دیا تو پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں لائے۔ آنحضرتؐ نے بوجھا منیٰ، ترہنے مرو کا سر
جدا کرنے میں کیوں توقف کیا؟ علیؑ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! جب میں نے اسے
قتل پر لگادیا تو اس نے میرے ساتھ بے ادبیا کی، تو مجھے غصہ آ گیا۔ لہذا میں
اس بات سے ڈرا کہ اگر میں اسے اس حال میں قتل کروں تو ایسا نہ ہو کہ میرا
یہ عمل قتلِ طرار و قتلِ نفس کے لئے ہو۔ چونکہ اس نے میرے ساتھ بے ادبیا کی
تھی لہذا میں کوڑا بہا یہاں تک کہ میرا غصہ ختم ہو گیا تو میں نے اطماعت و رضائے
النبیؐ کی خاطر اس کا سر جدا کر دیا۔ صلہ

۷۔ عمل خالص کا اثر

بنی اسرائیل کے بعض لوگ ایک درخت کی کھجور سے عبادت کر رہے
تھے۔ اس درخت کے قریب ہی ایک ماہر ہتھکڑا، ایک روز اس نے ایک تیر
اٹھایا اور درخت کاٹنے کے لئے لگیا۔ راستے میں اسے شیطان ملا اور کہا تم ایسا کیا کریں
مگر نہ چاہتے ہو جس سے تمہارا کوئی فائدہ نہ ہو اور ایک بے فائدہ کام کے لئے تم
نے عبادت چھوڑ دی ہے۔ شیطان ماہر کو متعلق و غلام بنا تھا۔ آخر کار اسناد کی

نوبت آگئی۔ ماہر اور شیطان نے ایک دوسرے کا گریبان کھینچ لیا لیکن عابد نے
جلد بولنا، شیطان پر غلبہ پانا اور اس کے سینہ پہ چڑھ گیا۔
شیطان نے کہا تم مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایک مشورہ دوں گا اگر تمہیں پسند نہ آ یا تو
جو تمہارا دل چاہے وہ کرنا۔ عابد نے کہا کیا مشورہ دینا چاہتا ہے؟ شیطان نے
کہا چونکہ تو ایک حاجت مند آدمی ہے۔ لہذا میں روزانہ تیرے لئے دو دینار دے
کر دوں گا تا کہ تیرے اخراجات میں کوئی پریشانی نہ ہو اور دوسرے حاجت مند
افراد پر بھی فوائد اتفاق کر سکیں۔ درخت کاٹنے سے اس مشورہ کو قبول کرنا تمہارے
لئے زیادہ مناسب ہے۔ اگر تم اس بات پر راضی ہو تو تمہیں روزانہ دو دینار چاہیے
کیجئے گے نیچے سے ملتے رہیں گے۔

عابد نے شیطان کی بات قبول کر لی اور واپس چلا گیا۔ قراداد کے مطابق
روزانہ ایک سو دو دینار ملتے۔ لیکن تیسرے روز وہ تلاش کرتا رہا مگر کچھ ملا۔ عابد
نے درخت کاٹنے کے لئے دوبارہ تہہ اٹھایا راستے میں پھر شیطان سے ملاقات ہو گئی
اس مرتبہ پھر دونوں نے نزاع ہو ا مگر اس دفعہ عابد زمین پر گر پڑا اور شیطان ان
کے سینے پر سوار ہو گیا اور کہا اگر تم اپنا درخت کاٹنے کا ارادہ نہیں بدلتے تو میں
ابھی قتل کر دوں گا۔ عابد نے اس سے مفویٰ خواہش کی اور بوجھا منیٰ کیا وجہ یہ پہلے
تو مغلوب ہو گئے تھے اور اب مجھ پر غالب ہو گئے۔ شیطان نے کہا چونکہ تم پہلی
مرتبہ خلوص نیت کے ساتھ خوشنودی خدا کی خاطر آئے تھے لہذا مجھے مغلوب کر
دیا تھا چونکہ خدا کے خاص بندوں پر ہمارا بس نہیں مہلتا لیکن دوسری مرتبہ
تم دینار کی وجہ سے آئے ہو اسی وجہ سے مغلوب ہو گئے۔ صلہ

۴۔ خلوص کے مطابق بدلہ

ایک شخص کہتا ہے کہ میں بغداد کے ساتھ جنگ کے ارادے سے گھر سے نکلا راستے میں ایک شخص سے ملاقات ہو گئی۔ وہ بیچا ہوا تیرو روہ تھا جس میں مسافر گھوڑے کے لئے چارہ رکھ کر چلتے تھے اور کھانے وقت گھوڑے کے منہ پر ہاتھ دیتے تھے، تیج رہا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ مجھ سے ہے کہ میں اس نوبرہ کو خرید کر استفادہ کروں اور جب فلاں جگہ پہنچوں گا تو زیادہ قیمت پر فروخت کر دوں گا۔

رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے نازل ہوئے ایک نے دوسرے سے کہا: قباہدین کے نام کھو۔ تو اس نے کھنا شروع کیا تو پہلے فرشتے نے کہا کھو فلاں شخص تمنا کر کے کی عرض سے آیا ہے۔ دوسرے کے لئے کہا کھو وہ تمنا کر کے لئے آیا ہے میرے کہے بارے میں کہا کھو کہ وہ ریا کاری اور خود نمائی کی عرض سے آیا ہے پھر جب میری دہری آئی تو کہا کھو میں تجارت کے لئے آیا ہے۔ یہ سن کر میں نے رونا شروع کر دیا اور کہا خدا کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہے جس کی تجارت کر سکوں میرے ہارے میں تم بھی غور کرو۔ تو فرشتے نے کہا کیا تم سے یہ نوبرہ فائدہ حاصل کرنے کی عرض سے نہیں خریدتا؟

میں نے کہا میں تاجر نہیں ہوں، میرا مقصد تجارت تھا، تجارت نہیں۔ یہ کہہ کر میں نے پھر رونا شروع کر دیا۔ تو اس نے دوسرے فرشتے سے کہا کہ اس طرح کھو کہ یہ شخص جہاد کے لئے آیا تھا لیکن اسے میں ایک نوبرہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے خرید لیا تھا، اب خدا جو چاہے گا اس کے بارے میں فیصلہ کرے گا بلکہ

لے نزدعت الہی اس ۱۵ ص۔

۵۔ ایک عاقل و سزاوارتہ مخلوق عمل

کتاب دارالسلام میں خزانہ نراق سے نقل کیا گیا ہے کہ خاقان آماکے ایک عالم بزرگوار، جو کہ عالم دارالمیاس کے داماد تھے۔ کہتے ہیں جب علامہ میسی کے انتقال کے بعد ایک سال گزر گیا تو میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو ان سے شکایت کی کہ طے یہ ہوا تھا کہ آپ جلد خراب میں آئیں، اتنی دیر کیوں لگا؟ علامہ نے جواب دیا کہ کچھ گرفتاریوں اور مشغولیت کی بنا پر تاخیر ہوئی۔ اب مجھے فرصت ملی ہے۔ جب میں نے ان کے حالات معلوم کئے تو کہا کہ جب مجھے بارگاہ پروردگار میں پہنچایا گیا تو میں نے ایک آزمائش کر کم کیا لانے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میرا نے اپنی پوری زندگی روایات و اخبار اور تفسیر قرآن کی تصنیف و تالیف میں بسر کر دی جواب ملا درست ہے لیکن تم اولیٰ کتاب میں اپنے وقت کے سلاطین کے نام لکھتے تھے اور اس بات پر بہت خوش ہو تھے کہ لوگ تمہاری تعریف کر رہے گے۔ تمہاری محنتوں کا اجر و ثواب لوگوں کی تعریفیں اور سلاطین کی خوشنودی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے اپنی زندگی امامت مجاز جہو و جماعت میں صرف کر دی۔ جواب ملا بال۔ درست ہے لیکن جب ماموین زیادہ ہوتے تو تم خوش ہوتے تھے اگر کم ہو جاتے تو نہیں افسوس ہو رہا تھا یہ کام بھی میں پسند نہیں ہے۔ آخر کار جو کچھ میں نے عرض کیا قبول نہ ہوا، میرا ایک کہ جن نے اپنی تمام نیکیاں بیان کر دیں۔ اس وقت آواز آئی کہ تم نے تمہارا ایک عمل قبول کیا ہے۔ ایک روز تمہارے ہاتھ میں ایک گلابی تھی۔ تمہارے پاس سے ایک عورت گزری اس کے پیچھے اس کا چہرہ بھی خدا جب پیچھے نے گلابی دیکھی تو ماں سے کہا۔ میں گلابی کھانوں گا۔ تو تم نے صرف خوشنودی خدا کی خاطر وہ گلابی پیچھے کر دے دی۔ وہ چہرہ خوش ہو گیا۔ ملا میسی

مرحوم نے کہا کہ خدا نے مجھے صرف اس عمل کی خاطر بخش دیا۔ صلہ

۵۔ عقلی نماز کی حالت میں

جب نماز کا وقت آتا تو عقلی پر اضطراب کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ لوگ سوال کرتے کہ آپ اتنے زیادہ کمیون پریشان ہیں؟ تو آپ فرماتے تھے کہ جس امانت کو خدا نے زمین و آسمان کے سپرد کرنا چاہا اسے امانتوں نے اس کو برداشت کرنے سے انکار کر دیا، اس کا وقت آگیا ہے۔ جنگیں صفیں ہیں ایک تیر آپ کی ران مقدس پر لگ گیا تھا، لوگوں نے اے لکھنے کی بہت کوشش کی مگر شہادت ورد اور تکلیف کی وجہ سے ناکام ہو گئے۔

لوگوں نے امام حسن علیہ السلام سے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ نماز کے وقت تک صبر کرو۔ جب میرے بابا نماز پڑھیں تو نکال لینا کیونکہ نماز پڑھتے وقت یہ دنیا و دنیاویات سے اتنے بے خبر ہو جاتے ہیں کہ کسی چیز کی خبر میں رہتی امام حسن کے حکم کے مطابق تیر نماز کی حالت میں نکال لیا گیا۔ نماز پڑھنے کے بعد جب حضرت علی نے خون بہنا ہوا دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیا ہو گیا ہے؟ تو لوگوں نے تجلیب دیا کہ نماز پڑھتے ہوئے آپ کے ہاتھ اندر سے بہہ لوگوں نے تیر نکال لیا ہے یہ

۶۔ نماز کی اہمیت

ابوالہیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت کے بعد مسین

جناب امام حمیدؑ کے پاس پڑے گئے تھے کیا، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو فوٹو نا شروع کر دیا، یہ دیکھ کر میں بھی روئے لگا۔ تو انہوں نے کہا ابو محمد! اگر تم احتیاط رکھو تو امام جعفر صادقؑ کے پاس آتے تو عجیب و غریب چیز دیکھتے امام نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں فرمایا کہ میرے تمام فریاد و رونا کو بلاؤ میں ان سے کچھ پانی مانگا کر پیا جاتا ہوں، ام حمیدہ کہیں ہیں میں نے امام کے صبر شہداء کو دیکھا، جب صبر گئے تو امام نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے اللہ شفا عطا..... بالصلوۃ! ہمارے شفا عطا اس تک نہیں پہنچے گی جو نماز کو ہمک سمجھے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز علی ابن ابی طالب نے ایک آدمی کو دیکھا وہ اسی طرح نماز پڑھ رہا تھا جیسے کوا دانا چمکنے کے لئے زمین پر اپنی منقار مارنا ہے حضرت حق نے اس سے فرمایا کہ تم کب سے اسی طرح نماز پڑھتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ فلاں وقت سے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تیرا عمل خدا کے نزدیک اسی طرح ہے جیسے کوا اپنی منقار زمین پر مارنا ہے! روضت..... صلوات علیہ وآلہ، اگر اسی حالت میں مرحائے نواہت محمد مصطفیٰؐ پر نہ مرے گا۔ پھر فرمایا اے اسرقہ..... اسرقہ! لوگوں میں سب سے جبار و دود ہے جو اپنی نماز چھوڑے تھے یعنی درمت اداکان و افعال کے ساتھ نماز ادا نہ کرے،

صلہ خاص برقی منہ ۱۔

صلہ خاص برقی ۱۔

صلہ منتخب اتوار ۱۶۔

صلہ انوار الشماخہ ۱۶۔

۴۴ منیقان کا زہر

سودہ بن نضر کہتا ہے کہ جب لوگوں نے حضرت علی کی بیعت کی تو ایک روز میں بھی آپ کی ملاقات سے شرف یاب ہوا۔ سہا کر دیکھا کہ آپ ایک چھوٹی سی چٹائی پر بیٹھے ہوئے ہیں اس گھر میں اس چٹائی کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے عرض کیا یا علی! بیعت الہی آپ کے اختیار میں ہے لیکن اس گھر میں کیا چٹائی کے علاوہ کوئی دوسری چیز دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ امام نے فرمایا۔ سو یہ غفلت! جس مسافر خانہ یا گھر کو چھڑنا ہوتا ہے نقل مند وہاں وسائل زندگی جمع نہیں کرتا۔ ہمارے لئے دوسرا گھر ہے جہاں امن و راحت ہو گی ہم اپنے بزرگ اسباب زندہ گی وہاں ششکل کر دیتے ہیں اور منقریب میں اس گھر کی طرف چلا جاؤں گا۔

اسود اور عاتق کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی کے پاس پہنچے تو دیکھا آپ کے پاس لیف خرما سے بنا ہوا ایک طبقہ تھا۔ اور اس میں جو کی دو روٹیاں، رکھی تھیں اور ان پر جو کی چھبوس بھی دکھائی دے رہی تھی۔ علی نے روٹی کو اٹھا کر اپنے زانو پر رکھا اور توتہ کر تمک سے کھانا شروع کر دیا اور فرمایا کہ میں نے فضل سے کہا اگر تم اس آٹے سے چھبوس نکال کر میرے لئے روٹی تیار کرو تو کیا تمہارے بے نفیسے کہا آپ! اچھی روٹی کھائیں۔ اگر اس میں کوئی گناہ ہو تو میری گردن پر ہے، پھر قسم کہ جسے ہونے فرمایا کہ میں نے خود ہی اس آٹے سے چھبوس جدا کر کے نکال دیا ہے۔ ہم سے کہا یا علی! آپ نے ایسا کیوں کیا جو حضرت علی نے فرمایا اس طرح نفس اچھی طرح ذلیل ہوتا ہے اور مشیت بھی میری پیروی کرتی

گئے یہاں تک کہ میں اصحاب سے ملحق رہا ہوں بلکہ

۴۸ حضرت علی کی دوسری داستان

ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے روز میں حضرت علی کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے ایک تھیل نکالی جس میں روٹی رکھی ہوئی تھی۔ اور وہ تھیل بھر بھی جب آپ نے اسے کھولا تو میں نے جو کی سوکھی روٹی دیکھی حضرت علی نے کھانا شروع کر دیا۔ میں نے عرض کیا میرے مولا! آپ روٹی کو تھیل میں رکھ کر اس طرح کیوں بندہ کرتے ہیں کیوں بھر رکھ دیتے ہیں حضرت علی نے فرمایا ہمارا دن ہوں کہ کہیں میرے یہ دو فرزند راہم حسن و راہم حسین (علیہم السلام) روٹی میں بھی یاد دہن نہ ہوں نہ ملاویں۔ آپ کا پاس کبھی کبھی لیف خرما سے ملا ہوا ہوتا تھا۔ جب آپ روٹی کھاتے تو سر کر یا تمک سے کھاتے تھے۔ اس کے بعد وہ سبز باں یاں سے بھر اگر کبھی کھاتے اور غیر مشر استعمال کرتے تھے تب گوشت بہت کم کھاتے اور فرماتے تھے کہ اپنے شکم کو حیوانات کا دھن نہ بناؤ۔ اس خوراک کے باوجود آپ تمام لوگوں سے زیادہ قوی اور طاقتور تھے۔ گرسنگی اور کم خور کی سے آپ کی قوت و طاقت میں کمی نہ ہوتی تھی۔

۴۹ شیخ مرتضیٰ انصاری کیسے آدمی تھے؟

شیخ مرتضیٰ انصاری اعلیٰ الشیخہ نے ایک مرتبہ اپنے بھائی کے ساتھ

لے انوار الشیخہ (ص)۔

حرک طرف چلا تو سوچنے لگا کہ اگر میں یہ کام انجام دوں اور کوئی شخص مجھ سے پوچھے کہ کہاں سے آئے ہو تو جھوٹ نہیں بول سکتا اور اسے سچ بولنے پر سخت مزاح دہری بدبختی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔ لہذا اس نے اپنا ارادہ بدل دیا پھر اس نے دوسرا گناہ کرنا چاہا مگر ایسا ہی خیال اس کے دل میں پیدا ہوا۔ تیار اسے جھوٹ نہ بولنے کے سبب تمام گناہوں سے نجات مل گئی۔

۸۱۔ ناقہ بہشتی

مالک دنیا رکھتا ہے کہ جب لوگ خدا کو کچھ کنایات کے لئے مہمانے گئے تو ایک صعیف و ناتواں عورت بھی تھی اور وہ ایک کٹر اور فحش پرست اور فحش لوگ اس اونٹ پر سفر کرنے سے منع کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ یہ اونٹ تجھے منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتا تو اپنا ارادہ بدل دے لیکن عورت نے ان کی بات نہیں مانا راستے میں اس کا اونٹ بیٹھ گیا اور وہ قافلے سے پیچھے رہ گئی۔

میں نے سیکے پاس جا کر اس کی خدمت کرنا شروع کر دی۔ اور کہا کہ تجھ سے کیا ملنا ہے تو فرمائی۔ اب کیا کہے گی؟ اس نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ مگر آسمان کی طرف سرینہ کر کے کہا، خدایا، تو نے مجھے نہ صبیحہ صبح نہ بیٹا اور نہ اپنے گھر تک پہنچایا اور انفعول..... (الایہ) اور تیرے مرقہ پیتے ساتھ کوئی یہ کار کرنا تو میں اس کی شکایت تجھ سے کرتی۔ لیکن ایک کس نے شکایت کروں، مالک کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ محمد اس کے دربار میں ایک شخص ایک اونٹ کی ہمارے کچھ بے ہوش ہمارے طرف تڑپا ہے اس نے آکر اس عورت سے کہا سوار ہو جا۔ اس اونٹ کی مانند پورے قافلے میں کوئی اونٹ نہ تھا وہ برق رفتاری کے ساتھ چلا اور ہماری نظروں سے غائب ہو گیا پھر جب کہ میں نے اونٹ

کا سامن سے مشہد کا سفر کیا۔ پھر تیز آنے وہاں مدرسہ وادشاہ میں ایک طالب علم کے کمرے میں مہرے۔ ایک روز شیخ نے اس طالب علم کو کچھ بیسے دینے تاکہ روٹی خرید کر لائے جب وہ لے کر آیا تو شیخ نے دیکھا کہ وہ کچھ شیرینی بھی روٹی پر رکھ کر لایا ہے شیخ نے اس سے پوچھا تو نے شیرینی کیسے خریدی، اس نے کہا تو قرض لے کر آیا ہوں۔ تو جتنی روٹی شیرینی سے خالی تھی وہ نے لی اور فرمایا کہ مجھے یقین نہیں ہے کہ اس قرض کو ادا کرنے کے لئے میں زندہ رہوں گا۔ (چند سال گذرے کے بعد جب وہ طالب علم نجف گیا تو شیخ سے عرض کیا آپ نے کون سا عمل دیا ہے جس کے سبب اس منزل تک پہنچے اور خدا نے آپ کو کامیاب کیا کہ آپ حوزہ عالیہ میں رہتے ہیں اور تمام شیعیان جہان کے مرجع ہیں شیخ نے فرمایا کہ میں نے شیرینی لے لی ہوتی روٹی کھانے کی بھی حیرت نہیں کی اور تم نے حیرت کر کے روٹی اور شیرینی دونوں کھا لی تھیں۔ ملے

۱۰۔ سچ بولنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا

ایک شخص نے حضرت رسول خدا کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ نفع تین کاموں کی طرف میری رہنمائی فرمائیے۔ انحضرت نے فرمایا اے امجد..... ما شئت ہمیشہ سچ بولو اور تعویض سے بچتے رہو۔ باقی جو دل چاہے انجام دو یہ میں نے وہ تجویز کر رکھی اور رسول اکرم کی فرمائش قبول کر کے چلا گیا۔ اس نے دل سے سوچا کہ رسول اللہ نے مجھے جھوٹ کے حوا کسی چیز سے منع نہیں کیا ہے تو اب میں فارسی حسین عورت کے گلو چا کر تاکہ نہ توڑوں۔ جب وہ اس کے

کے دوران میں نے دیکھا اور قسم دے کر کہا تم مجھے اپنا نام بتاؤ۔ اس نے کہا میرا نام شہر ہے۔ میری ماں حضرت فاطمہ زہراؑ کی بیٹی تھیں۔ جو نافہ قرینہ محراب میں دیکھا تھا وہ جنت سے آیا تھا میں نے خدا کو حرمت و حرمت جناب فاطمہؑ و سلام اللہ علیہا کی قسم دی تھی تو اس نے ایک قریشی کے ذریعہ وہ نام بھیجا تھا تا کہ مجھے مکر تک پہنچا دے۔

۸۲۔ ہارون اور پہلول کی گفتگو

ایک روز ہارون زعفران عباسی کے پانچویں خلیفہ نے پہلول کو بلوایا کہ جب پہلول ہارون کے پاس آئے اس نے لہجہ کا تم مجھے پہنچا دے ہو، پہلول نے جواب دیا کہ تو وہ شخص ہے کہ اگر تو مغرب میں رہے اور زمین کا شرفی حصہ میں کوئی ظلم و ستم ہو تو وہ قریب سے اس کے بارے میں تجھے سے سوال ہوگا۔ ہارون نے سن کر خاموش رہ گیا اور کچھ دیر بعد پھر پوچھا۔

ہارون: ہر تمہاری نظریں میری روش کیسی ہے؟

پہلول: بقرآن، کتاب خدا ہمارے درمیان ہے اپنی روش کی تو اس سے کہنے۔ بقرآن نمیدیکھتا ہے، تمک اعمال انجام دینے والے بہشت کی نعمتوں سے فائدہ اٹھائیں گے اور ہر کار و روزگار کے غدا یہ منہ پر رہیں گے اگر تیرا کردار

۱۔ پہلول امام جعفر صادقؑ سے شاگرد امام موسیٰ کاظمؑ کے آزاد کردہ تھے اور اہل حق کے شرف دار تھے۔ اسی وجہ سے خلافت و حکومت ہارون کے مخالف ہونے کے باوجود انہیں قتل نہیں کیا گیا۔

۲۔ ان الا برائی نعیم، وان لغیر لکن نعیم، سورہ انعام آیت ۱۱۳، ۱۱۴

ایسا ہے تو تیری آخرت بھی اچھی ہے ورنہ تیری ماقبت بہت بری ہوگی۔ ہارون: تو ہمارے یہ نیک اعمال کہاں ہیں؟ پہلول: خداوند عالم ہر نیک گنواں کے اعمال قبول کرتا ہے (انما تقبل انما من العتقین۔) وائدہ۔ ۱۲۰

ہارون: خدا کی رحمت کہاں ہے اور وہ کیا فائدہ دے گی؟ پہلول: خدا کی رحمت اچھے لوگوں کے نزدیک ہے (ان اللہ قریب من الدین۔) سورہ اعراف۔ ۱۵۲

ہارون: ہماری جبر رسول اللہؐ سے قریب ہے وہ کیا ہوگی؟ پہلول: روز قیامت میں کے بارے میں سوال ہوگا، رشتے اور قربت کے بارے میں نہ ہوگا (انما یسألون۔) ص۔ صیون۔ ۱۰۲

ہارون: پس شفاعت بغیر کہاں ہوگی؟ پہلول: شفاعت رسول خداؐ کی مرضی سے تعلق رکھتی ہے (یومئذ۔) ذرئی نو۔ طہ۔ ۱۰۸

ہارون: اگر تمہاری کوئی حاجت ہو تو بتاؤ، جو بوری کردوں۔ پہلول: میری یہ حاجت ہے کہ میں توبہ بخش دے اور جنت میں داخل ہو سکے۔ ہارون: یہ حاجت تو میرے ہاتھ میں نہیں ہے لیکن میں نے سنا ہے کہ تو مقربین پر متمیز اور فضل و ادا کا چاہتا ہوں۔

پہلول: اگر تو سچ کہنا ہے تو لوگوں کا مال انہیں واپس کر دے۔ تو تقویٰ کی فروزش ہے ایسی صورت میں میرا قرین کیا ادا کر سکتا ہے۔

ہارون: کیا تیرا پیٹا ہے جو کہ میں تمہارے لئے تمام ملک و مملکت معین کرادوں؟ پہلول: ہارون ہر دو لوگوں کا بندہ خدا (انما مالک و ربی ہے خود بخود ہی)

فرام کرنا ہے وہ مجھے بھی غرض نہیں کرتا۔

ان باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے شاگرد جہلول نے اپنے دو کثیرہ مصنف طاغوت کے سامنے کمال آزمائی کے ساتھ حق و سفاکی کی گفتگو کی اور اپنی گفتگو میں ہر صوفی پر قرآنی آیات کے ذریعے بارون کی مذمت کی۔

۸۳۔ مال کا بیٹے پر حق عظیم

ایک شخص اپنی ضعیف مال کو اپنے کاندھوں پر بیٹھا کر خانہ کو بیٹھ کر طواف کر رہا تھا۔ طواف کے دوران پیغمبر اکرم سے ملاقات ہو گئی تو اس نے آنحضرت سے پوچھا، کیا میں نے اپنی مال کا حق ادا کر دیا؟ فقال: لا ولا بزرقة واحدة، پیغمبر اکرم نے فرمایا نہیں، حق تو یہ ہے کہ ایک سالس کا بھی حیران نہیں کیا ہے

۸۴۔ مکتبہ غیمبرین زہد و یارسانی

پیغمبر اکرم نے ایک روز دیکھا کہ حسن و حسین علیہم السلام دونوں کا کچھ بچہ تھا چاندی کی ایک ایکسہ سبزی اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں تو آنحضرت کے لپٹنے ایک غلام سے جس کا نام ثوران تھا فرمایا کہ ان سبزیوں کو ملے عباؤ اور فاطمہ زہرا کے لئے ایک کھین چادر خرید لاؤ اور ان کے لئے دو عدد زنجیر عای زنجیر عالت بائیں کے دانت سے بنائی جاتی تھی اور چاندی سے کم قیمت کی جوتی تھی، خرید لانا

لے عنوان الکلام ص ۷۷

لے تفسیر فی ظلال القرآن ج ۷، ص ۱۱۰۔ (ذیل آیتہ ۵۰، صفحہ ۱۱۰)

کیونکہ یہ اس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو یہ پسند نہیں کرتا کہ ان کی زینت دنیا میں صرف ہو جائے اور آخرت کے لئے کچھ باقی نہ رہے بلکہ

۸۵۔ حضرت آدم چھ مجسموں کے سامنے

حضرت آدم نے ایک روز اچانک دیکھا کہ سماء رنگ اور بد صورت بن گئی اس کے بائیں جانب اندھین نورانی مجسمے ان کے دھنی جانب کھڑے ہوئے ہیں، انہوں نے دھنی طرف دسے تینوں مجسموں سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو ایک نے کہا میں عقل ہوں دوسرے نے جواب دیا میں حیا ہوں تیسرے نے کہا کہ میں دھم ہوں، جناب آدم نے کہا تمہاری منزل کہاں ہے؟ پہلے نے جواب دیا لوگوں کے سر میں، دوسرے نے کہا لوگوں کی آنکھوں میں اور تیسرے نے جواب دیا لوگوں کے دلوں میں، تب جناب آدم نے دوسری طرف متوجہ ہو کر ان بد صورت اور سماء مجسموں سے پوچھا تم کون ہو؟ پہلے نے کہا میں تکبر ہوں تو حضرت آدم نے کہا تمہاری منزل کہاں ہے؟ اس نے کہا لوگوں کے سروں میں، جناب آدم نے کہا سر تو عقل کی منزل ہے، تکبر نے کہا اگر میں سروں پر بیٹھ جاؤں تو عقل چلی جاتی ہے، جناب آدم نے دوسرے سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں طمع ہوں جناب آدم نے پوچھا تمہاری منزل کہاں ہے؟ کیا آنکھیں تو جناب آدم نے کہا آنکھیں تو حیا کی منزل ہیں، طمع نے کہا اگر میں آنکھوں میں بیٹھ جاؤں تو حیا چلی جاتی ہے، جناب آدم نے تیسرے مجسمے سے معلوم کیا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں حسد ہوں، تو پوچھا کہ تیری منزل کہاں ہے؟ اس نے جواب

لے تفسیر ابوالفتوح رازی ج ۱۰، ص ۱۱۱۔ (روایت ج ۲۰، ص ۲۰۰، احتیاف)

دیا۔ لوگوں کے دلوں میں جناب آدمؑ نے کہا، دل تو رحم کی جگہ ہے اس نے کہا اگر میں قلب انسانی میں داخل ہو جاؤں تو فوراً وسوسہ نکھ جاتے ہیں۔ لہ
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان اپنی ذمہ داری میں گناہ کی طرف قدم
بڑھائے تو وہ جو گناہ کرتا رہے گا اس کی مناسبت سے اس کے فضائل اور افعال
انسانی اس سے دور ہوتے چلے جائیں گے۔

۸۶۔ جناب موسیٰ اور شیطان کی گفتگو

جناب موسیٰؑ نے راستے میں شیطان کو دیکھا اس سے پوچھا کہ ایسا کون گناہ
ہے کہ اگر انسان اسے انجام دے تو اس پر فاسق اور سلاطین ہو جائے گا کہ
اسے جہاں چاہے لے جائے؟ شیطان نے کہا جو شخص اپنے نیک عمل پر خوش ہو
اور اسے بیدار سمجھے، لیکن گناہ کو معمولی سمجھے، میں اس پر سلاطین ہو جاتا ہوں۔ لہ
اس کے متعلق سعدی نے کہا ہے۔

ترجمہ۔ ۱۔ اگر گناہگار خدا سے دور نہ ہو تو وہ اس عابد سے کہیں زیادہ بہتر ہے
جو اپنی عبادت کی لوگوں میں نمائش کرے۔

۲۔ چونکہ گناہگار کا گھر سوز و گداز کی بزا پر بخون ہو جاتا ہے اور عابد
اپنی عبادت پر اعتماد کرتا ہے۔

۳۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ باگاہ پر دروگر عالم میں غرور و تکبر کرنے کے بجائے
قویٰ اور انکساری زیادہ بہتر ہے۔

۴۔ اس آیت میں تمہارا عاجز و مسکین بن جانا اطاعت و خود بینی سے زیادہ بہتر ہے

۸۷۔ یتیم کی سرپرستی کا اجر عظیم

پیغمبر اکرمؐ کے پاس اصحاب بیٹھے ہوئے تھے اور آپؐ ان سے گفتگو کرتے
تھے اچانک ایک بچہ یتیم کے پاس آیا اور کہنے لگا، اے پیغمبر خدا! میرے باپ
کا انتقال ہو چکا ہے میری ایک بہن ہے لیکن ہمارا کوئی سرپرست نہیں حالانکہ
مال بہت ہے وہی بیکل ہے۔ خدا نے آپؐ کو جو کچھ عطا کیا ہے۔ اس سے ہمارا ہی مدد
کیجیے، پیغمبر اسلامؐ نے ہلال سے فرمایا کہ ہمارے گھر کا تلاش کرو جو خدا تعالیٰ نے
وہ لے آنا۔ ہلال حجۃ و یتیم اسلام میں آئے کافی تلاش و کوشش کے بعد حجۃ الکیس
حدود سے ملے۔ تو انہیں رسول اللہؐ کے پاس لائے۔ رسول اللہؐ نے اس بچے
سے فرمایا کہ یہ خرے لے لو ان میں سات تمہارے سات تمہاری بہن اور سات عدد
تمہاری والدہ کے لئے ہیں۔ اسی دوران یتیم کے ایک صحابی "معاذ" نے اس
بچے کے سر پر دست شفقت پھیرتے ہوئے کہا خدا تمہاری خیمیں دور کرے اور تمہیں
تمہارے باپ کا جانشین بنائے۔ پیغمبر اسلامؐ نے معاذ سے فرمایا کہ اس بچے کے بارے
میں میں نے تمہاری محبت دیکھی جو شخص کسی یتیم کی سرپرستی کرتا ہے اور دست نوازش
اس کے سر پر پھیرتا ہے تو جتنے مال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے۔ خدا ان کے
موض اسے بہتر جزا دیتا ہے۔ اس کے گناہ محو کر دیتا ہے اور اس کے دعوت
بلند کر دیتا ہے۔ لہ

لے الموعظ العددیر رہاب الشافعی

لے اصول کافی جلد دوم۔ ص ۱۳۳۔ ۱۳۴۔

لے مجمع البیان ج ۱ ص ۵۰۔

ہوئے۔ اب وہ بات جو تو نے میرے لئے کہی ہے، میرے اصحاب کے لئے بھی کہہ تاکہ ان کے دل تجھ پر مہربان ہوں۔ محمد انشین نے کہا بہت اچھا، یہ کام بھی کروں گا۔ وہ اصحاب کے پاس گیا اور رسول اللہ کی عطائے اپنی خوشی کا اظہار کیا تو وہ بھی اس سے خوش ہو گئے۔

جب یہ خبر آنحضرتؐ کو معلوم ہوئی تو آپؐ نے فرمایا اس محمد انشین کے ساتھ میری مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی آدمی کا اونٹ بھاگ گیا ہو۔ لوگ اسے پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے دوڑ رہے ہوں، لیکن وہ ہٹنا اسے پکڑنا چاہتے ہوں وہ اونٹ زیادہ دور ہوتا جا رہا ہو لیکن اونٹ کا مالک کہہ رہا ہو کہ اسے لوگوں! تمہارا اس سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ تم الگ ہو جاؤ۔ میں اپنے اونٹ کے لئے تم سے زیادہ مہربان اور دانا ہوں۔ پھر وہ آہستہ سے اونٹ کے پاس چائے اور اس کی پشت پر ہاتھ پیر کر گھوڑا رھاٹ کر لے اور اس پر سوار ہو کر اپنے گھر واپس آجائے اور اگر وہیں نہیں، تمہاری حالت پر سمجھ دیتا تو تم اس باؤنشین پر حملہ کرتے اور اسے قتل کر دیتے وہ جہنم میں چلا جاتا۔ یعنی یہ طریقہ درست نہیں ہے تبیں لوگوں کی نجات کے لئے کوشش کرنا چاہیے ایسا کام نہیں کرنا چاہئے جس کے سبب وہ دنیا اور آخرت دونوں میں بدبخت اور سیاہ رہو ہو جائیں،

۹۰۔ بیمار کی عیادت اور اس کی بدعا

پیغمبرؐ مہربان جو کہ اکثر و بیشتر مسلمانوں کی احوال پر ہی کرتے رہتے

۸۸۔ اخلاق پیغمبرؐ

پیغمبر اکرمؐ ایک کنوئیں کے پاس نسل کے ارادے سے گئے تو آپ کے ایک صحابی حذیفہؓ نے ایک کپڑا اپنے ہاتھ میں لے لیا تاکہ کوئی دیکھنے نہ پائے جب آنحضرتؐ نسل سے فارغ ہوئے تو حذیفہؓ نے بھی نسل کرنا چاہا تو رسول اکرمؐ نے کپڑا اپنے ہاتھ میں لے لیا اور حذیفہؓ کے پاس کھڑے ہو گئے تاکہ کوئی دیکھنے نہ پائے۔ حذیفہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر نما ہوں یہ میری طرف سے جسارت ہے، آپؐ یہ کام نہ کریں۔ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا کہ کسی نے کسی سے محبت نہیں کی مگر یہ کہ خدا کے نزدیک محبوب ترین شخص وہ ہے جو دوسروں سے زیادہ محبت کرتا ہو۔

۸۹۔ پیغمبر اسلامؐ کی بہترین ملاقات

ایک جگہ پیغمبر اسلامؐ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو ایک صحابی انشین نے آکر رسول اللہؐ سے مدد چاہی۔ آنحضرتؐ نے اسے کچھ رقم دی اور چھپا ٹھیک ہے۔ اس نے کہا۔ نہیں۔ آپؐ نے میرے ساتھ عدالت سے کام نہیں لیا۔ صحابہ انشین کی اس حشود حرکت پر مسلمانوں کو غصہ آیا اور اسے سزا دینا چاہی، وہ اسے مارنے کے لئے بڑھے۔ آنحضرتؐ نے انہیں روکنے کے لئے اشارہ کیا۔ پیغمبرؐ آپؐ کو اپنے گھر چلے گئے اور کچھ دوسری رقم لاکر صحابہ انشین کو دی اور فرمایا ٹھیک ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ خداوند عالم آپؐ کو اور آپ کے اعزہ و اقربا کو اجر و ثواب عطا کرے۔ آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا کہ تونے جو پہلے کہا تھا اس سے میرے اصحاب کو اذیت ہوئی اور ان کے دل رنجیدہ

تھے، آپ نے ایک مرتبہ سنا کہ ایک صحابی بیمار ہو گیا ہے۔ آپ اس کی عبادت کے لئے گئے اور اس کے بستر کے پاس بیٹھ گئے۔ بیمار نے کہا: نماز مخرّب ہیں نے آپ کے ساتھ جماعت سے چھٹی تھی تو آپ نے سورۃ فاترہ (قرآن مجید کی سورت نمبر ۱۱۲) پڑھی (میں بہت متاثر ہوا) میں نے عرض کیا: پروردگار! اگر میں تیرے نزدیک ٹما بنگار ہوں اور تو مجھ پر عذاب نازل کرنا چاہتا ہے تو اس دنیا میں مجھ پر عذاب نازل کر دے۔ اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں بیماری میں مبتلا ہوں۔ رسول اللہ نے عرض کیا: تم نے ٹھیک نہیں کہا تمیں یہ کہنا چاہئے خدا کہ (رہنا آنا)..... عذاب النار) پروردگار! مجھے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دونوں جگہ اجر و ثواب عطا فرما اور تمہارے محفوظ رکھنا۔ پھر پیغمبر نے اس کے لئے دعا کی اور وہ صحیح ہو گیا۔ ۱۷

۹۱۔ موازین اسلام کی رعایت

ایک عورت نے اگر رسول اسلام سے عرض کیا میں نے نہ ناکا ہے مجھے پاک کر دیجیئے۔ آپ نے فرمایا اپنے گھر چلی جا۔ وہ عورت اپنے گھر چلی گئی اور پھر دوسرے روز آکر عرض کیا میں نے نہ ناکا ہے (حد جاری کر کے) مجھے پاک کر دیجیئے۔ پیغمبر نے فرمایا اپنے گھر جا، وہ عورت چلی گئی پھر تیسرے روز آکر عرض کیا میں نے نہ ناکا ہے مجھے پاک کر دیجیئے۔ خدا کی قسم میں (نہ ناکا نہ رہے) حاملہ ہوئی ہوں، آنحضرت نے فرمایا جب تک بچہ نہ پیدا ہو اپنے گھر جا کر بیٹھو وہ

۱۷۔ سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۱۱۔

۱۸۔ سفینۃ البحار ج ۱ ص ۵۰۔

پھر واپس چلی گئی اور ولادت کے بعد بچے کو گود میں لے کر پیغمبر کے پاس آئی پیغمبر نے فرمایا بچہ کو دودھ پلا۔ جب اس کے دودھ پینے کی مدت تمام ہو جائے اور وہ کھانا کھانے لگے اذنا، وہ پھر واپس چلی گئی اور کچھ مدت بعد آکر کہا میں نے اس بچے کو دودھ پلا دیا ہے اب یہ کھانا کھانے لگا ہے (بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا)۔

اس وقت (تین مرتبہ اقرار کے بعد) آنحضرت نے ایک مسلمان کو بلوایا کھودنے کا حکم دیا، جب گڑھا بن گیا تو عورت کو گڑھے میں کھڑا کر دیا اور احکام اسلامی کے مطابق اسے سنگسار کیا۔ اسی دوران خالد بن ولید (ایک نادان مسلمان) نے ایک پتھر باخترے کی لکڑی کا ایک ٹکڑا (ایک عورت کو مارا۔ وہ اس عورت کے سر پر پڑا اور خون اچھل کر خالد تک آیا، خالد کو غصہ آ گیا اور عورت کو ہراساں کیا شروع کر دیا۔ جب یہ بات پیغمبر کو معلوم ہوئی تو خالد سے فرمایا خاموش رہو، اسے برا نہ کہو، اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس عورت نے اس طرح توبہ کی ہے کہ اگر کوئی بولے میں اس طرح توبہ کرتا تو خدا اسے بھی بخش دیتا۔ پھر آپ نے اس کے جنازہ کے کھانڈنے کا حکم دیا۔ آپ نے خود اس کی نماز میت پڑھائی مسلمانوں نے اسے دفن کر دیا۔ اس طرح رسول اسلام نے حد جاری کرنے میں بھی اصول اخلاقی کی رعایت کا حکم دیا اور خالد کو بدگونی سے منس کیا۔

۱۹۔ سفینۃ البحار ج ۱ ص ۵۱۔

۹۲۔ ابوطالب کا ایک مسلمان سے دفاع

صدر اسلام میں جو شخص مسلمان ہوتا وہ بڑے بڑے خطرات سے دوچار ہو جاتا تھا، عثمان بن عفان نے بھی اسلام قبول کیا اور اس دین پر باقی رہا۔ یہاں تک کہ مشرکوں کو نصیحت کر کے دعوت اسلام دیتا تھا۔ ایک روز عثمان مشرکوں سے بات چیت کر رہا تھا اچانک بعض لوگوں نے (پہلے سے بنائے ہوئے منصوبے کے مطابق) عثمان پر وار کر دیا اور ایک مشرک نے عثمان کی آنکھ پر ایس ضرب لگائی کہ اس کی آنکھ باہر نکل آئی اور حلقہ چشم کٹ گیا۔

جب جناب ابوطالب کو اطلاع ملی تو آپ نے اس شخص سے انتقام لینا چاہا تو قریش نے ابوطالب کے پاس آکر قسم دی، اس شخص کو معاف کر دیں لیکن جناب ابوطالب نے بھی غور فرمایا کہ میں انتقام لینے بغیر عین ذلول گام لے اس سے حضرت علیؑ کے پدر بزرگوار کی شہامت اور جوان مردی کا صبر اسلام کے ساس ترین دور میں بھی پتہ چلتا ہے اور ان کی اسلام کے ساتھ وفاداری اور بلند ایمان معلوم ہوتی ہے۔

۹۳۔ قرآن کا جواب لانے کی کوشش

ایک روز چار بڑے دہریے جو کہ خدا کے منکر تھے یعنی ابو شاکر و لہیان، ابن ابی العوجا، عبد الملک ابھری و ابن مفعف، مکہ میں غارِ خدا کے

لے شراب بیچ البلاذ ابن ابی الحدید ج ۳ ص ۲۱۰

پاس جمع ہوئے اور ایک طور پر گفتگو کے بعد ابی العوجا نے لکھ کر ہم چار آدمی ہیں ہمیں یہ طے کر لینا چاہیے کہ ہم میں سے ہر ایک ایک چوتھائی قرآن پر نقص وارد کرے اور اس کام کے لئے اپنا پورا وقت صرف کر دے۔ یہ پیشہ خوار سب نے قبول کر لی، اور اپنے اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔ آئندہ سال چاروں آدمی پھر غارِ کعبہ کے پاس جمع ہوئے اور ہر ایک کے کام کے متعلق پوچھا۔ ابن ابی العوجا نے کہا جب میں تم لوگوں سے جدا ہوا تو اس آیت (فلما استبنا منه فلعنا اسمہ) کے بارے میں غور فکر کی اور میں نے اس کی نصاحت و بلاغت میں تصرف کرنے یا اس کے جملوں کی تجد کو فی بہترین جملہ رکھنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا اور اس آیت کے بارے میں غور و فکر کرنے کی وجہ سے میں دوسری آیات پر غور نہ کر سکا عبد الملک نے کہا میں نے اس آیت کے بارے میں تفکر کیا لیکن ایسا انسان طالب و المطلب، طے میں نے بہت کوشش کی مگر اس کی شکل ایک آیت ہی نہ بنا سکا۔

ابو شاکر نے کہا میں اس وقت سے اب تک اس آیت کی فکر میں

لے ترجمہ "ہیں جب (یوسف کو لے جاتے) ، مایوس ہو گئے تو راز گھر ایک طرف ہو گئے" (سورہ یوسف آیت نمبر ۸)

تھ لے لوگو! ایک حزبِ اشل پر غور کرو، یہ مذہب تم خدا کے علاوہ جن لوگوں کو پکارتے ہو وہ ایک مکمل جہدِ انہیں کر سکتے، اگر جمہل کر بھی کوشش کریں اور اگر مکمل ان کی کوئی چیز لے جاتے تو وہ اس سے واپس نہیں لے سکتے، طالب و مظلوم

دونوں انسان ہیں (سورہ حج آیت ۴۰)

ہوں (ولو کان) بعد ازاں اس آیت کی مثل میں کوئی آیت نہ لاسکا۔

ایر مقفیع نے کہا کہ دونوں ایسا ہی نتیجہ تک پہنچا ہوں کہ قرآن کسی بشر کا کلام نہیں اور میں بھی اس وقت سے اس بات تک اس آیت کے بارے میں متفکر ہوں رہا عرض بعضی الامور) میں اس آیت کی فصاحت و بلاغت اور اس کے بلند پایہ معنی تک نہ پہنچ سکا اور اس کی نظیر مجھے نہ ملی۔
ہشام کہتا ہے کہ اس وقت میں امام جعفر صادق علیہ السلام وہاں سے گذرے اور یہ آیت پڑھنے لگے۔ (قل لمن بعضی ظہیرا) علیہ۔

وہ چاروں آدمی ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور حیران ہو کر بولے کہ اگر اسلام کچھ حقیقت رکھتا ہے تو مسلمانوں کا موجودہ رہبر جعفر بن محمد کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا، لیکن ان کے وجود و فکر کی عظمت نے ہمیں سخت الشعلان قرار دے دیا ہے پھر اپنے غرور و ناتوانی کا اعتراف کرتے ہوئے چاروں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ علیہ

علیہ اگر زمین و آسمان میں خدا کے سوا کوئی دوسرا معبود ہوتا تو دونوں تھا و ہر باوجود ہوتا (سورۃ انبیاء آیت نمبر ۲۱)

نہ (طوفان نوح کے موقع پر) زمین سے کہا گیا کہ اہتا یا تانی لے اور اسے آسمان! تو بادشہ بند کر دے، تانی ختم ہو گیا اور کام تمام ہو گیا۔

علیہ (اسے حمد) کہہ دو اگر جن و انس بھی اس قرآن مجید کا جواب لاتا چاہیں تو نہیں لاسکتے، اگرچہ وہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔

(سورۃ اسراء آیت نمبر ۸۹)

علیہ استیجاب طبرسی ج ۵ ص ۱۳۲

۹۴۔ ماموریت میں معاویہ کا نفاذ

حضرت علیؓ کی فوج کے سردار رشید مالک اشتر کے بارے میں ایک روایت یہ بھی مٹی ہے کہ انہیں معاویہ کے مقرر کردہ ایک شخص نے جس کا نام نافع تھا، اس طرح زہر دیا کہ جب مالک اشتر کو حضرت علیؓ نے معرکہ کاغیر بنا کر بھیجا اور یہ کوئی سے صحر کے لئے روانہ ہوئے تو نافع نے ایک فقیر بن کر مالک سے راستے میں ملاقات کی اور مالک کی خدمت گزار بن کرنے میں مشغول ہو گیا، اس نے فضائل علیؓ کو بیان کر کر کے، خود کو پیروان علیؓ میں سے اس طرح ظاہر کیا کہ مالک کو اس کی باتوں پر یقین ہو گیا، یہاں تک کہ جب شہر قلمز پہنچے تو مالک کو محسوس ہوئی، نافع نے موقع پاتے ہی پانی کو زہر آلود کر کے مالک کو پلا دیا، آہستہ آہستہ مالک کی حالت متغیر ہونے لگی، آخر کار شہید ہو گئے۔ علیہ

اس روایت سے بھی معاویہ کی خواہش کا پتہ چلتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ زمانے میں بھی منافقین اور شیطان کے پیروں میں مامور نفوذی کے ذریعے لوگوں کو قتل کرنے میں استفادہ کرتے تھے۔

۹۵۔ عجیب جواب

کہا جاتا ہے مشرکین کے سرداروں میں سے ایک شخص ولید بن عقبہ نے

علیہ ہمارے قادیم ۸ ص ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵، مالک الاشتر محمد رضا العظیمی

(روایت میں معمولی فرق بھی پایا جاتا ہے، بعض لوگوں نے اس فقیر کا نام موی آل عمران لکھا۔

جس کو گل سرسبز قوش کہا جاتا ہے، قرآن مجید پر تین اعتراض کئے اور کہا
 قرآن مجید میں "استغفر" (سورہ رعد ۶۱) "تجابه" (سورہ مبارکہ ص ۵)
 اور "تبار" (سورہ فتح ۷۷) استعمال ہوئے ہیں، حالانکہ یہ کلمات فصیح و بلیغ نہیں
 ہیں۔ ایک روز ولید کچھ لوگوں کے ساتھ خدمتِ پیغمبر اسلام میں آیا پیغمبر اسلام
 ظاہراً اس کے احترام کے لئے چند بار کھڑے ہوئے اور بیٹے تو ولید کو برکتوں
 ہوا، اس نے فوراً کہا "استغفر" و "انما من کتاب القریض" و "ان حد الشیء
 محاب یا مجھے تعجب ہے کہ آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں حالانکہ میں بزرگان
 قوش میں سے ہوں۔ لے

اسی طرح اس نے ایک چھوٹی سی گفتگو میں تینوں کلمات کو، جن پر
 اعتراض کرتا تھا، غیر ارادی طور پر اپنی زبان پر جاری کیے حالانکہ وہ عرب
 کے برہت غلطیاں میں سے تھا لیکن اس نے اپنے اعتراضات کا جواب خود ہی
 ادا کر دیا۔

۹۶۔ فلسفہ ہفت تکبیر

بشام بن حکم کہتا ہے کہ میں نے امام ابو جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا
 کہ نماز کی ابتدا میں سات تکبیروں کیوں منتخب ہیں؟ اور رکوع میں سبجہاں
 ربی العظیم و بجدہ و سجدہ ہمیں سبحان ربی الاعلیٰ و بجدہ کہنے کا کیوں حکم دیا
 گیا ہے؟ امام نے فرمایا کہ خدا نے سات آسمان پیدا کئے ہیں اور زمین کے
 بھی سات طبق ہیں اور سات پردہ قرار دیئے ہیں۔ جب شمس معراج

لے مجموعہ خطی۔

رسول خدا آخرین نقطہ کمال کو پہنچے تو ان کے سامنے سے ایک پردہ ہٹ
 گیا، آنحضرت نے تکبیر کی سجدہ و سراج ہٹ گیا، حضرت نے پھر تکبیر کی اسی
 طرح ساتوں پردے ہٹ گئے اور حضرت نے سجدہ سے کھڑے ہوئے پھر تکبیر
 کی، جب ساتواں پردہ ہٹنے کے بعد عظمت و جلالت خدا کو دکھانے لگا
 نور گئے اور جب کہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنے پر رکھ کر کہا سبحان ربی العظیم و بجدہ
 لہ پروردگار عالم پاک و منزہ ہے میں اس کی حمد و ثنا کرتا ہوں، جب رکوع
 سے سجدے کے لئے کھڑے ہوئے تو سجدے سے زیادہ عظمت و جلالت خدا دکھائی، فوراً
 سجدے میں پہلے گئے اور کہا سبحان ربی الاعلیٰ و بجدہ لہ پروردگار اعلیٰ
 پاک و منزہ ہے اور میں اس کی حمد کرتا ہوں، آپ نے جب سات مرتبہ
 یہ جملہ کہا تو جسم سے لڑھکے اور ہرگز گلا

۹۷۔ خدا التوبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے

حضرت موسیٰ نے کوہ طور پر اپنی مناجات میں عرض کیا یا اللہ العالمین
 (اے کائنات کے مالک) تو جواب آیا بلیڈ، یعنی ہم نے تمہاری دعا قبول
 کی، پھر جناب موسیٰ نے عرض کیا یا اللہ الطیغین! (اے اطاعت کرنے
 والوں کے خدا) تو جواب آیا بلیڈ، تیسری مرتبہ جناب موسیٰ نے عرض کیا
 یا اللہ العالمین! (اے گناہگاروں کے خدا) تو تین مرتبہ آواز آنی بلیڈ
 بلیڈ، بلیڈ، موسیٰ نے عرض کیا، پروردگار! آخری بار تو تین مرتبہ بلیڈ
 کی آواز کیوں سنائی دی تو خطاب ہوا کہ موسیٰ، عارفین اپنی معرفت پر

لے حلق الشرائع۔ م ۳۱۷۔

نیک لوگ اپنے اعمال خیر پر اور طبع اپنی اطاعت پر اعتماد رکھتے ہیں
لیکن گناہگار میرے فضل کے سوا کوئی جانے پناہ نہیں رکھتے مگر وہ میری
بارگاہ سے ناامید ہو جائیں تو کس کی بارگاہ میں جا کر پناہ حاصل کریں گے

۹۸۔ دُعا کے لئے مقدس جگہ

خود بن لیبہ کہتا ہے کہ رسول خدا کی رحلت کے بعد آپ کی بیٹی
حضرت فاطمہ زہراؑ اکثر امدینہ کے قریب (شہدائے اہل بیت) کی قبروں کے
پاک کشتہ ریفے جاتی تھیں اور وہاں دعا و مناجات اور خدا سے راز و
نیاز کی گفتگو کرتی تھیں اور یاد پیغمبر اسلامؐ میں گریہ کناں رہتی تھیں ایک
روز میں حضرت حمزہؑ کی زیارت کے لئے ان کی قبر کے پاس گیا تو دیکھا کہ حضرت
فاطمہ زہراؑ اہل رور و کر مناجات کر رہی ہیں میں کھڑا دیکھتا رہا۔ جب آپ
خاموش ہو گئیں تو عرض کیا اے سیدہ نساء العالمین آپ کے گریز فرمانے
سے میرا دل کانپ گیا۔ حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا اے اباعمر! گریہ کرنا
میرے لئے مزاور ہے کیونکہ اپنے خلیق اور بہترین آپ کی جدائی سے دوچار
ہونی ہوں کتنی زیادہ آنحضرتؐ کے دیدار کی اشتیاق ہوں پھر میں نے
شب بزدی سے کچھ سوالات کیے جن میں ایک سوال یہ تھا کہ رسولؐ نے اپنی رحلت
سے قبل کسی شخص کو اپنا جانشین عین کیا تھا؟ تو آپؐ نے فرمایا مجھے تعجب ہے
تو روز غدیرؑ میں کہجوں گئے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فراموش نہیں کیا ہے لیکن
میں آپؐ سے اس موقع پر کچھ سنا چاہتا ہوں، شب بزدی نے فرمایا خدا کو بلا ہے

کہ میرے باپ نے فرمایا۔ (علیؑ خیر..... صاحب السین ائمہ....) علیؑ بیٹوں
شخص ہے جسے میں نے تمہارے درمیان اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے۔ وہ میرے
بعد تمہارا امام ہے اور میرے دو بیٹے (حسن و حسین علیہم السلام) اور
نوفزندان حسین علیہم السلام، امام برحق ہوں گے۔ اگر تم نے ان کی پیروی
کی تو راہ حق پر گامزن رہو گے۔ اور اگر مخالفت کی تو روز قیامت تک
تمہارے درمیان اختلاف رہے گا۔

۹۹۔ جنت میں حضرت عباس علیہ السلام کی منزلت

ایک روز امام زین العابدینؑ نے عید اللہ (روزِ ند حضرت عباسؑ)
قرنی ہاشم ابو الفضلؑ، کو دیکھ کر خوش و شاد کر دیا اور فرمایا پیغمبر اسلامؐ
پر حبیب سے زیادہ مصیبت والا وہ دن تھا جب جنگ احد میں آنحضرتؐ کے چچا
جناب حمزہؑ شہید ہوئے اور اس کے بعد مصیبت مظلّم کا وہ وہ دن تھا جب
جنگ موتہ میں آنحضرتؐ کے چچا زاد بھائی جناب جعفر طیارؑ شہید ہوئے پھر فرمایا
روز عاشورہؑ کے شعل کوئی دن نہیں ہے۔ تیس ہزار آدمی جو دعویٰ دار اسلام تھے
انہوں نے امام حسین علیہ السلام کو گریہ کیا، آپؑ کا خون بہا کہ تربت خدا حاصل
کرنا چاہی۔ اس وقت فرمایا کہ میرے چچا عباسؑ پر خدا رحمت نازل کئے انہوں
نے جہاد اکر کیا اور اپنے بھائی کے ساتھ جنگ کی یہاں تک کہ آپؑ کے دونوں
ہاتھ بینا کاٹ دیئے گئے۔ خدا نے دونوں بازوؤں کے عوض جنت میں انہیں
دو ہر دو ملے دیے اور وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں۔

حمید اکرم جناب جعفر طیار بن الفی طالب کو بھی دو ہر مطالعے گئے ہیں لیکن میرے چچا محاسن علیہ السلام نے نزد غدا وہ مقام ہے جسے دیکھ کر روزِ نشتر تمام شہیدانِ شہک کر رہیں گے۔

۱۰۔ علیؑ کے ہاتھوں زراعت میں وسعت

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دیکھا کہ امیر المومنین علیؑ اپنے مرکب پر سوار ہیں اور ختمِ خرمہ اس پر مار گئے ہوئے ہیں۔ پھر اس کی طرف پلٹے جا رہے ہیں، اس نے فریب آ کر پوچھا یہ کیا ہے جواب حضرت علیؑ نے فرمایا "اگر خدا نے چاہا تو ایک لاکھ درخت خرمہ میں بے پھر آپ انہیں بکرا لے گئے اور کافی زحمت و کوشش کے ساتھ انہیں بکریاں بھران دیکھ بھال کرتے رہے۔ آہستہ آہستہ وہ آگئے گئے اور ایک چرا ہاں تیار ہو گئی جس میں ایک لاکھ خرمے کے درخت تھے۔

FROM AL-IRRAWI

IRRAWI, AL-IRRAWI

IRRAWI, AL-IRRAWI

IRRAWI, AL-IRRAWI

فہرست کتب

۱۔ قرآن مجید ترجمہ عثمان بن عفان	220/۰	۲۵۔ سفید نہایت قضا
۲۔ قرآن مجید ترجمہ ابن جریر	160/۰	۲۶۔ مرقی داخی کلین رنگین
۳۔ تفسیر البیضاوی اردو ہندی	150/۰	۲۷۔ حدیث العالمین علی اردو
۴۔ تفسیر العوام کلاں	50/۰	۲۸۔ سب سے اچھا کس کا دین
۵۔ وظائف الایام	45/۰	۲۹۔ ناب و غائبین
۶۔ مناقب الجناب اردو	45/۰	۳۰۔ جامع الاخبار اردو
۷۔ چودہ مستدر	110/۰	۳۱۔ کبابی جناب زمین
۸۔ تاریخ ائمہ	120/۰	۳۲۔ کبابی سید ۲/۰ نذر صادق
۹۔ غنایان کبیرہ مکمل	300/۰	۳۳۔ تحفۃ العوام ہندی
۱۰۔ سیرت امیر المومنین دو جلدیں	220/۰	۳۴۔ تہذیب الاسلام اردو
۱۱۔ الفرقۃ الناجیہ	100/۰	۳۵۔ مفید قرآن مجید قبول احمد صاحب
۱۲۔ الدررۃ السائیہ اردو	80/۰	۳۶۔ تنویر الیقینی نگاہیں اردو
۱۳۔ حیات القلوب ۳ جلدیں	550/۰	۳۷۔ ہندی
۱۴۔ بدیع المشیر اردو	130/۰	۳۸۔ انکسار کتبیں عبدالحکیم علی ازیلی
۱۵۔ تفسیر نمونہ فی جلد	150/۰	۳۹۔ آثار قرآن
۱۶۔ معانی السبطین دو جلدیں	260/۰	۴۰۔ مذہب شیعہ کی حق پرستی کے لال
۱۷۔ اربع المطالب اردو	200/۰	۴۱۔ محمد و آل محمد کی معرفت اور اہل بیت کے مسائل
۱۸۔ نور ایمان اردو	100/۰	۴۲۔ مختار نامہ اردو مکمل
۱۹۔ تعمیر الایار جلد اول	85/۰	۴۳۔ اسلامی اخلاق و ادب کی باتیں
۲۰۔ تعمیر الایار جلد دوم	85/۰	۴۴۔ محمد کریم شہنشاہ
۲۱۔ تعمیر الایار جلد سوم	90/۰	۴۵۔ عرفان امامت حالات امام زمانہ
۲۲۔ تعمیر الایار جلد چارم	90/۰	۴۶۔ سیر الایار اب تک کس جلدوں سے
۲۳۔ تعمیر الایار جلد پنجم	90/۰	۴۷۔ مختلف جہ سے
۲۴۔ شہادت صادقین مجلس	30/۰	

اس کے علاوہ مرقیہ، لوحہ جات و مجلس و تاریخی کتب موجود ہیں۔

ملہ ہمارا قلم ۱۹۔ ص ۳۶، منقح المقال ج ۲ ص ۱۲۰۔

فہرست کتب بزرگ و کاتب ثانی

درجہ اول

کتاب اول: ...
کتاب دوم: ...
کتاب سوم: ...

درجہ دوم

کتاب اول: ...
کتاب دوم: ...
کتاب سوم: ...

درجہ سوم

کتاب اول: ...
کتاب دوم: ...
کتاب سوم: ...

درجہ چہارم

کتاب اول: ...
کتاب دوم: ...
کتاب سوم: ...

کتاب اول: ...
کتاب دوم: ...
کتاب سوم: ...

کتاب اول: ...
کتاب دوم: ...
کتاب سوم: ...